ضیائے نقابت

نقابت خطابت کا ایک نیا انداز

پیرزادہ محمد سعید عثمان نوری

Scanned with CamScanner

مدینہ کتب خانہ
نزد ایم سی ماڈل ہائی سکول
عارف بازار بوریوالہ فون 54176

(1) حمر = 17 -

(2) ثنت = 47 - 56 - 58 - 69 - 125 - 135 - 142 - 143 -

145 - 163 - [illegible] - 176 - 231

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

شمار	مضامین	صفحہ
۱	اللہ کا ذکر	۱۷
۲	شانِ رسالت	۳۱
۳	نبی کی نورانیت	۷۳
۴	سرکار کی گفتگو	۱۰۲
۵	زینتِ ایمان	۱۷۸
۶	حسنِ مصطفیٰ ﷺ	۱۹۳
۷	میلاد النبی ﷺ	۲۰۱
۸	قرآن مجید	۲۲۵
۹	شانِ قرآن	۲۳۸
۱۰	صحابہ کرام رض	۲۶۱
۱۱	شانِ صدیق اکبر رض	۲۷۳
۱۲	چار یار شانِ صحابت	۲۹۳
۱۳	اہلِ بیت اطہار	۳۲۷
۱۴	سیدنا علی رض	۳۳۷
۱۵	سیدہ فاطمہ	۳۶۰
۱۶	شانِ اولیاء	۴۰۳
۱۷	معراج شریف	۴۳۳
۱۸	رباعیات	۴۳۴

ضیائے کتابت

۲۶-۱۲-۲۰۰۶
۴-۱۲-۱۴۲۷
منگل

ضیائے نقابت

نقابت خطابت کا ایک نیا انداز

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

نوری کتب خانہ ۔ لاہور

نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن

Scanned with CamScanner

بفیضانِ کرم
حضرت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قدس سرہٗ
قادری نوری

بفیضانِ نظر
صاحبزادہ الحاج پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی مدظلہ
قادری نوری

اہتمام اشاعت
پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

2004

ناشر : نوری کتب خانہ، لاہور
طابع : موٹروے پرنٹرز، لاہور

قیمت 225 روپے

تقسیم کار

نوری کتب خانہ
معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
فون: 042-6366385

نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
فون: 042-7112917

حسنِ ترتیب

مضامین	صفحہ
حمد	۱۷
اللہ تعالیٰ	۱۸
اللہ کی ثناء	۱۹
توحید و رسالت	۲۰
ذکر الٰہی احادیث کی روشنی میں	۲۱
قرآن کریم اور ذکر الٰہی	۲۲
محبت الٰہی	۲۳
اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے	۲۴
اطمینان قلب کا سامان	۲۵
دلوں کی راحت۔ مومن کی بہار	۲۶
اللہ کی شان	۲۷
ہر چیز جس طرح	۲۸
رسول اللہ ﷺ	۲۹
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی	۳۱
رسول اللہ ﷺ	۳۳
ادھر بھی اُدھر بھی	۳۴
آپ دنیا میں بھی محمد ﷺ ہیں	۳۵
زمین کے رسول	۳۶
ہمارا رسول خدا نہیں	۳۷
عظمت رسول کریم ﷺ	۴۰
یا رسول اللہ! ﷺ	۴۱

- نور مصطفیٰ ﷺ ۴۳
- نعت ۴۵
- نعت خوانی ۴۶
- جشن رسالت اور اسمائے رسول کریم ﷺ ۴۸
- یار کی باتیں ۵۲
- یا رسول اللہ! ﷺ میرا دین بھی تو ایمان بھی تو ۵۳
- نعت کیا ہے ۵۴
- محمد ﷺ کا، محمد کا، محمد کا ۵۵
- نعت شریف ۵۶
- فلک بولا ۵۷
- تیرے پیار کی باتیں ۵۸
- وارث دین ۶۰
- وہ کمال حسن حضور ہے ۶۱
- توقیر ثنا خوانِ نبی ﷺ ۶۲
- ہمہ تن کرم ۶۳
- سراپا حضور کا ۶۴
- میرے نبی سے میرا رشتہ ۶۵
- زہے عزت و اعتلائے محمد ۶۵
- نعتیں بانٹتا جس سمت ۶۶
- واہ کیا جود و کرم ہے ۶۷
- بخششوں کا حقدار ۶۸
- مصطفیٰ ﷺ کی گلی۔ محبوب کے جلوے ۶۹
- صدا سید ابرار کی باتیں ۷۰
- زمین و زماں تمہارے لئے ۷۱
- ہم در آقا پہ سر اپنا ۷۲
- حضور نور ہیں ۷۳
- کائنات کا نبی ۷۴
- نبی کی تلوار ۷۶
- لفظ محمد ﷺ کی تشریح ۷۶
- م کے جلوے دیکھیں ۷۷
- آمد مصطفیٰ سے پہلے ۷۹
- نعت کیا ہے؟ ۸۱
- بندہ مٹ جائے نہ آقا پر ۸۲
- ورفعنا لک ذکرک ۸۳
- محمد ﷺ ۸۵
- مقام رسول ﷺ ۸۶
- بدر کی فتح کا دن ۸۷

- عشق مصطفیٰ ۸۹
- سراپا کیسا لگتا ہے؟ ۹۲
- نماز عشق یوں اپنی ادا ہو ۹۳
- اذان پھر سنائی دے ۹۴
- تابندہ ستارے ہوں گے ۹۵
- محمد مصطفیٰ ﷺ کا دیس ۹۶
- سارے ناموں میں فقط نام ۹۷
- حضور کے لئے مدت سے ہم ۹۸
- لفظ محمد ﷺ کی تشریح ۹۹
- م کے جلوے دیکھیں ۹۹
- سرکار کی گفتگو ۱۰۲
- بارہ ربیع الاول ۱۰۴
- گفتگو کا سلیقہ ۱۰۸
- حسن کی محفل ۱۰۹
- سرکار کی گفتگو ۱۱۰
- رسول اللہ ﷺ ۱۱۰
- نور ۱۱۱
- ان کے نقش قدم ۱۱۲
- مصطفیٰ ﷺ ۱۱۳
- ان کے نظارے ۱۱۴
- یہ محفل سرکار کی محفل ہے ۱۱۶
- نعت کیا ہے؟ ۱۱۷
- ذکر سرکار دو عالم ﷺ ۱۲۰
- مقام مصطفیٰ ﷺ ۱۲۳
- خدا کا ذکر کرے ۱۲۴
- سایۂ دیوار آپ ہیں ۱۲۵
- گنبد خضراء نظر آیا ۱۲۵
- عروج محمد کی انتہاء ۱۲۶
- میلاد ۱۲۷
- عظمت رسول اللہ ﷺ کی ۱۲۸
- وہ کہاں؟ میں کہاں؟ ۱۳۰
- محمد کا میلاد ہوتا رہے گا ۱۳۱
- جسے مل گیا کملی والے کا دامن ۱۳۱
- یاد سرکار ۱۳۲
- مجھے یار کا آستان مل گیا ہے ۱۳۳
- محمد ﷺ کا نام لکھوں ۱۳۴
- مدح رسول ﷺ۔ خدا بھی ۱۳۵
- یاد ان کی ہمیشہ منائیں ۱۳۷
- انسانیت ۱۳۸
- تیرا ذکر ۱۳۹

Scanned with CamScanner

- نعت ۱۴۰
- میرا محبوب یکتا ہی رہے گا ۱۴۲
- خاک مجھ میں ۱۴۳
- آؤ تسبیح صبح و شام کریں ۱۴۴
- عبادت ہوتی جاتی ہے ۱۴۵
- چہرۂ اُم الکتاب ۱۴۶
- مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے ملا ہے ۱۴۶
- سرکار کا چہرہ ۱۴۷
- سایۂ رحمت ۱۴۹
- خدا کی بخششوں کا حقدار ۱۵۰
- محبوب خدا ۱۵۰
- فیض گنجور ۱۵۲
- محمد ﷺ کسے کہتے ہیں؟ ۱۵۳
- جہاں جہاں ذکر خدا ۱۵۴
- درود پڑھ کر ۱۵۵
- خدا کا نور محمد عربی ﷺ ۱۵۶
- کملی والا ۱۵۷
- بت پرستوں کے سر پہ ۱۵۸
- سرکار نے احسان کیا ۱۵۹
- مہربانی ہوگئی ۱۶۰
- بات بنتی ہے ۱۶۱
- مصطفیٰ ﷺ کے انوار کی باتیں ۱۶۲
- ان کی یادوں کو ۱۶۳
- محمد کا نام ۱۶۵
- یہ محفل ۱۶۵
- نعت ۱۶۶
- نعت کیا ہے؟ ۱۶۷
- نعت کہنے کا ادب ۱۷۰
- دل مومن کی تنویر ۱۷۲
- نور محمد ﷺ ۱۷۳
- رخ رسالت مآب ۱۷۵
- دلِ مومن کی ضیاء ۱۷۶
- رخ سرکار دوعالم ﷺ کا ضیاء ۱۷۷
- دیدار رسول اللہ ﷺ ۱۷۸
- زینت ایمان ۱۷۸
- تو قرآن میں ۱۸۱
- واللیل اور ضحیٰ کا نقشہ ۱۸۹
- انوار خدا کا روشن دھارا ۱۹۰
- لب متبسم ۱۹۱

- عاشق کا سفر ۱۹۱
- حضرت جابر اور حسن مصطفیٰ ﷺ ۱۹۳
- حضرت ابوہریرہ اور حسن مصطفیٰ ﷺ ۱۹۳
- حضور کا مقدس سراپا ۱۹۵
- پرانوار ذاتیں ۱۹۶
- سراج منیر ۱۹۶
- حسن الٰہیہ کا پرتو ۱۹۸
- خلقت نے سوال کیا ۱۹۸
- رفعت ذکر رسول اللہ ﷺ ۱۹۹
- میلاد النبی ﷺ ۲۰۱
- احادیث میلاد ۲۰۱
- کافر کو میلاد کا اجر ۲۰۵
- نام محمد کی صورت ۲۰۶
- آ گئے، آ گئے مصطفیٰ ﷺ آ گئے ۲۰۷
- آقا تیرے نور کے مظہر سارے ۲۰۸
- پیکر مصطفیٰ ﷺ تیرے در کی خیرات ہے ۲۰۹
- دو انبیاء کی دعائیں ۲۱۰
- بارہ ربیع الاول کو آنے کی حکمت ۲۱۲
- عید میلاد کا قرآنی جواز ۲۱۲
- حضرت جابر کا سوال ۲۱۳
- صورت ۲۱۵
- اللہ کا نور آ گیا ۲۱۷
- بار بہاراں ۲۱۸
- شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی دعا ۲۱۸
- میلاد النبی ﷺ علمائے امت کی نظر میں ۲۱۹
- محدث ابن جوزی ۲۱۹
- امام الحافظ سخاوی ۲۱۹
- امام جلال الدین سیوطی ۲۲۰
- شارح بخاری امام قسطلانی ۲۲۰
- ملا علی قاری ۲۲۰
- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۲۲۱
- حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ۲۲۲
- شیخ قطب الدین حنفی ۲۲۲

Scanned with CamScanner

- قرآن کریم ۲۲۳
- قرآن راہ نجات ۲۲۵
- قرآن کیا ہے اور رسول کریم ﷺ کیا ہیں؟ ۲۲۶
- قرآن اور ذکر ۲۳۰
- رباعی ۲۳۰
- ہے کلام الٰہی ۲۳۱
- رباعی ۲۳۱
- قرآن اور صاحب قرآن ۲۳۲
- فضائل شب قدر اور قرآن ۲۳۴
- سال کے بارہ مہینے ۲۳۶
- نزول قرآن ۲۳۶
- محافل قرأت ۲۳۸
- قرآن کریم احادیث کی روشنی میں ۲۳۸
- اسم جلالت ۲۳۹
- قرآن پڑھ کے دیکھو ۲۳۹
- دو قرآن ۲۴۰
- قرآن کا اعجاز ۲۴۳
- قرآن کی تلاوت ۲۴۵
- وہ رب کائنات ۲۴۷
- مدینہ طیبہ ۲۴۹
- مدینہ ۲۵۰
- مدینے کی باتیں ۲۵۱
- مدینۃ المنورہ ۲۵۳
- مدینے کے سائے ۲۵۴
- مدینے کے نظارے ۲۵۴
- مدینہ......رباعی ۲۵۵
- ملتا ہے کیا مدینے میں ۲۵۶
- چلو دیار نبی کی جانب ۲۵۷
- مدینے کی عطا ۲۵۸
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ۲۵۹
- شان صحابہ رضی اللہ عنہم ۲۶۱
- صحابہ کی عظمت ۲۷۰
- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲۷۴
- ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲۸۱
- نبی سے نسبت ۲۸۲
- نبی سے نسبت والی غار ۲۸۲
- نبی سے نسبت والا کتا ۲۸۳

- نبی سے نسبت والے گھوڑے ۲۸۳
- غار والی نیکی ۲۸۳
- تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا ۲۸۴
- نبی کا پہرے دار ۲۸۵
- خدا کی امانت کا امین ۲۸۵
- عقیدۂ علامہ اقبال ۲۸۵
- عظمت صدیق ۲۸۶
- نبی ﷺ کے ساتھی ۲۸۷
- زندیق اور صدیق ۲۸۹
- شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲۹۲
- چار یار رضی اللہ عنہم ۲۹۳
- مشرک موحد بن گیا ۳۰۲
- نابینا صحابی رسول اللہ ﷺ ۳۰۳
- شمع رسالت کے پروانے ۳۰۵
- آپ ﷺ کی زبان ۳۰۷
- صادق و امین ۳۰۸
- ابوجہل کی دوڑ ۳۱۰
- شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۳۱۱
- مخلص اعظم کے قدم مشرک اعظم کے سینہ پر ۳۱۲
- یاران مصطفیٰ ﷺ ۳۱۵
- چار ۳۱۷
- اصحاب صفہ ۳۱۹
- یہ اصحاب صفہ کون تھے؟ ۳۱۹
- عاشقانِ اسم محمد ﷺ ۳۲۳
- دونوں ہونٹ ملتے ہیں ۳۲۴
- شہد کی مکھی ۳۲۵
- کفر و اسلام آمنے سامنے ۳۲۵
- اہل بیت مصطفیٰ ﷺ ۳۲۷
- فضائل اہل بیت ۳۲۹
- انبیاء کی تبلیغ کا صلہ ۳۳۱
- سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ۳۳۵
- سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳۳۷
- مدح علی رضی اللہ عنہ ۳۳۹
- مولا تیرے نوکر کے برابر ۳۵۲
- یا علی کہنے کے بعد ۳۵۳
- ہجرت کی رات۔رباعی ۳۵۵

Scanned with CamScanner

- رباعی ۳۵۶
- بادبہاری ۳۵۷
- لجپال ۳۵۸
- سفینہ نظر آیا ۳۵۸
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ۳۶۰
- سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا گھر ۳۶۱
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ۳۶۲
- حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ۳۷۳
- حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ۳۷۶
- سیدالشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ ۳۷۶
- گھٹی حسین رضی اللہ عنہ ۳۷۸
- آذان حسین رضی اللہ عنہ ۳۷۹
- باکمال اور بے مثال ۳۸۱
  کھلاڑی، باکمال و بے مثال گراؤنڈ ۳۸۱
- امام حسین کا آخری خطبہ ۳۸۲
- سنیئے اور فیصلہ کیجئے ۳۸۲
- رباعی ۳۸۵
- رباعی ۳۸۶
- آل عباد پور بتول ۳۸۶
- حسین رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر ۳۸۷
- شہادت حسین ۳۸۸
- رباعی ۳۸۹
- مدح ۳۹۰
- فیض نسبت امام حسین رضی اللہ عنہ ۳۹۱
- منقبت ۳۹۲
- مدح۔رباعی ۳۹۳
- امام عالی مقام ۳۹۴
- کربلا۔رباعی ۳۹۵
- در مدح حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ۳۹۶
- خون حسین ۳۹۷
- کربلا کا مسافر ۳۹۸
- اولیائے عظام ۴۰۱
- شان اولیاء ۴۰۳
- فخر المشائخ حضور سیدنا داتا گنج بخش ۴۱۱
- منقبت حضور غوث پاک ۴۱۲
- بحضور محبوب سبحانی محی الدین عبدالقادر جیلانی ۴۱۳

- بحضور الشیخ سید عبدالقادر جیلانی ۴۱۴
- شان غوث اعظم ۴۱۵
- غوث پاک ۴۱۶
- سرکار غوث پاک اور گیارہویں شریف ۴۱۷
- دن دسواں رات گیارہویں ۴۱۸
- رباعی ۴۲۳
- حضرت بابا فرید گنج شکر ۴۲۴
- حضرت پیر سید مہر علی شاہ ۴۲۵
- حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ۴۲۶
- اللہ تعالیٰ کے ولی ۴۲۸
- آج کا دن ان حریت پسندوں کے نام ۴۲۹
- دُر ولایت ۴۳۱
- مقام ولایت ۴۳۱
- ولایت ۴۳۱
- معراج شریف ۴۳۳
- نکتۂ اظہار عظمت ۴۳۵
- نہ گفتاری ہے کوئی، نہ محو تکلم ۴۳۶
- ہے ایک منبع انوار معراج کی شب ۴۳۷
- معراج کی شب ۴۳۸
- معراج کی رات ۴۳۹
- رباعی ۴۴۱
- سر عرش ۴۴۲
- رباعیات ۴۴۳
- درود وسلام ۴۶۴
- متفرقات ۵۲۵
- اسلام۔کلمہ طیبہ ۵۲۷
- نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۹
- جمعۃ المبارک ۵۲۹
- معاشرے میں پھیلتی ہوئی برائیوں کا سبب ۵۲۹
- اعمال صالحہ ۵۳۲
- ابوجہل۔حسن بیان ۵۳۴
- بیان کی اقسام ۵۳۴
- سادہ بیان ۵۳۵
- حسن لفاظی کے ساتھ بیان ۵۳۶
- حسن انداز کے ساتھ بیان ۵۳۷

Scanned with CamScanner

- سادہ بیان کی تشریح کے طریقے ۵۳۷
- طرز ابہام یا مبہم طریقہ ۵۳۹
- طرز توضیح ۵۳۹
- طرز بیاں لا ابہام والتوضیح ۵۳۹
- عناصر تقریر ۵۴۰
- موضوعات ۵۴۰
- تخصیص العام فی الموضوعات ۵۴۱
- مواد۔ اقسام دلائل ۵۴۲
- نقلی ۵۴۳
- قطعی عقلی ۵۴۳
- ظنی عقلی ۵۴۴
- وہمی عقلی ۵۴۴
- پیراستہ یا انداز ۵۴۴
- نفسیات ۵۴۴
- کیفیت ۵۴۵
- اقسام تقریر ۵۴۵
- معلوماتی تقریر۔ جذباتی تقریر ۵۴۵
- اسمی یا وقتی تقریر۔ مذہبی تقریر ۵۴۵
- احساساتی تقریر۔ تربیتی ۵۴۶
- تقریر۔ فکری تقریر ۵۴۶

- تقریر کی تقسیم ۵۴۶
- ذکر، تعارف، ضرورت اور اہمیت موضوع ۵۴۷
- میانیہ ۵۴۷
- تفصیل موضوع ۵۴۷
- دلائل علی الموضوع ۵۴۸
- اختتامیہ ۵۴۸
- تکرار، تلخیص اور درس موضوع ۵۴۸
- اچھی تقریر کی خوبیاں ۵۴۹
- اچھا مواد۔ تلفظ کی درستگی ۵۴۹
- توقف۔ تسلسل۔ حسن انداز ۵۵۰
- جامعیت۔ اچھی مثالوں کا انتخاب ۵۵۰
- مثال قبل المقصود، مثال مع المقصود ۵۵۰
- مثال بعد المقصود۔ نکتہ بیاں ۵۵۱
- حسن لفاظی ۵۵۱
- ایمان اور منافق ۵۵۲
- عقل اور عشق ۵۵۳
- یقین۔ ۵۶۰

حمد

دلوں کو دیتا ہے تسلی خدا کا نام
اندھیروں میں مانند تجلی خدا کا نام

ہیں اس کے چرچے اسی کی باتیں
نگر نگر ہے گلی گلی خدا کا نام

اسی کے ورد سے مہکتے ہیں پھول
اور لے کے کھلتی ہے کلی خدا کا نام

حرف حرف قندیل کی طرح ہے روشن
رکھتا ہے حروف جلی خدا کا نام

تقویٰ کی خیرات ٹھہرا ہے اس کا ذکر
بندے کو بنا دیتا ہے ولی خدا کا نام

ہارون اپنی تو دعا ہے یہی کہ ہم سب
چھوٹنے نہ پائے کبھی خدا کا نام

☆☆☆

اللہ تعالیٰ

خداتعالیٰ اپنی ذات میں کامل ہے۔

خداتعالیٰ اپنی ذات میں مکمل ہے۔

خداتعالیٰ اپنی ذات میں اکمل ہے۔

خداتعالیٰ اپنی ذات میں بے مثل ہے۔

خداتعالےٰ اپنی ذات میں لاجواب ہے۔

اس کا ہونا ضرور ہے وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا۔

خداتعالیٰ ازلی ہے اور اس کی صفات ازلی ہیں۔

خداتعالیٰ ابدی ہے اور اس کی صفات ابدی ہیں۔

خدا تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ اسکی ذات کے علاوہ تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ خدا بے پرواہ ہے۔ کسی کا محتاج نہیں تمام جہاں اس کا محتاج ہے۔

خداتعالیٰ زندہ ہے لیکن سونے سے پاک ہے۔

خداتعالیٰ زندہ ہے لیکن اونگھنے سے پاک ہے۔

خداتعالیٰ مکان ومکانیات سے پاک ہے۔

خداتعالیٰ باپ بیٹے بیوی بچوں سے پاک ہے۔

اور یہی توحید ہے۔

اللہ کی ثناء

بلبل کو ترنم بہار سے ملتا ہے
کلیوں کو تبسم بہار سے ملتا ہے

پتوں کو سبزہ بہار سے ملتا ہے
پھولوں کو چہرہ بہار سے ملتا ہے

پودوں کو زندگی بہار سے ملتی ہے
درختوں کو تازگی بہار سے ملتی ہے

شاخوں کو کونپلیں بہار سے ملتی ہیں
تنوں کو رنگ بہار سے ملتے ہیں

آرام کے پہرے بہار سے ملتے ہیں
ٹھنڈے سویرے بہار سے ملتے ہیں

ہر چیز جسطرح
کھلکھلا اٹھی ہے آمد بہار سے
مومن کا دل جگمگا اٹھتا ہے ذکر پروردگار سے

☆☆☆

گزرے میری عمر ، تجھ سے ڈرتے ڈرتے
توفیق یہ مل جائے کہ مرتے مرتے

جاری ہو میری زباں پہ اللہ اللہ
دم نکلے تیرا ہی ذکر کرتے کرتے

☆☆☆

توحید ورسالت

توحید میری ہو گی رسالت تیری ہو گی
خلقت میری ہو گی حکومت تیری ہو گی
براق میرا ہو گا سواری تیری ہو گی
جبریل میرا ہو گا خادم تیرا ہو گا
عطا میری ہو گی تقسیم تیری ہو گی

اے میرے محبوب!

معراج تیرا ہوگا سبحن الذی اسریٰ میں کہوں گا
بات تیری ہوگی انہ لقول رسول کریم میں کہوں گا
رحمت تیری ہوگی وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین میں کہوں گا
اخلاق تیرا ہوگا وانک لعلی خلق عظیم میں کہوں گا
رسالت تیری ہوگی وانک لمن المرسلین کا اعلان میں کروں گا
دشمن تیرا ہو گا ان شانئک ھو الابتر میں کہوں گا
شہر تیرا ہو گا لا اقسم بھذا البلد میں کہوں گا
زلفین تیری ہو گی والیل اذا سجی میں کہوں گا
سفر تیرا ہو گا والنجم اذا ھوی میں کہوں گا
بول تیرا ہو گا وما ینطق عن الھوی میں کہوں گا
چہرہ تیرا ہو گا والضحیٰ میں کہوں گا
قرآن میرا ہو گا بیان تیرا ہو گا
توحید میری ہو گی لا الہ الا اللہ تو کہے گا
رسالت تیری ہو گی محمد الرسول اللہ میں کہوں گا

☆☆☆

ذکرِ الٰہی احادیث کی روشنی میں

حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کر کچھ بندگان خدا اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کی کیفیت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ ومقربین میں ان (بندوں) کا ذکر فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابو ہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس وقت بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں اس وقت میں اپنے اس بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرا معاملہ بندے کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور میں بالکل اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے اپنے جی میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر بھی نہ ہو تو میں اس کو اسی طرح یاد کروں گا۔ اور اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے یاد کرے تو میں ان سے بہتر بندوں (یعنی ملائکہ) کی جماعت میں اس کا ذکر کروں گا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی صفائی کے لئے (کوئی نہ کوئی) صیقل ہوتا ہے اور دل کی صفائی کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے اور نجات دلانے میں اللہ کا

Scanned with CamScanner

ذکر جس قدر موثر ہے اتنی کوئی دوسری چیز نہیں۔ (بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنے سے دل میں سختی اور بے حسی پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ سے دور ہے جس کے دل میں قساوت ہو۔ (جامع ترمذی)

☆☆☆

قرآن کریم اور ذکر الٰہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاذ کرونی اذ کرکم و اشکرولی ولاتکفرون

"فاذکرونی" فرما کر رب کائنات نے اپنے بندے کو آگاہ کیا کہ اے میرے بندے!

تو میرا ذکر کر	میں تیرا ذکر کروں
تو میری تعریف کر	میں تیری تعریف کروں
تو میری توصیف کر	میں تیری توصیف کروں
تو مجھ سے محبت کر	میں تجھ سے محبت کروں
تو مجھے یاد کر	میں تجھے یاد کروں
تو میرا نام لے	میں تیرا نام لوں
تو مجھے مولا کہہ	میں تجھے بندہ کہوں

تو مجھے اپنا کہہ	میں تجھے اپنا کہوں

اور اے میرے بندے!

تو میرا ہو جا	میں تیرا ہو جاؤں

تو اللہ، اللہ کہہ کر میری الوہیت کے ڈنکے بجاتا رہے
میں بندہ بندہ کہہ کر تیری عبودیت کے ڈنکے بجاتا رہوں گا

محبت الٰہی

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

والذین امنو اشد حباً لِلّٰہ — اور ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔

یعنی

اہل ایمان کی پہچان	اللہ کی محبت
اہل ایمان کی جان	اللہ کی محبت
اہل ایمان کے دل کا سرور	اللہ کی محبت
اہل ایمان کی آنکھوں کا نور	اللہ کی محبت

اس آیت میں اللہ رب العزت نے بندہ مومن کو یہ پیام دیا کہ: اے بندۂ مومن!

تو محب بن جا	مجھے محبوب بنا لے
تو طالب بن جا	مجھے مطلوب بنا لے

تو عاشق بن جا — مجھے معشوق بنالے

تو عابد بن جا — مجھے معبود بنالے

تو ساجد بن جا — مجھے مسجود بنالے

تو حامد بن جا — مجھے محمود بنالے

تو واصف بن جا — مجھے موصوف بنالے

اور اے بندہ مومن!

تو دل کی چھوٹی سی نگری میں مجھے بسا کر تو دیکھ
میں تجھے جنت کے وسیع باغوں میں نہ بسا دوں تو پھر کہنا

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

اللہ نور السمٰوت و الارض — اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

یہ آیت کریمہ ہمیں پیغام سنا رہی ہے کہ:

اے رب کائنات، کائنات کی ہر چیز تیرے وجود کی خبر دے رہی ہے اور تیری قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے ایمان والوں کو ہر چیز میں تیری ذات کا جلوہ نظر آتا ہے۔

یعنی

چمکتے ہوئے ستاروں میں تو
دمکتے ہوئے سیاروں میں تو
کہکشاؤں کی جھلملاہٹ میں تو
کوہساروں کی رفعت میں تو
بہاروں کی راحت میں تو
کلیوں کے تبسم میں تو

عنادل کے ترنم میں تو
سورج کی کرنوں میں تو
چاند کی ضیاؤں میں تو
فلک کی نیلاہٹ میں تو
فضاؤں کی سرسراہٹ میں تو
چمنستانوں میں گلوں میں تو
پتوں میں کلیوں میں تو

بلکہ میں تو یوں کہوں گا:

جگ میں آکر ادھر، ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

اطمینان قلب کا سامان

حضرات گرامی قدر!

سکون اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے جو شخص سکون و راحت سے محروم کر دیا جائے اس کی زندگی یقیناً اجیرن بن کر رہ جاتی ہے۔ انسان ہمیشہ تسکین و راحت کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سکون واطمینان کا بہترین وواحد ذریعہ کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

یہ آیت کریمہ ہمیں آگاہ کر رہی ہے کہ اے لوگو! یاد رکھو،

Scanned with CamScanner

دلوں کی راحت

نہ صبح کے بسیرے میں ہے
نہ شام کے اندھیرے میں ہے
نہ بہاروں کے زمانوں میں ہے
نہ آرام وہ ٹھکانوں میں ہے
نہ خلوت میں ، نہ تنہائیوں میں ہے
نہ جلوت میں ، نہ رعنائیوں میں ہے
نہ مال میں ، نہ دولت میں ہے
نہ منصب میں نہ حکومت میں ہے
نہ خوبصورت عمارتوں میں ہے
نہ نرم و نازک بستروں میں ہے
نہ گل میں، نہ کلی میں ، نہ عطر میں ہے
دلوں کی راحت ، فقط خدا کے ذکر میں ہے

مومن کی بہار

سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرمان ہے:

الثناء ربیع المومن — اللہ کی ثناء مومن کی بہار ہے

یعنی

بلبل کو ترنم بہار سے ملتا ہے
کلیوں کو تبسم بہار سے ملتا ہے

پتوں کو سبزہ بہار سے ملتا ہے
پھولوں کو چہرہ بہار سے ملتا ہے
پودوں کو زندگی بہار سے ملتی ہے
درختوں کو تازگی بہار سے ملتی ہے
پتوں کو شاخیں بہار سے ملتی ہیں
شاخوں کو کونپلیں بہار سے ملتی ہیں
تنوں کو رنگ بہار سے ملتے ہیں
شاخوں کے سنگ بہار سے ملتے ہیں
آرام کے پہرے بہار سے ملتے ہیں
ٹھنڈے سویرے بہار سے ملتے ہیں

☆☆☆

اللہ کی شان

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ
(شاہ احمد رضا بریلوی)

Scanned with CamScanner

ہر چیز جس طرح

کھلکھلا اٹھتی ہے آمد بہار سے
مومن کا دل جگمگا اٹھتا ہے ذکر پروردگار سے
دلوں کو دیتا ہے تسلی خداکا نام
دلوں کو دیتا ہے تسلی خدا کا نام
اندھیروں میں متند تجلی خدا کا نام
ہیں اسی کے چرچے اسی کی باتیں
نگر نگر ہے گلی گلی خدا کا نام
اسی کے ورد سے مہکتے ہیں پھول
اور لے کے کھلتی ہے کلی خدا کا نام
حرف حرف قندیل کی طرح ہے روشن
رکھتا ہے حروف جلی خدا کا نام
تقویٰ کی خیرات ٹھہرا ہے اس کا ذکر
بندے کو بنا دیتا ہے ولی خدا کا نام
ہارونؔ اپنی تو دعا یہی کہ ہم سے
چھوٹنے پائے نہ کبھی خدا کا نام

☆☆☆

رسول اللہ ﷺ

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی ﷺ
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

ملک کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ
لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ
سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکوں!
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ
سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمھارا ہمارا نبی
جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
غمزدہ کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

☆☆☆

رسول اللہ ﷺ

اللہ کا گھر کعبہ ملا لیکن اللہ نہ ملا۔

پورے کعبے کے نظام پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا۔

ان کی کعبے میں بات چلتی ہے۔ لیکن اللہ نہ ملا۔

کعبہ کا طواف کیا لیکن اللہ نہ ملا۔

نیزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہیں لیکن اللہ نہ ملا۔

غلاف کعبہ پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا۔

مقام ابراہیم پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا۔

چاہ زمزم پر بھی قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا۔

کعبے کے ہر مقام پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا۔

کعبے کے در و دیوار پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا۔

مسلمان بھائیو غور کرو سیدنا فاروق اعظم ؓ کی زندگی نے مسلمانوں کو بتا دیا کہ کعبے پر قبضہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا۔ حاجیوں کی خدمت سے اللہ نہیں ملتا۔

اللہ کب ملتا ہے جب رسول اللہ ملیں۔ جب رسول اللہ ملے اللہ مل گیا

منزل ملی، مراد ملی مدعا ملا
گر ملیں حضور تو سمجھو خدا ملا

☆☆☆

ادھر بھی......ادھر بھی

فرشتوں کو نبی اللہ ﷺ سے محبت تھی — کفر سے بچ گئے
ابلیس کو نبی اللہ ﷺ سے محبت نہ تھی — کفر کر بیٹھا
اللہ کی توہین کرنے والے — ابلیس کے ساتھی ہیں
ادھر بھی علم ہے — ادھر بھی علم ہے
ادھر بھی عبارت ہے — ادھر بھی عبارت ہے
ادھر بھی ریاضیت ہے — ادھر بھی ریاضیت ہے
ادھر بھی استاد ہے — ادھر بھی استاد ہے
ادھر قرآن پڑھا جا رہا ہے — ادھر بھی قرآن کی تلاوت ہے
ادھر بھی تقریر کی جا رہی ہے — ادھر بھی تقریر کی جا رہی ہے
ادھر اللہ کے سامنے اکڑا جا رہا ہے — ادھر محبت سے جھکا جا رہا ہے
ادھر کدورت ہے — ادھر محبت ہے
ادھر اللہ کے سامنے اکڑ ہے — ادھر نبی کے سامنے سر تسلیم خم ہے
ادھر تعظیم نہیں ہے — ادھر قیام و سلام ہے

اللہ ہمیں فرشتوں کی طرح تعظیم قیام وسلام نصیب فرمائے۔ اور نبی اللہ ﷺ کی محبت عطا فرمائے کیونکہ جب نبی ﷺ مل گئے اللہ مل جائیگا۔

☆☆☆

آپ دنیا میں بھی محمد ﷺ ہیں

آپ دنیا میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ آخرت میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ اُس جہاں میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ اِس جہاں میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ انسانوں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ جنوں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ حوروں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ غلماں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ خالق کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ مخلوق کے بھی ﷺ ہیں

☆☆☆

خدا کے ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا
بجز حب نبی ﷺ کامل ایماں ہو نہیں سکتا

☆☆☆

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

Scanned with CamScanner

زمین کے رسول ﷺ

حضور ﷺ زمین کے رسول ہیں
حضور ﷺ آسمان کے رسول ہیں
حضور ﷺ عرش کے رسول ہیں
حضور ﷺ فرش کے رسول ہیں
حضور ﷺ سورج کے رسول ہیں
حضور ﷺ چاند کے رسول ہیں
حضور ﷺ جنت کے رسول ہیں
حضور ﷺ فرشتوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ بادلوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ اپنوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ بیگانوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ دوستوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ دشمنوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ دیوانوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ پرندوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ درندوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ اتقیاء کے رسول ہیں
حضور ﷺ اولیاء کے رسول ہیں
حضور ﷺ نقبا کے رسول ہیں
حضور ﷺ انبیاء کے رسول ہیں

☆☆☆

ہمارا رسول خدا نہیں

اللہ نے رسول ﷺ کو سب سے پہلے مکان میں پیدا کیا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تمہیں عبداللہ کی صلب میں رکھا...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تمہیں حلیمہ کی گود میں رکھا...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تمہیں مکہ میں پیدا کیا...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تمہیں حلیمہ کا دودھ پلوایا...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے ابوطالب کا بھتیجا بنایا...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے ابوطالب سے انگلی پکڑوائی...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے عبداللہ کا بیٹا بنایا...... تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے زمین پر چلایا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے گھٹنے کے بل چلنے کو کہا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی رونا...... تا کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی ہنسنا تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی سڑکوں پر پیدل چلنا تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ تم خدیجہ کا کاروبار بھی کرنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ مکہ سے سفر بھی کرنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ خدیجہ سے شادی بھی کرنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی بھوکا بھی رہنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی پیٹ پر پتھر بھی باندھنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی میدان جنگ میں تلوار بھی اٹھانا...... تا کہ کوئی تجھے خدا

Scanned with CamScanner

نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی غار حرا جا کر میری عظمت بیان کرنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی پتھر کھا کر دعا دینا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی غار ثور میں راتیں بھی گزارنا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی بکریاں بھی چرانا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی طائف کے بازاروں میں پتھر کھانا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے بشر کی شکل بنایا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں تجھے پانی پلوایا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے روٹی کھلوائی...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے کھانا کھلایا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے سونے کو کہا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے مکان میں پیدا کیا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول میں نے تجھے لا مکان میں اس لئے بلایا...... تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے۔

اے رسول تم مکان میں اس لیے ہو کہ تم خدا نہیں ہو لا مکان میں اس لیے ہو کہ مجھ سے جدا نہیں ہو۔

خدا نے لا مکان میں اس لیے بلایا کہ رسول خدا نہ ہو تو مکان میں نظر آئے جدا نہ ہو تو لا مکان نظر آئے۔ یہ شان ہے ہمارے رسول ﷺ کی۔

منزل عشق پر تنہا پہنچے کوئی بھی ساتھی ساتھ نہ تھا
تھک تھک کے اس راہ میں آخر ہر ایک ساتھی چھوٹ گیا

☆☆☆

ہمارا نبی ﷺ ناپاک کو پاک فرماتا ہے
ہمارا نبی ﷺ معلم کتاب ہے ہمیں کتاب سکھاتا ہے
ہمارا نبی ﷺ صاحب حکمت ہے ہمیں دانائی سکھاتا ہے
ہمارا نبی ﷺ کفر وطغیان کے پیکروں کو مجسمۂ دین وایمان بناتا ہے
ہمارا نبی ﷺ بتوں کے پجاریوں کو ایک خدا کا پرستار بناتا ہے
ہمارا نبی ﷺ لات ومنات کے ماننے والوں کو کعبے کے سامنے جھکاتا ہے
ہمارا نبی ﷺ کئی خداؤں کے ماننے والوں کو ایک ہی خدا تعالے کی بارگاہ میں جھکاتا ہے

☆☆☆

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

☆☆☆

عظمتِ رسول کریم

مومن ہے وہ جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
واللہ وہ سن لینگے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کہ کوئی فریاد کرے دل سے
بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو یہ کوئی صدمہ ارمان بھرے دل سے
کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے
بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے
سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے
تا ہے در والا یوں ذوق طواف آقا
دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے
کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

یارسول اللہ ﷺ

ایک بدو رسول (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ ہاں کہو۔ بدو نے عرض کیا۔

یارسول اللہ ﷺ میں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قناعت اختیار کرو امیر ہو جاؤ گے۔
یارسول اللہ ﷺ میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو عالم بن جاؤ گے۔
یارسول اللہ ﷺ میں عزت والا بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا بند کر دو باعزت ہو جاؤ گے
یا رسول اللہ ﷺ میں اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔
یا رسول اللہ ﷺ میں عادل بننا چاہتا ہوں	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پر توکل کرو
یارسول اللہ ﷺ مین اللہ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔
یارسول اللہ ﷺ میں رزق کی کشادگی چاہتا ہوں	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ باوضو رہو۔
یا رسول اللہ ﷺ میں دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حرام نہ کھاؤ۔
یارسول اللہ ﷺ میں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخلاق اچھے کرلو۔
یارسول اللہ ﷺ میں قیامت کے روز اللہ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنابت کے فوراً بعد غسل کیا کرو۔
یارسول اللہ ﷺ میں گناہوں میں کمی چاہتا ہوں	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کثرت سے استغفار کیا کرو۔

Scanned with CamScanner

یارسول اللہ ﷺ میں قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم کرنا چھوڑ دو۔
یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں اللہ مجھ پر رحم کرے۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندوں پر رحم کرو۔
یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا اللہ میری پردہ پوشی کرے۔	رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔
یارسول اللہ ﷺ میں رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا سے بچو
یارسول اللہ ﷺ میں اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہو اسے اپنا محبوب بنالو۔
یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرائض کا اہتمام کرو۔
یارسول اللہ ﷺ میں احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی یوں بندگی کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو یا جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے
یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔
یارسول اللہ ﷺ کیا چیز گناہوں سے معافی دلائیگی	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آنسو عاجزی اور بیماری
یارسول اللہ ﷺ دوزخ کی آگ ٹھنڈا کرے گی	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کی مصیبتوں پر صبر
یارسول اللہ ﷺ کیا چیز اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرے گی۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چپکے چپکے صدقہ اور صلہ رحمی۔
یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی برائی کیا ہے	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بداخلاقی اور بخل
یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی اچھائی کیا ہے	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا اخلاق تواضع اور صبر

نور مصطفیٰ ﷺ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضور ﷺ کو بغور دیکھ رہا تھا کہ حضور ﷺ نے چہرہ انور اٹھا کر میری طرف دیکھا اور پوچھا جابرؓ کیا سوچ رہے ہو؟ میں نے برجستہ کہا حضور ﷺ خبر نہیں اللہ نے آپ کو بنایا کس وقت تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''اول ما خلق اللہ نوری'' اے جابر تو پوچھتا ہے میں کس وقت تھا؟ اس وقت

نہ حیوانات تھے نہ نباتات
نہ جنات تھے نہ جمادات
نہ ملکیات تھے نہ تجلیات
اس وقت نہ شجر تھے نہ قمر
نہ زمین تھی نہ آسمان
نہ فلک تھا نہ ملک
نہ دماغ تھا نہ دھیان
نہ جان تھی نہ جسان
نہ ارواح تھیں نہ اجسام
نہ ماہیت تھی نہ اصلیت
نہ خلقت تھی نہ سکون
نہ قصبہ تھا نہ بستی
نہ عدم تھا نہ ہستی
نہ عشق تھا نہ مستی

فرمایا اول ما خلق اللہ نوری

اس وقت ہر طرف یا رب کا ظہور تھا یا مجھ محمد ﷺ کا نور تھا

☆☆☆

وہی اول ، وہی آخر ، وہی ظاہر وہی باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی کی طرف گئے تھے
پڑی ہے جب مشکل آپ ﷺ ہی نے دستگیری کی
لگی ہے جب بھی ٹھوکر آپ ﷺ نے مجھ کو سنبھالا ہے

☆☆☆

مقصودِ کائنات ہے سیرت حضور ﷺ کی
تسکین قلب و جان ہے مدحت حضور ﷺ کی
آنکھوں کی روشنی ہے تو دل کا سرور ہے
کس درجہ دلفریب ہے صورت حضور ﷺ کی

☆☆☆

طفل سے کیا بو آئے ماں باپ کے اطوار کی
دودھ تو ڈبوں کا ہے تعلیم ہے سرکار کی

☆☆☆

بستیاں چاند ستاروں پہ بسانے والو !
کرہ ارض پہ بجھے چلے جاتے ہیں چراغ

نعت

دونوں عالم میں ہے دن رات اجالا تیرا
چھب انوکھی ہے تیری حسن نرالا تیرا
غنچہ و گل میں تیرے نقش کفِ پا کی جھلک
ہے بہار چمنستان میں اجالا تیرا
اے شاہ حسن دو عالم تیرے قدموں پہ نثار
خود بھی شیدائی ہے اللہ تعالیٰ تیرا
جس جگہ تیری جھلک ہو تیری رعنائی ہو
جا ٹھہرتا ہے وہیں دیکھنے والا تیرا
شب معراج ہے عنوان تیری رفعت کا
ذات ارفع ہے تیری ذکر ہے اعلی تیرا
قبر میں آ کے نکرین پلٹ جائیں گے
ان کو مل جائے گا جس وقت حوالہ تیرا
صدق دل سے ہے نصیر اہل طلب میں شامل
آسرا حشر میں ہے اے شاہ والا تیرا

☆☆☆

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھائے یعنی اس کی تعلیم دے۔

☆☆☆

نعت خوانی

نعت گوئی سنت رحمان ہے
جس پہ شاھد خود یہ قرآن ہے
نعت ہے ایمان کی روح رواں
نعت سے اللہ کی رضوان ہے
نعت سے مقصود ہے محبوب کل
نعت قول و فعل کا عنوان ہے
نعت ہوتی ہے قبول اس شخص کی
جس کے دل میں عشق کا فیضان ہے
نعت کی توفیق جس کو ملی
کس قدر خوش بخت وہ انسان ہے
لائق تعظیم ہے ہر نعت گو
کیونکہ وہ سرکار کا مہمان ہے

☆☆☆

سرور کہوں کہ مالک و مولی کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں کیا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے
اس مردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں

تاب و توان جان مسیحا کہوں تجھے
تیرے وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

☆☆☆

بزم کونین کو خالق نے سجا رکھا ہے
آئینو الا ہے جو دلدار بنا رکھا ہے
ساری دُنیا کے چراغ اس کو سلامی دیں گے
جو دیا خالق نے مدینے میں جلا رکھا ہے
ان کا میلاد منایا ہے خدا نے ایسے
محفل خاص میں نبیوں کو بلا رکھا ہے
ان کی تعریف میں گر لب نہیں کھلتے تیرے
چھوڑ تنقید کو تنقید میں کیا رکھا ہے
ہے کوئی پیار کی حد حد ہے کرم کی کوئی
یاد امت کو سر عرش علیٰ رکھا ہے
جس گھڑی چاہے کوئی مانگنے والا مانگے
اپنے دروازے کو ہر وقت کھلا رکھا ہے
کتنا ناصر ہے کرم مجھ پہ میرے مولا کا
مجھ کو رکھا بھی تو بس ان کا گدا رکھا ہے

جشن رسالت ﷺ

اسمائے رسولِ کریم ﷺ

- قاسم نعمائے ربانی
- واقف اسرار رحمانی
- عالم علوم عرفانی
- سید وسردار کل
- مرکز دیدار کل
- قافلہ سالار کل
- حامل اوصاف کل
- مصدر انوار کل
- سرور کونین
- رسول الثقلین
- نبی الحرمین
- صاحب قاب قوسین
- محبوب رب المشرقین
- والمغربین
- جدالحسن والحسین
- سرور کائنات
- فخر موجودات
- وجہ تخلیق کائنات
- آیہ مقصدحیات
- جمیع البرکات
- جامع الحسنات
- منبع فیوضات
- مطع انوار تجلیات
- مرجع شش جہات
- بشیر و نذیر
- یسن و طٰہٰ

- مزمل و مدثر
- طیب و طاہر
- حامد و محمود
- مسعود و مقصود
- ناصر و منصور
- صادق و امین
- سید نیک نام
- شاہ خیر الانام
- مرجمع خاص و عام
- شفیع المذنبین
- خاتم النبین
- رحمۃ اللعلیمن
- رہبر السالکین
- سید العارفین
- راحت العاشقین
- سید الساجدین
- صحیح البیان
- فصیح اللسان
- مسیع الرمان
- عادل بے عدیل
- دعائے خلیل
- لطف رب جلیل
- عالم ہست وبود
- بزم غیب و شہود
- جمیل الشیم
- بارگاہ ہشم
- شہر یار ارم
- تاجدار حرم
- سحاب کرم
- شفیع امم

Scanned with CamScanner

- سید العرب و لعجم
- ذات قدسی شیم
- طالع نجم امم
- نیر برج کرم
- گوھر ارتقاء
- ماھتاب عطا
- عکس نور خدا
- بحر رشد و ھدی
- منبع جودو سخا
- چراغ خانہ صفاء
- مظہر شان کبریا
- ذات والا گوھر
- مطلوب بام و تر
- راقب بحرو بر
- فخر کون و مکاں

- صاحب الجود و الکرم
- عارف کیف وکم
- نور انوار قدم
- سید الا صفیاء
- دربحر صفاء
- آفتاب ھدی
- جلوہ حق نما
- واجب ھل اتی
- مشعل بزم وفا
- سرخیل جملہ انبیاء
- نور شمس وقمر
- رھدان رھبر
- نطق شیریں اثر
- نازش دو جہاں
- رحمت برسماں

- مونس بے کساں
- راحت عاصیاں
- مشفق و مہر باں
- حاصل عین و عاں
- کبیر الحسب
- انتہائے کمال
- ماورائے خیال
- بہار کائنات
- جان کائنات
- مدنی تاجدار
- حبیب کرد گار
- چراغ حرم
- نبی محتشم
- متصود این و آں
- موجود کل

- راحت عاشقاں
- ھادی انس و جاں
- شفقت بیتراں
- نجیبِ الادب
- امی نقب
- منتہائے جمال
- مقصود کائنات
- مرکز کائنات
- سرور کائنات
- آقائے نامدار
- ابر جودو کام
- شفیع الامم
- مالک کون و مکاں
- متصود کل
- علم کل

حلم کل	دانائے سبل
نور کل	حسن کل
قاسم کل	معلم کل
ختم الرسل	احمد مجتبیٰ
یعنی	محمد مصطفیٰ

یار کی باتیں

آؤ ہم سرکار کی باتیں کریں
ان کے خلق و پیار کی باتیں کریں
زندگی کی روشنی ہم کو ملے
نور کے مینار کی باتیں کریں
ہم بڑے کاموں پہ قابو پا سکیں
اس بڑی سرکار کی باتیں کریں
امن عالم آج پیدا ہو سکے
اس بڑے کردار کی باتیں کریں
تیری عظمت ہے جلالی ان کا نام
ہر گھڑی بس یار کی باتیں کریں

☆☆☆

یارسول اللہ ﷺ

میرا دین بھی تو ایمان بھی تو

مجھے پستیوں کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کا میں کیا کروں اسے پھر بھی شوق وصال ہے
میرا درد بھی تو درمان بھی تو میرا دامن تو دامان بھی تو
میرا یار بھی تو غمخوار بھی تو میری ہستی اور حصار بھی تو
میرا علم بھی تو عرفان بھی تو میری جان بھی تو پہچان بھی تو
میری آن بھی تو اور بان بھی تو میرا مان بھی تو اور تان بھی تو
میرا کار بھی تو بیو پار بھی تو اظہار بھی تو پرچار بھی تو
میری دولت تو ولالت تو صولت اور اصالت تو
ہر دھان بھی تو ایمان بھی تو دیوان بھی تو سلطان بھی تو
آئین بھی تو ایوان بھی تو ارکان بھی تو اعلان بھی تو
میرا راج بھی تو مہاراج بھی تو میرا تخت بھی تو اور تاج بھی تو
میرا دار بھی تو اور مدار بھی تو سرکار بھی تو دربار بھی تو
میرا پاس بھی تو انفاس بھی تو آس بھی تو اور راس بھی تو
میرا قیاس بھی تو مقیاس بھی تو بو باس بھی تو بن باس بھی تو
میری ذات بھی تو اوقات بھی تو حاجات بھی تو برکات بھی تو
تے میں مکدی گل مکا دیواں
مینڈا دین بھی تو تے ایمان بھی تو

Scanned with CamScanner

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے، قصرِ حسن و عشق کی تکمیل ہے
نعت کیا ہے، حکم ربی کی فقط تعمیل ہے
نعت کیا ہے، عشق کے ساگر میں غرقابی کا نام
نعت کیا ہے، میرے ہر جذبے کی سیرابی کا نام
نعت ابواب محبت کا جلی عنوان ہے
ہم غلامانِ پیمبر کی یہی پہچان ہے
دل کے بنجر کھیت میں، کرنیں اگا دیتی ہے نعت
نقش باطل کی جبینوں سے مٹا دیتی ہے نعت
نعت کیا ہے، دست بستہ ان کی ربانی کا نام
نعت کیا ہے، روضہ اقدس پہ حیرانی کا نام
نعت کیا ہے، نکہتوں کی سر زمیں کا. تذکرہ
نعت کیا ہے، سب حسینوں سے حسیں کا تذکرہ
نعت کیا ہے، ہجر میں سانسوں کی بے تابی کا نام
نعت کیا ہے، گنبد خضریٰ کی شادابی کا نام
نعت کیا ہے، شہر جاں میں گرمی صلِ علیٰ
نعت کیا ہے، دل کے آئینے میں عکس مصطفیٰ ﷺ
نعت کہنے کے لئے دل پاک ہونا چاہیے
غرق الفت دیدہ نمناک ہونا چاہیے

☆☆☆

نگاہ لطف خدا کے رسول ہو جائے
کلی طلب کی کھلے، کھل کے پھول ہو جائے
بیان کرنے لگا ہوں نعت حضرت والا
خدا کرے میری یہ کاوش قبول ہو جائے
کبھی جو خواب میں آکر نواز دیں آقا ﷺ
تو نعت گوئی کی قیمت وصول ہو جائے

☆☆☆

محمد ﷺ کا محمد کا

نہ ہو ذکر مبارک آپ کا ورد زباں کیونکر
میں ہوں روز ازل سے عاشق وشیدا محمد ﷺ کا
فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا
کہ ہوں بندہ خدا کا اور شیدا محمد ﷺ کا
خدایا جب اس قالب خاکی سے جان نکلے
زبان پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمد ﷺ کا
خدا بھی حشر میں پوچھے گا گر عاشق تو کس کا ہے
تو کہہ دوں گا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا

☆☆☆

نعت شریف

انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں
ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

☆☆☆

فلک بولا

فلک بولا کہ مجھ میں ماہ خورشید درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں
فلک بولا زمیں سے کہ مجھ میں انو الہی ہیں
زمیں بولی فلک سے کہ مجھ میں اسرار الہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں کی جڑی ہو گی
زمیں سن کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہو گی
فلک بولا گھٹا اٹھ کر میری تجھ کو ہوا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کوعاجزی تجھ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو
فلک بولا کہ میرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
فلک بولا کہ مجھ پر کرسی وعرش علی ہوں گے
زمین بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے
فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ مدینہ ہے

☆☆☆

تیرے پیار کی باتیں

آقا تیرے پیار کی باتیں ہیں
رخ کی ابرو کی رخسار کی باتیں ہیں
پھول کی پتی میں جس کی مہک ہے نہاں
اس گلشن نوری کے نکھار کی باتیں ہیں
جس کی ایک جھلک ہیں یہ سورج چاند تارے
اس نور کے پیکر کے انوار کی باتیں ہیں
حضور ﷺ کے دیوانو ادب سے بیٹھو محفل میں
دلدار کی باتیں ہیں من ٹھار کی باتیں ہیں
کفر کے سینوں کو زور سے جس نے چیرا تھا
اس حق کی روشن تلوار کی باتیں ہیں
اگر نعت سے دل کسی کا جلتا ہے تو جلنے دو
یہ عشق کی باتیں ہیں پیار کی باتیں ہیں

☆☆☆

محمد ﷺ کی چاہت دماغوں کی شاہی
محمد ﷺ کی نفرت دلوں کی تباہی
محمد ﷺ کی بخشش خدا کا خزانہ
محمد ﷺ کی رنجش عذابِ الٰہی

☆☆☆

عرش سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا
تیری معراج کہ تو عرش بریں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

☆☆☆

کون ہے جو سرکار کی رحمت کا طلب گار نہیں
ساری دنیا میں کوئی آپ سا غمخوار نہیں
طالب زار بھی آیا ہے تیرے دربار پر
تیری رحمت کے سوا کچھ اسے درکار نہیں

☆☆☆

وہ نگہدار محمد ﷺ وہ نگہبان حرم
وہ جھلستے ریگزاروں کے لئے ابر کرم
وہ عرب زادوں کے لہجے میں انیس محترم
وہ شبستان رسالت میں چراغاں کا بھرم
آیہ تطہیر ہے جس کے گھرانے کے لیے
جس کی نسلیں کٹ گئیں حق کو بچانے کے لیے
جس کے سنگ در پر جھکتی ہو زمانے کی جبیں
جس کا پیکر ہو پیمبر ﷺ کی صداقت کا امیں
جس کی قربت میں سکوں پائے امام المرسلیں
وہ بھٹک جائے رہ حق ؟نہیں ممکن نہیں
اس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے
اس کی جاں کو محور ایمان کہنا چاہیے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

وارثِ دین

جس نے ہر مشکل میں کی ہو وراثِ دیں کی مدد
جس کی گرد پا کو چومے فاطمہ بنت اسد
جو علیؑ سے مہدیؑ دین تک امامت کی موجد
جس کے بیٹے کو ملی ہو کل ایمان کی سند

کون کہتا ہے کہ اس کے دل میں جذب دل نہ تھا
کون کہتا ہے کہ وہ خود مومن کامل نہ تھا

جس کے لب سر چشمہ اعجاز صد حمد و درود
جس کے لہجے میں خمار آیہ حق کا درود
جس کا پیکر جلوہ صد رنگ کی جائے نمود
توڑ ڈالیں جس نے عصر جہل کی ساری قیود
جس کی صہبائے تفکر عافیت آمیز تھی
جس کے احساس انا کی لو قیامت خیز تھی

☆☆☆

وہ کمال حسن حضور ہے

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں دل بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

توقیر ثناء خواں

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے
یہ سرورِ کونین کے آنے کی گھڑی ہے
سرکار ﷺ نے حسان کو منبر پہ بٹھایا
آقا ﷺ کے ثنا خوان کی توقیر بڑی ہے
جب چاہوں ظہوری کروں روضے کا نظارہ
تصویر مدینے کی میرے دل میں جڑی ہے

☆☆☆

نبی ﷺ کا کرم

جو میرے نبی کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں
مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں
جو مہک سینے میں ہے تیرے وہ جو رنگ تیرے شباب میں
نہ مدینے میں وہ مہک ملی نہ وہ حسن دیکھا گلاب میں
کبھی جالیوں کے قرب میں کبھی دوریوں میں مزے لئے
جو کرم ہوئے ہیں کریم کے وہ حساب میں نہ کتاب میں
میرے لب پہ ذکر حضور ﷺ ہے بڑا میٹھا میٹھا سرور ہے
تیرے ذکر میں جو خمار ہے وہ شباب میں نہ شراب میں
کوئی بھیجے تحفے سلام کے کوئی گائے گن تیرے نام کے

کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی ﷺ تیری جناب میں
وہ دیار پاک کی وادیاں وہ در نبی کی تجلیاں
میں نظر جھکاؤں تو دیکھ لوں نہیں اب مدینہ حجاب میں
وہ قریب سے بھی قریب تر ہیں یہ فلسفہ بھی عجیب تر ہے
نظر نظر سما کے بھی ہیں چھپے ہوئے وہ نقاب میں

☆☆☆

ہمہ تن کرم

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا
تمھی حاکم برایا، تمھی قاسم عطایا
فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا کوئی تم سا کون آیا
والی الالہ فارغب کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمھی کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایہ بنو شافع خطایا
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا
ہمیں اے رضا ترے دل کا پتا چلا بہ مشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا یہ نہ پوچھ کیا پایا

☆☆☆

سراپا حضور ﷺ کا

لکھنے کو لکھ رہا ہوں سراپا حضور ﷺ کا
ممکن نہیں اگرچہ احاطہ حضور ﷺ کا
چہرے کو ان کے چاند کہوں یہ بھی ہے غلط
میں پھر خاموش رہوں یہ بھی ہے غلط
یکتا تھا بے مثال تھا چہرہ حضور ﷺ کا
بس اتنا جان لیجئے منبع تھا نور کا
معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
جو دنیا کو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انسان کو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں
وہی لب مثال لعل بدخشاں نہیں نہیں
یا پھر گلاب صورت خنداں نہیں نہیں
پاکیزہ ان لبوں کے یہ عنواں نہیں نہیں
کافی ہے بس یہی کہ وہ لب تھے حضور ﷺ کے
جن سے سنے جہان نے صحیفے غفور کے
ابرو کو میں ہلال کہوں کچھ بجا نہیں
خالق نے کچھ اس طرح اتارے محمد ﷺ
ہر دور میں ہر شخص کو پیارے محمد ﷺ
اکثر در زہرا پہ یہ جبریل نے سوچا
پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمد ﷺ

میرے نبی سے میرا رشتہ

لب پہ نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی جانب کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضری کل بھی تھا اور آج بھی ہے
فکر نہیں ہے ہم کو کچھ بھی غم کی دھوپ پڑی تو کیا
ہم پر ان کے فضل کا سایہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
بتلا دو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

☆☆☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ — کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمان سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زباں پر — محمد محمد خدائے محمد ﷺ
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا — گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے — کہ ہے رب مسلم صدائے محمد ﷺ

نعمتیں بانٹتا جس سمت

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا تیرے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ نا کام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر رمان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

☆☆☆

واہ کیا جودو کرم ہے

واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

بخششوں کا حقدار

خُدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہ مدینہ کا جسے دیدار ہو جائے
لپٹ کر دامنِ حضرت سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اک بار ہو جائے
غلام مصطفیٰ بن کر میں بِک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پر سودا سر بازار ہو جائے
اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم ہے رہیں اٹھتے
محمد ﷺ نام لینے سے ہی بیڑا پار ہو جائے
اے مُسلم دیکھ لے صورت جو سرکار مدینہ کی
خداوند دو عالم کا اُسے دیدار ہو جائے

☆☆☆

دل کی تمنا جز نہیں دیدار مصطفیٰ
میں دیکھوں جا کے جیتے جی گلزار مصطفیٰ
ہے کون سی جگہ جہاں موجود سرکار ﷺ نہیں
دنیا میں پھیلی ہر سو ہے مہکار مصطفیٰ

☆☆☆

مصطفیٰ ﷺ کی گلی

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
سینے میں رک گیا تھا میرا دم اسی لیے
طیبہ سے دل کی ڈور ہلی تھی ابھی ابھی
اتنا کرم ہوا کہ مقدر بدل گئے
ان کے کرم کی بات چلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
یہ کس کی زبان پہ نعت تھی ابھی ابھی
شبیر چشم تر کی حقیقت نہ پوچھیے
ماہ عرب سے آنکھ ملی تھی ابھی ابھی

☆☆☆

محبوب کے جلوے

کوئی کہتا ہے کہ کعبے میں خدا رہتا ہے
کوئی کہتا ہے سرِعرش اولیٰ رہتا ہے
ہم فقیروں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ معبود بر حق
اپنے محبوب ﷺ کے جلوؤں میں چھپا رہتا ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

صدا

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لئے
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لئے
ان کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اٹھتے نہیں دعا کے لئے
یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بنایا ہے مصطفیٰ ﷺ کے لئے
مر کے پہنچا ہوں ان کی چوکھٹ پر
اب نہ روکو مجھے خدا کے لئے
جس میں خوشبو ہو ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لئے
مر ہی جاتا ہجر میں یہ صائم
جی رہا ہے تیری ثنا کے لئے

☆☆☆

سید ابرار کی باتیں

آؤ تسکین دل زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سید ابرار ﷺ کی باتیں کریں
بلبلیں کرتی رہیں گل کی. چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں

کیونکہ!

محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
خدا کی . قسم یہ خدائی نہ ہوتی

☆☆☆

زمین وزماں تمہارے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہنمیں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولائیت کل خدا کے یہاں تمہارے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
اشارے سے چاند کو چیر دیا چھپے ہوئے خر کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
نوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زبان تمہارے لئے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ہم درِ آقا ﷺ پہ سر اپنا

ہم در آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا اری دنیا تیرا کیا لیتے ہیں
جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں
گنبد خضری خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں
جب سے دیکھا ہے نیازی وہ ریاض الجنت
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں
اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا
جو کرم مجھ پہ میرے نبی کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا

☆☆☆

حضور نور ہیں

سرکار دو عالم ﷺ نے وصلی روزہ رکھنے سے منع فرمایا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ سرکار نے خود وصلی روزے رکھے۔

صحابہ کرام چونکہ عشاقانِ رسالت مآب تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی اس ادا کو بھی اپناتے ہوئے وصلی روزے رکھنے شروع کر دیئے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ چند دن میں رنگ زرد پڑ گئے اور کمزور ہو گئے تو سرکار نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے عرض کیا گیا ہم نے آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وصلی روزے رکھے ہیں تو فرمایا کہ۔

اَیُّکُمْ مِثْلِی ط

''تم میں سے کون ہے میری مثل۔''

اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْتَقِیْنِیْ ط

''میں تو رات اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔''

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تعالیٰ تیرا چاہنے والا تیرا

فرمایا اے ابوبکر
تم صداقت کے تاجدار ہو۔ مگر میری مثل نہیں
اے عمر! تم عدالت کے شہسوار ہو مگر میری مثل نہیں

Scanned with CamScanner

اے عثمان! تم سخاوت کے شہر یار ہو مگر میری مثل نہیں

اے حیدر! تم شجاعت کے علمبردار ہو مگر میری مثل نہیں

مگر سپاہ صحابہ کے تمام اراکین کہتے ہیں ہم حضور جیسے ہیں حضور ہمارے جیسے۔ (استغفر اللہ)

جناب دائیم اقبال صاحب دائیم مرحوم نے کیا خوب لکھا۔

جہڑا نبی نوں سمجھے مثل اپنی دھروں دھکیا اوہ قہار دا اے
توبہ اسی نحیف کثیف بندے جسم نور ای نور سرکار دا اے

بے خبر نوں خبر حضور دی کیہہ اینوں کوڑیاں لافاں پیا مار دا اے
مکھی بیٹھے نہ بدن حضور دے تے منکر منہ وچہ مکھیاں مار دا اے

☆☆☆

کائنات کا نبی ﷺ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ تمام کائنات کے نبی ہیں!

جو کائنات میں ہوگا	اس کے نبی محمد ﷺ
جو زمین پر ہوگا	اس کے نبی محمد ﷺ
جو آسمانوں پر ہوگا	اس کے نبی محمد ﷺ
جو خدا کی مخلوق میں ہوگا	اس کے نبی محمد ﷺ

تو پھر بتایا جائے کہ مرزائے قادیان کس کے لیئے آیا ہے؟

انسانوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں۔

زمینوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں۔

آسمانوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں

تو پھر کہنے دیجئے کہ مرزائے قادیان ایک ایسی بد بودار اور متعفن لاش ہے جس کے لئے اب صرف اور صرف غلاظت ڈالنے والے سٹور کے سوا کوئی مقام نہیں؟''

اب آیت کریمہ میں الذی لہ السموت والارض کہہ کر بھی یہ بتایا گیا ہے جس ذات باری تعالیٰ کی جہاں جہاں حکمرانی ہے وہیں وہیں محمد الرسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا آفتاب چمکے گا۔

مکدی مکاواں؟

جہناں چیزاں دا اللہ رب اے
انہاں چیزاں دا محمد ﷺ رسول اے
جن چیزوں کا خدا رب ہے
ان چیزوں کے حضورؐ رسول ہیں۔

سبحان اللہ

نبوت کے جھوٹے مدعیو؟
یا تو خدا کی خدائی سے نکلو
یا پھر میرے مصطفیٰ کی ختم نبوت کا اقرار کرو۔

ماشاء اللہ۔ سبحان اللہ

☆☆☆

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ کی تلوار

نبی کی تلوار بے سہارا پر حملہ آور نہیں ہوتی نبی کی تلوار بے سہاروں کے لئے سہارا ہے اور مظلوموں کے لئے ڈھال ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار دشمنانِ خدا کے لئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار دشمنانِ اسلام کیلئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار دشمنانِ قرآن کے لئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار ظالموں کے لئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار کافروں کے لئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار جفا کاروں کے لئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار مشرکوں کے لئے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار ضعیفوں، عورتوں اور بچوں پر نہیں اٹھتی۔

نبی ﷺ کی تلوار اسلام کے پختہ کار دشمنوں پر اٹھتی ہے سبحان اللہ۔

لفظ محمد ﷺ کی تشریح

کرم وہ م کہ جس پر ہے محبت کا مدار
اور ح وہ ح ہے جس سے ہوا حمدِ خدا کا اقرار
اور م وہ م جس پر آتا ہے ملائک کو پیار
اور د یہ دین بھی دنیا بھی دل و جان بھی نثار

اور چاند بھی دیکھ کے اس نور کو شرماتا ہے
کوئی نکتہ نہیں بے داغ نظر آتا ہے

اور ہماری پوری کائنات صرف ایک حرف یعنی م پر قائم ہے اور اس کائنات میں جتنے اچھے لفظ ہیں، ان میں اگر م شامل ہے تو ذرا ان کی جلوہ فرمائی پر غور کیجئے سرکار کی تجلیات آپ کو کہاں کہاں دکھائی دیں گی میں صرف عرض کر رہا ہوں آپ لفظوں پر غور کریں اور

م کے جلوے دیکھیں

پیغام میں ہے م تو پیغمبر میں م ہے
مقدور میں ہے م تو مقدر میں م ہے
منصور میں ہے م تو مظفر میں م ہے
قلزم میں ہے م تو سمندر میں م ہے
میزان میں ہے م تو محشر میں م ہے
محراب میں ہے م تو منبر میں م ہے
انجم میں گر ہے م تو قمر میں بھی م ہے
ماہِ مبیں میں ہے م تو مہر میں بھی م ہے
یہ م ہے ثمر میں تو چمن میں بھی م ہے
عالم میں گر ہے م تو رحمت میں م ہے
مرکز میں گر ہے م تو محبت میں م ہے
قاسم میں گر ہے م تو نعمت میں م ہے
معراج میں ہے م تو مدحت میں م ہے

Scanned with CamScanner

موٗمن میں گر ہے م تو ایمان میں م ہے
معراج میں ہے م تو رمضان میں م ہے
مشفق میں گر ہے م تو مہرباں میں م ہے
مونس میں گر ہے م تو درماں میں م ہے
ہے محترم میں م تو مکرم میں م ہے
اعظم میں گر ہے م تو معظم میں م ہے
احرام میں ہے م تو زمزم میں م ہے
یہ م ہے حرم میں تو ارم میں بھی م ہے
یہ م ہے کرم میں تو بھرم میں بھی م ہے
ہے آمنہ ؓ میں م تو حلیمہؓ میں م ہے
اجمل میں گر ہے م تو مزمل میں م ہے
اکمل میں گر ہے م تو مدثر میں م ہے
روح الامیں میں م تو مبشر میں م ہے
یہ م ہے نماز میں تو کلمے میں م ہے
مکے میں م ہے تو مدینے میں م ہے
عمار میں ہے م تو سمیہ میں م ہے
اور اس م کا راز ہے ا ل مَ میں
کیا کیا فضیلتیں ہیں محمد ﷺ کی م میں

تو سامعینِ محترم!

اس م کی جلوہ فرمائی پوری کائنات پر محیط ہے۔

اس اوج تک نہ جائے گی پستی شعور کی
پانا ہے ہر خیال سے ہستی حضور ﷺ کی

آمد مصطفیٰ سے پہلے

آمد مصطفیٰ کریم سے پہلے
جسم تھے احساس نہ تھا
عام تھے مگر وہ خاص نہ تھا
زمیں تھی سبزہ نہ تھا
سر تھے قرار نہ تھا، سر تھے وقار نہ تھا
دل تھے دھڑکن نہ تھی، گلشن تھی چبھن نہ تھی
پھول تے مہک نہ تھی، ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی، ظلمت تھی ہدایت نہ تھی
زبانیں تھیں صداقت نہ تھیں، غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں مگر حیاء نہ تھی، شرمندگی تھی مگر بندگی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا، جہالت تھی علم نہ تھا

ان حالات میں رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا کہ مبارک ہو۔مبارک ہو

غمگسار آگئے، تاجدار آگئے، راہنما آگے
دلبربا آگئے، رحمتِ عالم آگئے، عظمت آدم آگئے
چارہ گر آگئے، ساقی کوثر آگئے

پھر!

کلیاں چٹخنے لگیں، پھول مہکنے لگے، غنچے کھلنے لگے
گلستاں مہکنے لگا چاند مسکرانے لگا، ستارے دمکنے لگے
ہر طرف نور ہو گیا
رات ڈھلنے لگی، بات بننے لگی احساس جاگنے لگا
شیطان بھاگنے لگا، دل کھلنے لگا، قدم سنبھلنے لگا
آنسو تھمنے لگا، ہونٹ مسکرانے لگے ابرِ رحمت برسنے لگی
بس کیا تھا

ہر ایک لب پر سوال سا تھا
کہاں سے اتنے سرور آئے
ہر ایک ذرہ پکار اٹھا
حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

☆☆☆

اغیار کا احسان اٹھایا نہیں جاتا
در در پہ یہ سر جھکایا نہیں جاتا
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
ہر ایک کو محفل میں بلایا نہیں جاتا

☆☆☆

کبھی جو سوئے غریباں خیال ہو جائے
تو بے کسوں کو بھی حاصل کمال ہو جائے

یہ انہی کی نظر کا ادنی سا اعجاز
کہ جس کو پیار سے دیکھیں بلال ؓ ہو جائے

☆☆☆

نام احمد معتبر سوغات ہے
آپ ﷺ کی ہر بات کی کیا بات ہے
نام سرکار ﷺ کا آتا ہے تو کیا کہتے ہیں
مرحبا کہتے ہیں یا صل علیٰ کہتے ہیں

نعت کیا ہے

نعت سرشاری کی ایک کیفیت کا نام ہے نعت شریف جب پڑھی جائے اور آپ لوگ جب داد و تحسین سے نوازیں۔ ماشاءاللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوں گی تو آپ اور نعت خواں، حضرات میں ایک ربط پیدا ہوگا اور اس ربط کے قائم ہونے سے ہی محفل کا ایک مجموعی تاثر بھی قائم ہوگا۔

سب فلسفے جہاں کے غلط ہیں فضول ہیں
ہم کو فقط حضور ﷺ کی باتیں قبول ہیں
سن کر نبی ﷺ کی نعت وہ خوشیاں سمیٹ لیں
جو لوگ غمزدہ ہیں، حزیں ہیں، ملول ہیں

ذکرِ نبی ﷺ میں دن جو گزرے وہ دن سب سے افضل ہے
یادِ نبی ﷺ میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

☆☆☆

بندہ مٹ جائے نہ آقا پر

بندہ مٹ جائے نہ آقا ﷺ پر وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

مجھ کو پکڑیں جو قیامت میں فرشتے تو کہیں
تو نے دنیا میں عمل نیک کیا کیا ہے
میں یہ رو رو کے پکاروں میرے آقا ﷺ آنا
ورنہ اس درد بھرے دل کا ٹھکانہ کیا ہے

میں سیاہ کار جو چلاؤں تو غوغہ سن کر
لوگ آ جائیں تو دیکھیں یہ تماشا کیا ہے
جمگھٹا دیکھ کے مخلوق کا آ جائیں حضور ﷺ
آ کے فرمائیں فرشتوں کو یہ جھگڑا کیا ہے؟
یوں کریں عرض فرشتے کہ گنہگار ہے ایک
اور ہم یہ کہتے ہیں بتا اب تیرا منشاء کیا ہے؟
میں جو سرکار ﷺ کو دیکھوں تو پکاروں واللہ
ایسی سرکار ﷺ کے ہوتے مجھے خطرہ کیا ہے
اور سن کے فرمائیں محمد ﷺ میرے دیوانے کو
ارے چھوڑو اسے اب اس پہ تقاضا کیا ہے
اعظم اس رحمت عالم ﷺ کی محبت دیکھو
جس کی الفت ہو اگر دل میں تو کھٹکا کیا ہے

ورفعنا لک ذکر

اے محبوب جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہیں آپ کا ذکر کیا جائے گا۔

کلمے میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

اذان میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر
تکبیر میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر
نماز میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر
نماز جنازہ میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر
قبر میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر
حشر میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

آیئے آج میں آپ کو ایک نام ایک ذکر بتاؤں
محمد (ﷺ)

جس کی ساری خدائی تعریف کرے

چاند اس کی تعریف کرے

سورج اس کی تعریف کرے

ستارے اس کی تعریف کریں

فرشی اس کی تعریف کرے

عرشی اس کی تعریف کرے

علماء اس کی تعریف کریں

فقہا اس کی تعریف کریں

اولیاء اس کی تعریف کریں

اتقیا اس کی تعریف کریں

اصفیا اس کی تعریف کریں

انبیاء اس کی تعریف کریں

جگ اس کی تعریف کرے اور

رب اس کی تعریف کرے

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

اس کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔

قرآن مجید نے بھی آپ کو اسی نام سے موسوم کیا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ

کلمہ طیبہ میں بھی یہی نام آتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

نغمۂ اذان بن کر گونجتا ہے نام ان کا
جس طرف نگاہ ڈالو ہے ان کا بول بالا

محمد ﷺ نام ہی نہیں بلکہ عنوان بن گیا۔ حضور ﷺ کے تمام محاسن کا یوں سمجھ لیجئے۔ تمام محاسن کا ایک گلدستہ بنا لیا جائے

اس میں آدمؑ کی نجات بھی ہو

نوحؑ کی لطافت بھی ہو

ابراہیم علیہ السلام کی خلت بھی ہو

ایوب کا صبر بھی ہو

یعقوب کا غم بھی ہو

یوسف کی استقامت بھی ہو

عیسیٰ کی نظامت بھی ہو

سلیمان کی سیاحت بھی ہو

ان کا گلدستہ بنا کر رکھ دو۔ اور عنوان دے دو

محمد ﷺ

تو بیک وقت تمام رنگ اور تمام خوشبوئیں اس سے مہکیں گی اور جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ ﷺ ان تمام صفات جمالی و جلالی کے مظہر کامل ہوں گے؟ سبحان اللہ۔

مقام رسول اللہ ﷺ

کوئی شخص رسالت مآب ﷺ کے مقام اور درجہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

مصطفیٰ اخلاق میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ کردار میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ گفتار میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ رفتار میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ اطوار میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ اطہار میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ اظہار میں یکتا ہیں۔

مصطفیٰ ابرار میں یکتا ہیں۔ سبحان اللہ

مجھے کہنے دیجئے کہ

مصطفیٰ نبوت میں اعلیٰ ہیں۔

مصطفیٰ رسالت میں اعلیٰ ہیں۔

مصطفیٰ عبادت میں اعلیٰ ہیں۔

مصطفیٰ مروت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ محبت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ فصاحت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ بلاغت میں اعلیٰ ہیں

صدقے یا رسول اللہ ﷺ

بدر کی فتح کا دن

یہ دن مسلمانوں کے لئے عظیم مسرت کا دن تھا

یہ دن مشرکوں کے لئے بدترین رسوائی کا دن تھا

حضور ﷺ اپنے خدا کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔

اور قریش کے اکڑے ہوئے اور سرکشی پر تلے ہوئے قیدیوں کو ہمراہ لے کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے؟

مدینہ منورہ میں قیدی حضور ﷺ کی عدالت میں پیش کئے گئے!

سرکار دو عالم ﷺ نے قیدیوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے وزیروں سے اپنے مشیروں سے مشورہ کیا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

مسجد نبوی میں اسمبلی ہال تھا۔

مسجد نبوی میں چیف جسٹس کا آفس تھا۔

مسجد نبوی میں قصر صدارت تھا

مسجد نبوی میں سٹیٹ گیسٹ ہاؤس تھا

مسجد نبوی میں قرآن وسنت کی یونیورسٹی تھی

مسجد نبوی میں عبادت وریاضت کا مرکز تھا

مسجد نبوی میں انوارات خداوندی کا مرکز تھا

مسجد نبوی میں پوری دنیا کے لئے مرکز ہدایت تھا

مسجد نبوی میں جبرائیل علیہ السلام امین کی آمد ورفت کا مرکز تھا۔

مسجد نبوی میں وہ تمام خوبیاں اور محاسن تھے جو آخری پیغمبر کے لئے اللہ تعالیٰ کی

طرف سے عطاء کئے گئے تھے!

اسی مسجد نبوی میں بدر کے قیدیوں کو رکھا گیا تھا؟

ان کو قید کر کے   سزا دینا مقصود نہیں تھا۔

ان کو قید کر کے   خدا کی توحید بتلانا مقصود نہیں تھا۔

ان کو قید کر کے   مصطفٰے دینا مقصود تھا۔

ان کو قید کر کے   صدیقؓ کا صدق ووفا رکھنا مقصود تھا۔

ان کو قید کر کے   عمرؓ کا جلال دکھانا مقصود تھا۔

صدیقؓ کا   جمال دکھانا تھا

عثمانؓ کی   حیا دکھانا مقصود تھا

علیؓ کی   وفا دکھانا مقصود تھا

صحابہؓ کے   سجدے دکھانا مقصود تھا

اور تہجد کے وقت   آہ وفغاں دکھانا مقصود تھا۔

آخر دل تھے   متاثر ہوئے

صحابہؓ کی ادائیں   دیکھ کر

صحابہؓ کی آہ سحر   دیکھ کر

صحابہؓ کے دعائے ہائے سحر گاہی   دیکھ کر

دلوں میں کئی قیدیوں کے اسلام کا توحید کا بیج بویا گیا؟

اور وہ رنگ لایا!

اور کئی قیدی اسی اثر سے بعد میں مسلمان ہوئے!

سرکار دوعالم ﷺ نے صحابہ سے مشورہ لیا؟

ان قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے؟

صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے؟

ان کی نسلیں مسلمان ہو کر آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں گی اور ان کو بھی اس احسان کے بعد ندامت ہوگی؟

حضرت علیؓ نے بھی یہی کہا!

اکثر صحابہؓ نے بھی یہی رائے دی

سرکار دوعالم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اس رائے کو پسند کیا اور پھر اس کے نتائج دنیا نے دیکھے۔

نعرۂ تکبیر   اللہ اکبر

نعرۂ رسالت   یارسول اللہ

عشقِ مصطفٰے ﷺ

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشین ہوئے
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

طور پر رفعت لامکانی کہاں لن ترانی کہاں من رانی کہاں
جس کا سایہ نہ ہوا اس کا ثانی کہاں اس کا ایک معجزہ آج کی رات ہے

مصطفٰے آئینہ روئے خداست
منعکس در وے ہمہ خوئے خداست

رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں!

اوہ بے صورت وچہ صورت دے بن آپ محمد ﷺ آیا اے
رکھ سامنے شیشہ وحدت دا اللہ پاک نے یار سجایا اے
دسے صورت راہ بے صورت دا تو بہ راہ کے عین حقیقت دا
پر ایہہ کم نہیّوں بے سوجھت دا کوئی ورلیاں موتی لے تریاں

حفیظ جالندھری اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے ہیں۔

کھڑے تھے روبرو صف بہ صف حق، صف بصف باطل
ادہر حق سربکف موجود ادہر خنجر بکف باطل
ادہر وہ جن کے دم سے ہوگیا اسلام پائندہ
ادہر کفار کی دنیا کا ہر کافر نمائندہ
عیاں تھا ایک جانب نور ظلمت دوسری جانب
صفائے قلب ایک جانب، کدورت دوسری جانب
صداقت ایک جانب اور طاقت دوسری جانب
تحمل ایک جانب جوشِ رحمت دوسری جانب

ادہر اعلائے ایمان کو ادہر تکذیب کرنے کو
ادہر تعمیر کرنے کو، ادہر تخریب کرنے کو
ادھر مسلم اوہر مشرک ادہر مومن ادہر کافری
پدر مسلم پسر مشرک، پسر مومن پدر کافر

ادہر تقدیر پر شاکر، ادہر تدبیر پر تکیہ
ادہر فضل خدا پر ناز، ادہر شمشیر پر تکیہ
نہ دیکھا تھا کبھی خورشید نے پہلے یہ نظارہ
ادہر ایمان صف آراء۔ ادہر شیطان صف آرا
تصادم ہونے والا تھا صفا میں اور کینے میں
ہوائیں رک گئیں جس طرح دم رک جائے سینے میں

ایک دن کا ہے یہ ماجرا، بیٹھے تھے شاہ انبیاء
اتنے میں سائل آ گیا، دینے لگا در پر صدا
اٹھی نگاہِ مصطفٰے اس پر بہ اندازِ عطا

پوچھا تو اس نے یہ کہا "صدقہ ملے حسین کا"
سن کر یہ سائل کی صدا رحمت کو بھی جوش آ گیا
ہونے لگا فضل خدا بڑھنے لگا دستِ سخا
سائل جو تھا در پر کھڑا دامن کو پھیلانے لگا
اللہ رے نیّر تھا کیا دستِ عطائے مصطفٰے
اتنا دیا اتنا دیا رشکِ سکندر کر دیا

☆☆☆

سراپا کیسا لگتا ہے

کیسے کہیے ان کا سراپا کیسا لگتا ہے
نقش، کفِ پا چاند سے روشن جن کا لگتا ہے

آنکھ اٹھاتا ہوں جس جانب ان کے تجسس میں
دیتے ہوں آواز وہ مجھ کو ایسا لگتا ہے

روتے ہیں جب یاد میں ان کی ہجر کی راتوں میں
ہر آنسو اک نور کا بہتا دریا لگتا ہے

میں وہ مسافر ہوں طیبہ کا جس کی نگاہوں کو
ہر ذرہ صحرائے عرب کا تارا لگتا ہے

ایسے لمحے بھی آتے ہیں راہ محبت میں
جب غم فرقت دردِ نہاں کا چارا لگتا ہے

شاہ و گدا، محتاج ہیں ان کے جھولی پھیلائے
سائل ان کے در کا زمانہ سارا لگتا ہے

جب سے بسی ہے دل میں نیّرؔ یاد مدینے کی
گل سے حسین تر دشتِ عرب کا کانٹا لگتا ہے

☆☆☆

نمازِ عشق یوں اپنی ادا ہو

نمازِ عشق یوں اپنی ادا ہو
جبیں ہو اور ان کا نقشِ پا ہو

اگر وہ بے حجاب آئیں تو کیا ہو
زمانہ مثلِ پروانہ فدا ہو

تمھی تو منبعِ جودو سخا ہو
کرم کی ابتداء ہو انتہا ہو

مقدس ہے وہ دل عرش بریں سے
بسی جس دل میں حُبِ مصطفےٰ ہو

مقام اس کا سمجھ میں آئے کیسے
حدودِ عقل سے جو ماورا ہو

ہوا ہے آپ ﷺ کے در کا بھکاری
وہ سلطاں ہو، غنی ہو یا گدا ہو
تمہیں پر ختم ہے حاجت روائی
غریبوں، بے کسوں کا آسرا ہو

سکونِ قلب کی دولت ہمیں بھی
عطا اے تاجدار انبیاء ﷺ ہو

گل و لالہ ہیں انجم میں قمر میں
تمہیں ہو بس تمہیں جلوہ نما ہو

الٰہی! یہ دعا ہے وقت آخر
لبِ نیّر پہ نعتِ مصطفٰے ہو

اذان پھر سنائی دے

کعبے میں جو سنی ہے اذان پھر سنائی دے
یا رب پھر ایک بار مدینہ دکھائی دے

ہر سانس سے درود کے کھلنے لگیں چمن
دینی ہے گر مجھے تو پھر ایسی خدائی دے

روضے کے سامنے پڑھوں جی بھر کے میں درود
اک بار پھر سے تو مجھے اذنِ رسائی دے

مل جائے تیرے عشق سے آنکھوں کو وہ منظر
تیرے علاوہ کچھ بھی نہ مجھ کو سجھائی دے

اک بار پھر سے گنبدِ خضرا کو دیکھ لوں
پھر زندگی میں کچھ بھی نہ چاہے دکھائی دے

رکتا نہیں ہے آنکھ سے اشکوں کا سلسلہ
ہر سمت مجھ کو مرقدِ زہرا دکھائی دے

تو مائلِ عطا ہے تو اے ربِ دوجہاں
مجھ کو فقط حضور ﷺ کے در کی گدائی دے

بیکس، گناہگار، خطا کار ہے حسنؔ
اس ناشناسِ حق کو بھی حق آشنائی دے

تابندہ ستارے ہوں گے

ذرے اس خاک کے تابندہ ستارے ہوں گے
جس جگہ آپ ﷺ نے نعلین اتارے ہوں گے

بوئے گل اس لیے پھرتی ہے چھپائے چہرہ
گیسو سرکارِ دو عالم ﷺ نے سنوارے ہوں گے

اس طرف بارشِ انوار مسلسل ہو گی
جس طرح چشمِ محمد ﷺ کے اشارے ہوں گے

ہم بھی پہنچیں گے شہِ ارض و سما کے در پر
اوج پر جب بھی کبھی بخت ہمارے ہوں گے

ارضِ طیبہ تجھے دیکھے کوئی بادیدۂ دل
سو بہ سو رحمتِ عالم ﷺ کے نظارے ہوں گے

ایک میں کیا مرے شاہا کہ شہنشاہوں کے
تیرے ٹکڑوں پہ شب و روز گزارے ہوں گے

لوگ تو حسنِ عمل لے کے چلے روزِ حساب
سرور ﷺ ہم تو فقط تیرے سہارے ہوں گے

اٹھ گئی جب تری جانب وہ کرم بار نظر
اس گھڑی قطبؔ ترے وارے نیارے ہوں گے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

محمد مصطفیٰ ﷺ کا دیس

محمد مصطفیٰؐ کا دیس دنیا میں نرالا ہے
اسے جنت کے سانچے میں حسن قدرت نے ڈھالا ہے

یہیں سے روشنی پائی سبھی بے نور قدروں نے
اسی کے فیض سے مشرق سے مغرب تک اجالا ہے

یہ وہ مٹی ہے جس میں آپ ﷺ کے قدموں کی ہے خوشبو
یہاں پر سانس لے لینا عبادت سے بھی بالا ہے

میں جب بھی ڈگمگایا آپ ﷺ ہی نے دستگیری کی
لگی ہے جب بھی ٹھوکر آپ ﷺ نے مجھ کو سنبھالا ہے
یہی اعزاز ہے میرا اسی پر ناز کرتا ہوں
غلامِ مصطفےٰ ہونا ہی اب میرا حوالا ہے

میں اس دنیا کو اب اپنی نظر سے دیکھ سکتا ہوں
حجازی خاک کا سرمہ حسنؔ آنکھوں میں ڈالا ہے

☆☆☆

سارے ناموں میں فقط نام

سارے ناموں میں فقط نام ہے اعلیٰ اس کا
روشنی بن کے ابھرتا ہے حوالہ اس کا

ایک آواز کہ دریا بھی اُمڈ آتے تھے
کیسا انداز محبت تھا نرالا اس کا

دیکھتا رہتا تھا اور پیاس نہیں بجھتی تھی
سر بسر شوق تھا ہر چاہنے والا اس کا

مال تو مال تھا جانیں بھی نچھاور کر دیں
ایسے عاشق کہ کبھی حکم نہ ٹالا اس کا

جانے کب اوڑھ کے نکلیں گے مدینے کی ہوا
جانے کب ہو گا میسر یہ دوشالا اس کا

اس اندھیرے میں حسنؔ اس کو پکارو تو سہی
تم جہاں ہو گے وہیں ہو گا اجالا اس کا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

حضوری کیلئے مدت سے ہم

حضوری کے لیے مدت سے ہم تیار بیٹھے ہیں
بلائیں تو سہی کب سے سمندر پار بیٹھے ہیں

سرورِ عشق بھی آقا ﷺ عجب شے ہے زمانے میں
کہ ہم مدت سے الفت میں تیری سرشار بیٹھے ہیں

کسی بھی طور اب جلوہ دکھا دیجئے غلاموں کو
رہِ الفت میں ہم سب طالبِ دیدار بیٹھے ہیں

ادا کرنے نمازِ عشق ہم طیبہ میں جائیں گے
دُعا یہ مانگنے داتا ترے زوار بیٹھے ہیں

خدا کا شکر ہے رمضان کے روزے بھی ہوئے پورے
سحر ہی سے منانے عید کا تہوار بیٹھے ہیں

ہم ایسے کم سوادوں کی بھی باری آ ہی جائے گی
ابھی تو منتظر کچھ صاحبِ کردار بیٹھے ہیں

حسؔن یہ دیکھنے طیبہ کے جانے کی خبر آئی
اٹھے بستر سے اور پکڑے ہوئے اخبار بیٹھے ہیں

☆☆☆

لفظ محمد ﷺ کی تشریح

م وہ م کہ جس پر ہے محبت کا مدار
اور ح وہ ح ہے جس سے ہوا حمد خدا کا اقرار
اور م وہ م جس پہ آتا ہے ملائک کو پیار
اور د پہ دین بھی دنیا بھی دل و جاں بھی نثار
اور چاند بھی دیکھ کے اس نور کو شرماتا ہے
کوئی نکتہ نہیں بے داغ نظر آتا ہے

اور ہماری پوری کائنات صرف ایک حرف یعنی م پر قائم ہے اور اس کائنات میں جتنے اچھے لفظ ہیں، ان میں اگر م شامل ہے تو ذرا اُن کی جلوہ فرمائی پہ غور کیجئے سرکار ا کی تجلیات آپ کو کہاں کہاں دکھائی دیں گی میں صرف عرض کر رہا ہوں آپ لفظوں پر غور کریں اور

م کے جلوے دیکھیں!

پیغام میں ہے م تو پیمبر میں م ہے
مقدور میں ہے م تو مقدر میں م ہے
منصور میں ہے م تو مظفر میں م ہے
قلوم میں ہے م تو سمندر میں م ہے
میزان میں ہے م تو محشر میں م ہے
محراب میں ہے م تو منبر میں م ہے
انجم میں گر ہے م تو قمر میں بھی م ہے

ماہِ مبیں میں ہے م تو مہر میں بھی م ہے
یہ م ہے ثمر میں تو چمن میں بھی م ہے
عالم میں گر ہے م تو رحمت میں م ہے
مرکز میں گر ہے م تو محبت میں م ہے
قاسم میں گر ہے م تو نعمت میں م ہے
معراج میں ہے م تو مدحت میں م ہے
مومن میں گر ہے م تو ایماں میں م ہے
معراج میں ہے م تو رمضان میں م ہے
مشفق میں گر ہے م تو مہرباں میں م ہے
مونس میں گر ہے م تو درماں میں م ہے
ہے محترم میں م تو مکرم میں م ہے
اعظم میں گر ہے م تو معظم میں م ہے
احرام میں ہے م تو زمزم میں م ہے
یہ م ہے حرم میں تو ارم میں بھی م ہے
یہ م ہے کرم میں تو بھرم میں بھی م ہے
ہے آمنہؓ میں م تو حلیمہؓ میں م ہے
اجمل میں گر ہے م تو مزمل میں م ہے
اکمل میں گر ہے م تو مدثر میں م ہے
روح الا میں میں م تو مبشر میں م ہے
یہ م ہے نماز میں تو کلمے میں م ہے
مکے میں م ہے تو مدینے میں م ہے

عمار میں ہے م تو سمیہ میں م ہے
اور اس م کا ہے راز ا لم میں
کیا کیا فضیلتیں ہیں محمد ﷺ کی م میں

تو سامعین محترم!

اس میں کی جلوہ فرمائی پوری کائنات پر محیط ہے

اس اوج تک نہ جائے گی پستی شعر کی
بالا ہے ہر خیال سے ہستی حضورؐ کی
جنت پہ کس کا قبضہ زہرا بتول کا
رحمت ہے کس کا صدقہ زہرا بتول کا
عفت کی کون مالک بیٹی رسول کی
عصمت کی کون مالک بیٹی رسول کی
رحمت ہے عام کس کی بنت رسول کی
حوریں غلام کس کی بنت رسولؐ کی
جس کو ہے جو بھی صائمؔ لینا حضورؐ سے
کرنا طلب ہے پڑتا زہرا بتولؑ سے

☆☆☆

سرکار کی گفتگو

ایک شب سرکار کی ہم گفتگو کرتے رہے
دل کو ان کو گفتگو سے مشکبو کرتے رہے
رات بھر مدح سرائی تھی وہاں محبوب کی
رات بھی ہم لوگ اشکوں سے وضو کرتے رہے
روح میں جو چاک آئے تھے گناہوں کے سبب
سوزن اسم پیمبر سے رفو کرتے رہے
میں تصور میں کھڑا تھا اپنے آقا کے حضور
شہر میں بھی لوگ میری جستجو کرتے رہے
ہم کہاں عزت کے قابل تھے مگر بستی کے لوگ
نعت کے صدقے ہماری آبرو کرتے رہے

بشریت کے پیمانوں پر پرکھنے والو۔ حضورﷺ تمہاری بشریت سے بھی اعلیٰ ہیں اورنورانیت کے ترازو پر تولنے والو، حضورﷺ تمہاری نورانیت سے بھی اعلیٰ ہیں اگر تم بشریت کے پیمانے پر پرکھنا چاہتے ہوتو دیکھ! بیت المقدس میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بشریت کے پیکر نیچے تک رہے ہیں اور حضورﷺ اوپر جارہے ہیں۔

اوراگر نورانیت کے پیمانے پر پرکھنا چاہتے ہوتو دیکھو! کہ وہ نور کا پیکر بل سدرہ پر کھڑا تک رہا ہے اور حضورﷺ اوپر جارہے ہیں۔

اللہ پاک نے حضورﷺ کو اپنی ذات کا مظہر اتم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ اے لوگو میرا محبوب میری ذات کا مظہر ہے تو اسے دیکھو کیونکہ میری ذات کا ہر عکس تمہیں ذات مصطفیٰ میں نظر آئے گا۔

اس لئے
اگر تم میرا علم دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے علم کو دیکھ لو
اگر تم میرا جمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے جمال کو دیکھ لو
اگر تم میرا جمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے کمال کو دیکھ لو
اگر تم قہر وغضب دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے جلال کو دیکھ لو
تم میری قدرتوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی عظمتوں کو دیکھ لو
اگر تم میری رحمتوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے تبسم کو دیکھ لو
اگر تم میری رحمتون کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے تبسم کو دیکھ لو
اگر تم میری عرش کے جلوے دیکھنا چاہتے ہو
تو مصطفیٰ کے قدموں کے تلوے دیکھ لو
اگر تم میرا قرب دیکھنا چاہتے ہو تو
مصطفیٰ کے قدموں سے لپٹ کر دیکھ لو
اگر تم میری برکتوں کا خزینہ دیکھنا چاہتے ہو
تو آؤ محمد مصطفیٰ کا مدینہ دیکھ لو
اگر تم میری خلعت دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفے کی صورت دیکھ لو
اگر تم میری وسعتیں دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفے کی وسعتیں دیکھ لو
اگر قرآن کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفے کی صورت دیکھ لو
اس لیے کہ اگر قرآن حسن بکھرا تو 6666 آیات بن گئیں
اور جب یہ حسن سمٹا تو پیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

بارہ ربیع الاول

بارہ ربیع الاول ہے کیا سہانا نور ہے
آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے،

ذرا آئیے دیکھیں ہمارے نبی ﷺ کی نسبت سے ۱۲ کو اور کیا کیا نسبتیں ہیں۔

☆ لا الہ الا اللہ کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد رسول اللہ کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ شمس الضحیٰ محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ بدر الدجے محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ صدر العلی محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ کہف الوری محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محبوب خدا محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ فاتح بدر حنین کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ امام القبلتین کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ یا ایھا الرسول کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ یا ایھا المزمل کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ یا ایھا المدثر کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد فخر رسالت کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد فخر سخاوت کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد فخر حکمت کے حروف بھی بارہ ہیں

☆ محمد چشمہء رحمت کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد شافع محشر کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ مصطفےٰ مشکل کشا کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ مصطفےٰ حاجت روا کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ حاضر و ناظر رسول کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ غیب دان کائنات کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ مالک کون و مکاں کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ بے کسوں کا اماں کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد رسول معظم کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد رسول مکرم کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد ہادیء عالم کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ محمد رحمت عالم کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ خاتم المرسلین کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ رحمت اللعالمین کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ حامل قرآن مبین کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ صادق امین رسول کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ ارفع ترین رسول کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ کالی کملی والے کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ نوری چہرے والے کے حروف بھی بارہ ہیں
☆ مکین گنبد خضریٰ کے حروف بھی بارہ ہیں

Scanned with CamScanner

- ☆ شب اسریٰ کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ دو عالم کی بہار کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ دلیل پروردگار کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ شفیع المذنبین کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ انیس الغریبین کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ راحت العاشقین کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ لامکاں کے مکیں کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ مالک دنیا و دیں کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ حامل علم و یقیں کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ سرور العالمین کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ حضرات گرامی بارہ کی کیا بات ہے
- ☆ محفل نعت مصطفٰے کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ جشن میلاد رسول کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ عید میلاد رسول کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ جشن ولادت رسول کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ جشن معراج رسول کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ حضرت صدیق اکبر کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ محمد سب سے برتر کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ محمد عطا ہی عطا کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ محمد وفا ہی وفا کے حروف بھی بارہ ہیں

- ☆ محمد سخا ہی سخا کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ محمد کرم ہی کرم کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ محمد حرم کا حرم کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ دعائے خلیل اللہ کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ لخت عبد المطلب کے حروف بھی بارہ ہیں
- ☆ لطافت عبد اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ مقصودِ ابو طالب کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ حلیمہ کے پیارے کے بھی بارہ حروف ہیں
- ☆ اگر آگے بڑھتے جائیں تو کائنات ارضی میں
- ☆ ایسے ہزاروں نام ملیں گے جن کی نسبت بارہ سے ہوگی

حضرات محترم۔

بارہ کی کیا بات ہے اگر بارہ ربیع الاول نہ ہوتی تو کائنات ہی معرضِ وجود میں نہ آتی۔

سرکارِ دو عالم کی چار بیٹیاں۔ چار خلفا۔ چار آسمانی فرشتے۔ مل کر بارہ بنتے ہیں۔
حضور ﷺ جب اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان بیٹھتے ہیں تو تعداد بارہ بنتی ہے۔

عروس خلا سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید پہ بھاری ہے بارہویں تاریخ
منال و مال ملا ہے گرچہ غیروں کو
خدا نے ہم پر اتاری ہے بارہویں تاریخ
یہ دن ہے سرورِ کونین کی ولادت کا
نوید جشن بہاری ہے بارہویں تاریخ

یہ دن ہے خلقِ خدا کی نجات و بخشش کا
خوشا کہ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
مخالفینِ شہنشاہِ انس و جاں کے لئے
پیامِ ذلت و خواری ہے بارہویں تاریخ
جہاں میں جلد آئے گا وہ وقتِ عظیم
سبھی کہیں گے ہماری ہے بارہویں تاریخ

(علامہ حامد وارثی)

گفتگو کا سلیقہ

امام غزالیؒ احیاء العلوم جلد اول صفحہ 63 پر ایک حدیث نقل فرماتے ہیں: کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''ہم انبیاء کی جماعت ہیں' ہمیں حکم دیا گیا ہے۔
کہ لوگوں کی حیثیت کے مطابق ان کی پذیرائی کریں
اور ان کی عقل کے مطابق ان سے گفتگو کریں۔

ایک اور حدیث مبارکہ المشکوۃ جلد اول ص 37 پر درج ہے کہ
''بھول جانا علم کیلئے آفت ہے اور نااہل کے ساتھ
علمی گفتگو علم کو ضائع کرنا ہے''

اٹھی اول اول گھٹا کالی کالی
کوئی حور چوٹی کو کھولے کھڑی تھی
زمیں کو تھا دعویٰ کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لا مکاں ہوں

حسن کی محفل

خدا کو جب اپنے حسن کی محفل سجانے کا خیال آیا
چراغ بزم کونین کے جلانے کا خیال آیا
خدا کو نور اپنا جب دکھانے کا خیال آیا
محمد ﷺ کملی والے کو بنانے کا خیال آیا
نبی ﷺ کو دعوت دینے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو بلانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو لے جانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو پیغام بھجوانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو اپنا مشتاق بنانے والا خدا ہے
نبی ﷺ سے محبت و پیار کرنے والا خدا ہے
نبی ﷺ کا دیدار و پر انوار فرمانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کا دیداز و پر انوار فرمانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو یہ غلبہ اقتدار عطا فرمانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو یہ منصب جاہ عطا فرمانے والا خدا ہے
نبی ﷺ کو سیر معراج سے سرفراز فرمانے والا خدا ہے
ہمارے آقا و مولا نے تو دیدار خدا وندی مانگا ہی نہیں
یا قوس بے مثال کہوں کچھ بجا نہیں
ایک غنچہء جمال کہوں کچھ بجا نہیں
انجم میرے حضور ﷺ کے ابرو کمال تھے
اس عالم حسیں میں جلال و جمال تھے

☆☆☆

سرکار کی گفتگو

ایک شب سرکار کی ہم گفتگو کرتے رہے
دل کو ان کی گفتگو سے مشکبو کرتے رہے
رات بھر مدح سرائی تھی وہاں محبوب کی
رات بھر ہم لوگ اشکوں سے وضو کرتے رہے
روح میں جو چاک آئے تھے گناہوں کے سبب
سوزن اسم پیمبر سے رفو کرتے رہے
میں تصور میں کھڑا تھا اپنے آقا کے حضور
شہر بھر میں لوگ میری جستجو کرتے رہے
ہم کہاں عزت کے قابل تھے مگر بستی کے لوگ
نعت کے صدقے ہماری آبرو کرتے رہے

رسول ﷺ نے خدا کو دیکھا

میرے نبی ﷺ نے واقعی خدا کو دیکھا ہے۔ اپنی پیشانی کی آنکھوں سے

اللہ مکاں و مکانیات سے پاک ہے
اللہ تعین و تعینات سے پاک ہے
اللہ شکل و اشکال سے پاک ہے
اللہ حدو حدود سے پاک ہے
اللہ سیرت و صورت سے پاک ہے

☆☆☆

نور

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سر مبارک سے لے کر پاؤں تک نور ہی نور تھے اگر آپ ﷺ لباس بشر میں نہ ہوتے تو آپ ﷺ کی جانب نظر بھر کے دیکھنا اور آپ ﷺ کے حسن کا ادراک کرنا ناممکن ہوتا۔

یعنی شاعر کی زباں میں (مدارج النبوۃ)

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

☆☆☆

ان کے دربار میں جو لوگ صدا کرتے ہیں
ہر مصیبت سے وہ دور رہا کرتے ہیں

میرے آقا ﷺ کو نہ مدینے میں محدود کرو
وہ تو خدام کے سینوں میں رہا کرتے ہیں

ذکر مصطفیٰ ذکر خدا ہے واللہ
اس لیے ہم محمد ﷺ کی ثناء کرتے ہیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ان کے نقش قدم

دنیا میں ان کے نقش قدم پر جو چل گئے
وہ حدِ حزن و خوف سے باہر نکل گئے

جب ان کی آرزو کے دیئے دل میں جل گئے
داغِ گناہ، نور کے سانچے میں ڈھل گئے

خوشبو سے ہو گئے ہیں معطر وہ راستے
جن راستوں سے رحمتؐ عالم نکل گئے

اربابِ شوق آئے تو آئے برہنہ پا
اھلِ جنوں گئے تو وہاں سر کے بل گئے

محشر میں ہو گا حسن و جمال ان کا دیدنی
چہروں پر ان کی خاکِ کفِ پا جو مل گئے

جب جلوہ گر جہاں میں ہوا آمنہ کا چاند
تاریکیوں کے سائے اجالوں میں ڈھل گئے

خطرے جو میرے دل کو تھے عصیاں کے خوف سے
وہ تیرے لطف تیری عنایت سے ٹل گئے

قرآن کے حرف ان کی ادائیں ہوئیں اگر
انداز بھی حضور ﷺ کے قرآن میں ڈھل گئے

اللہ رے چشم ساقی کوثر کا معجزہ
مے خانۂ حیات کے ساغر بدل گئے

شاہراہ زندگی پہ قدم ان کے فیض سے
سو بار ڈگمگائے مگر پھر سنبھل گئے

نیّرؔ جو ذِکر روضۂ اطہر میں کہیں
ارمانِ حاضری میرے دل میں مچل گئے

☆☆☆

مصطفیٰ (ﷺ) کے بغیر

نجات ہو گی نہ محشر میں مصطفےٰ ﷺ کے بغیر
اماں ملے گی نہ دامانِ مجتبےٰ ﷺ کے بغیر

درِ کریم پہ آؤ تو لے کے نام ان ﷺ کا
بھریں گی جھولیاں پھر عرض مدعا کے بغیر

جب آئے وہ ﷺ چمن دہر میں بہار آئی
خزاں کا دور تھا، محبوب ﷺ کبریا کے بغیر

رہِ حیات کی تاریکیاں نہ دور ہوئیں
ضیائے نقشِ کفِ پائے مصطفےٰ ﷺ کے بغیر

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ نے وہ کہا جو خدا نے فرمایا
کبھی نہ کھولی زباں مرضی خدا کے بغیر

ملا ہے جو بھی کسی کو تیرے ہی در سے ملا
بھرا طلب کا نہ دامن تیری عطا کے بغیر

کہا کسی نے جو گھبرا کے یا رسول اللہ ﷺ
خدا نے اس کی مدد کی ہے التجا کے بغیر

اجالا نہ ہو سکا دہر کے اندھیروں میں
فروغِ شمعِ تجلی مصطفےٰ ﷺ کے بغیر

نصیب ہوگی نہ جنت کی زندگی نیّر
کسی کو الفتِ سلطانِ انبیاء کے بغیر

ان کے نظارے

گلستاں گلستاں ہیں اُن ﷺ کے نظارے
نقوشِ قدم جن کے ہیں چاند ستارے

دھلے آن کی آن میں داغِ عصیاں
یہ آنسو تھے یا آبِ رحمت کے دھارے

زمانے کی گردش میں دن زندگی کے
کٹے ہیں انھی کے کرم کے سہارے

عجب نازنیں تھا جو گزرا اِیہاں سے
کہ گلشن میں گل، چاکِ داماں ہیں سارے

جدھر شوق دیدار میں آنکھ اُٹھی
ادھر ہی نظر آئے جلوے تمہارے

بنیں کام بگڑے ہوئے ایک پل میں
ذرا کوئی دل سے تو ان ﷺ کو پکارے

برسنے لگا چار سو ابر رحمت
ہوئے جب بھی چشمِ کرم کے اشارے

تمہارے سوا کون غم خوار ہوگا؟
سنائیں کسے حالِ دل غم کے مارے

لیا ڈوبتے وقت جب نام اُن ﷺ کا
نظر آئیں طوفان کی موجیں کنارے

کبھی تو مدینے کو جائیں گے ہم بھی
کبھی تو یہ نکلیں گے ارماں ہمارے

تمنا یہ نیّر کی ہے میرے آقا ﷺ
رہے حشر میں زیرِ داماں تمہارے

☆☆☆

یہ محفل سرکار کی محفل

☆ یہ محفل سرورِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل جانِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل شانِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل نورِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل عزتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل عظمتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل فرحتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل شوکتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل راحتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل رحمتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل برکتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل ثروتِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل اوّلِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل آخرِ کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل باطن کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل ظاہر کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل طیب وطاہر کائنات کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل بڑی بابرکت ہے کیونکہ اس محفل میں مالک ومختار کائنات کا ذکر ہو رہا ہے۔
☆ سرکار کی ذات کا ذکر ہو رہا ہے۔
☆ سرکار کی بات کا ذکر ہو رہا ہے۔
☆ یہ محفل سراج منیر کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل بشیر ونذیر کی محفل ہے۔

☆ یہ محفل علیم وخبیر کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل رسولوں کے امیر کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل رب کی تنویر کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل نبیوں کے سلطان کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل عالم کی جان کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل محبوب ذیشان کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل سب محفلوں سے عظیم ہے۔

کیونکہ

☆ یہ محفل نورِ ھدیٰ کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل حبیب کبریا کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل شمس الضحیٰ کی محفل ہے۔
☆ یہ محفل غریبوں کے آقا کی محفل ہے۔

نعت کیا ہے؟

☆ نعت کیا ہے۔ نعت ہماری نجات کا سامان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت مومنین کی پہچان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت پیارے مصطفیٰ ﷺ کی شان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت سے ملتا ہمیں ایمان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت سے حاصل ہوا عرفان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت پڑھنے والا خود رحمان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت ہی تو عاشقوں کی جان ہے۔
☆ نعت کیا ہے۔ نعت والا نبیوں کا سلطان ہے۔

Scanned with CamScanner

☆ نعت کیا ہے۔ قرآن ہی تو نعت کا دیوان ہے۔

☆ نعت کیا ہے۔ نعت ہی تو درد کا سامان ہے۔

☆ نعت کیا ہے۔ نعت پڑھنا خالق کا فرمان ہے۔

☆ نعت کیا ہے۔ نعت نعت خواں پہ اللہ کا فیضان ہے۔

نعت کیا ہے۔

رب کونین نے قرآن کی ہر سورت کو
نعت محبوب کا دیوان بنا رکھا ہے

☆ نعت سے ہی سکون وقرار ملتا ہے۔

☆ نعت سے ہی پروردگار ملتا ہے۔

☆ نعت سے تو نور نظارہ ملتا ہے۔

☆ نعت سے ہی رب کا تار ملتا ہے۔

☆ نعت سے دو عالم میں سہارا ملتا ہے۔

☆ نعت سے دو جگ کو اجالا ملتا ہے۔

☆ نعت سے رحمت کا اشارہ ملتا ہے۔

☆ نعت سے آقا کا دوارہ ملتا ہے۔

☆ نعت سے اسلام پیارا ملتا ہے۔

نعت کیسے ہوتی ہے!

ان کا کرم شامل ہو تو نعت ہوتی ہے۔

آیئے ہم بھی نعت خوانوں میں شامل ہو جائیں۔

☆ ص نے کہا آسمان پر صدر کائنات آگیا۔

☆ ض نے کہا آسمان پر ضامنِ جنت آگیا۔

☆ ط نے کہا آسمان پر طیب وطاہر آگیا۔

☆ ظ نے کہا آسمان پر ظاہر وباطن آگیا۔

☆ ع نے کہا آسمان پر عالم ماکان ومایکون آگیا۔

☆ غ نے کہا آسمان پر غورالرحیم آگیا۔

☆ ف نے کہا آسمان پر فاتح اعظم آگیا۔

☆ ق نے کہا آسمان پر قدرت کا شہکار آگیا۔

☆ ک نے کہا آج آسمان پر کوثر کا مالک آگیا۔

☆ ل نے کہا اج آسمان پر لطف وکرم کا پیکر آگیا۔

☆ م نے کہا آج آسمان پر مصطفٰے کریم آگیا۔

☆ ن نے کہا آج نو ہی نور آگیا۔

☆ و نے کہا آج والضحی کے چہرے والا آگیا۔

☆ ہ نے کہا آج ہادی برحق آگیا۔

☆ ی نے کہا آج یتیموں کے والی آگئے۔

مچی ہے دھوم سدرہ پر حبیبِ کردگار آیا
جناں کی سیر کرنے کو عرب کا شہوار آیا

☆☆☆

ذکرِ سرکارِ دوعالم ﷺ

حضور سرکار دوعالم ﷺ کا ذکر ہمیشہ رہے گا جب اللہ تعالیٰ ہر شے کو فنا آشنا کر دے گا ہر شے کو ختم کر دے گا مخلوق میں سے کوئی اس کا ذکر کرنے والا نہ ہوگا۔ اس وقت بھی خالق و مالک کائنات اپنے حبیب کا ذاکر ہوگا۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
نام اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا

آقائے دوعالم کا ذکر کائنات کی ہر شے کر رہی ہے۔

☆ کلیوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ پھولوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ خلاؤں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ فضاؤں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ سماء میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ کلمہ میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ کلام میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ فلک و افلاک میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ افق و آفاق میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ خلق و خلاقء میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ ملک و ملائک میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ جن و بشر میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ تاروں کی کرنوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔

☆ اذانوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ بیانوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ گلابوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ عرش پر حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ فرش پر حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ کتابوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ بیان میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ قرآن میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ سدرہ و طوبیٰ میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ جنت الماویٰ میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ کوہ و دمن میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ صحرا و دریا میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ زمان و زمن میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ بہتے جھرنوں میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ عرش معلےٰ میں حضور ﷺ کا ذکر۔
☆ مہر کی روشنی آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
☆ چاند کی چاندنی آپ ﷺ کا ذکر ہے۔

میرے آقا و مولا کے ذکر میں شفا ہے۔

ذکر محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آجائیں تو دل خود ہی نکھر جاتے ہیں

جہاں ذکر مصطفےٰ ہوتا ہے وہاں رحمت خدا کا نزول ہوتا ہے۔

☆ جہاں ذکر نبی ہو وہاں سعادت ہی سعادت۔
☆ جہاں ذکر نبی وہاں رحمت ہی رحمت

☆ جہاں ذکر نبی وہاں برکت ہی برکت

☆ جہاں ذکر نبی وہاں کیف ہی کیف ہے

☆ جہاں ذکر نبی وہاں سوز ہی سوز ہے

☆ جہاں ذکر نبی وہاں نور ہی نور ہے

☆ جہاں ذکر نبی وہاں سرور ہی سرور

جب محمد ذکر چھیڑتا ہے
اذکار حسین ہو جاتے ہیں

آپ ﷺ کے ذکر سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کا حکم ہے جب حضور ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا ہے۔

ذکر محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آجائیں تو دل خود ہی نکھر جاتے ہیں

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کے ذکر کی دولت تا حیات عطا فرمائے۔ جب ہم مریں تو ہونٹوں پر سرکار کے نغمے ہوں۔ جب قبر میں جائیں تو وہاں بھی سرکار کے ذکر سے دل معمور ہوں۔ پھر ہم کو نہ آخرت کا کوئی خطرہ ہوگا نہ قبر کا۔

لحد میں ذکر محمد کی بات لے کے چلے
اندھیری رات میں روشن برات لے کے چلے

مقام مصطفیٰ ﷺ

مقام مصطفیٰ ادارک میں آئے تو کیا آئے
علم خود وجد میں ہے پھر بیان کیسے کیا جائے
توئی اول توئی آخر توئی باطن توئی ظاہر
توئی نکتہ حرف ہائے جو کلی میں سما جائے
انداز دل ربائی واہ پہن کریم کا جامہ
من اللہ کا مکیں ہو کر مدینے میں رہا جائے
نہ دیکھا ہے زمانے نے نہ دیکھے گا حسین ایسا
لب جبرائیل ہے گویا کوئی مثل پیا آئے
ذکر تیرا بلند کرتے ہیں خود حق تعالیٰ ہیں
تیرے بس نام کے چرچے کو سب ہی انبیاء آئے
رسول اللہ ﷺ کرم کی ایک نظر ہو اپنے آصف پر
تیرے دربار اقدس پر جو چند آنسو بہا آئے
قصر اسلام دے رہا ہے صدا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

خدا کا ذکر کرے

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

اور کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
میرا حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے

اور مدینے جا کے نہ نکلنا شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں وہ مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

شعورِ نعت بھی اور زبان بھی ہو ادیب
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

☆☆☆

سایہ دیوار آپ ﷺ ہیں

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ﷺ ہیں
اس تیرگی میں مطلعِ انوار آپ ﷺ ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ آپ ﷺ کی گفتار ہے جمیل
یہ بھی ہے حق کہ صاحبِ کردار آپ ﷺ ہیں
ہو لاکھ آفتابِ قیامت کی دھوپ تیز
میرے لئے تو سایہ دیوار آپ ﷺ ہیں
مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں
ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپ ﷺ ہیں
ہے میرے لفظ میں گر حسن و دلکشی
اس کا یہ راز ہے میرا معیار آپ ﷺ ہیں
انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ﷺ ہیں

گنبد خضریٰ نظر آیا

کیا پوچھتے ہو ہم سے ہمیں کیا نظر آیا
ہم کو تو مدینے میں بھی کعبہ نظر آیا
جس سمت اٹھیں ساقیِ کوثر کی نگاہیں
تاحد نظر نور کا دریا نظر آیا
دم توڑنے والے تھے مدینے کے مسافر
جان آگئی جب گنبدِ خضریٰ نظر آیا

بے ساختہ نظروں میں کھچی عرش کی تصویر
جب سرورِ کونین کا روضہ نظر آیا
ہر اک نے سر حشر لیا نام محمد ﷺ
بخشش کا یہی ایک سہارا نظر آیا
ہو پوچھنے والا تو یہ جبرائیل سے پوچھ
جلوے میں محمد ﷺ کے تجھے کیا نظر آیا

عروج محمد ﷺ کی انتہاء

تمہارے رتبے کو ہرگز نہ پا سکا کوئی
نبی تو ہیں نہیں محبوب کبریا کوئی

شفیع حشر ہیں امت کو بخشوا لیں گے
نہ ہو گا آگ کا ایندھن برا بھلا کوئی

یہ کہہ کے رک گئے سدرہ پہ جبرئیل امیں
نہیں عروج محمد ﷺ کی انتہا کوئی

وہ ذات پاک ہے اپنی صفات میں یکتا
نہ ان سا آپ کوئی ہو گا نہ ہے نہ تھا کوئی

کرم کی بھیک ملے اس کو یا رسول اللہ
نہیں نصیر کا اب اور آسرا کوئی

☆☆☆

میلاد

اُن کے آنے کی خوشیاں مناتے چلو۔ کملی والے کی نعتیں سناتے چلو
لب پہ صلے علی کا ترانہ رہے
جھومتا سن کے سارا زمانہ رہے دل جوئے سو ہوئے ہیں جگاتے چلو
ہر جگہ پہ اُجالوں کا ساماں کرو
آپ آئے ہیں گھر گھر چراغاں کرو۔ سارے بازار گلیاں سجاتے چلو
اپنے بگڑے مقدر بناتے ہوئے
عاشقو تم مدینے کو جاتے ہوئے۔ ان کی راہوں میں آنکھیں بچھاتے چلو
ہو تصور میں ہر دم خیال نبی
دل میں ہو آرزوئے جمال نبی۔ یاد میں ان کی آنسو بہاتے چلو
چرچا سرکار کا یونہی پیہم رہے
دم میں جبتک ظہوری ترے دم ہے۔ گیت انکی محبت کے گاتے چلو

☆☆☆

جو محروم ہیں تیرے لطف و کرم سے پھریں گے سدا در بدر مارے مارے
نہیں بدنصیبی تو پھر اور کیا ہے، سہارا ملا اور ہوئے بے سہارے
نظر آرہا ہے کہ دریا رواں ہے مگر پوچھتے ہیں کہ پانی کہاں ہے
ستم یہ مقدر کا دیکھو کہ پیاسے چلے جا رہے ہیں کنارے کنارے
ہوئے دور جو بھی ترے آستاں سے زمیں پہ سمجھ لو گرے آسماں سے
بچھڑتے ہیں راہی جو خود کارواں سے انہیں کس طرح ان کی منزل پکارے

Scanned with CamScanner

ملی مفت میں تھی محبت کی دولت سمجھ کر بھی سمجھی نہ کچھ قدر و قیمت
عقیدت کی بازی کو اک کھیل سمجھا اُٹھے اس طرح پھر کہ جیتے نہ ہارے
جنہیں مل گیا تیرے غم کا سہارا، سمجھتے ہیں طوفان کو وہ کنارا
انہیں ہر قدم پر تمہاری نگاہیں سدا رہنمائی کے دیں گی اشارے
ملی دولت درد مجھ کو ظہوری تمنا ہوئی ہے مرے دل کی پوری!
مرے بخت تاباں پہ ہیں رشک کرتے فلک کے چمکتے ہوئے چاند تارے

عظمت رسول اللہ (ﷺ) کی

اللہ اللہ رفعت و عظمت رسول اللہ کی
عرش پر کیا کیا ہوئی عزت رسول اللہ کی
مغفرت کی ہے سند الفت رسول اللہ کی
حشر میں کام آئے گی نسبت رسول اللہ کی
احترام اس کا فرشتے بھی کریں گے قبر میں
جان و دل سے جس نے کی عزت رسول اللہ کی
غم زدہ ہونے نہ دے گا کبریا محبوب ﷺ کو
بخش دے گا حشر میں امت رسول اللہ کی
دی گواہی پتھروں نے چاند دو ٹکڑے ہوا
اور شجر بھی کرتے ہیں اطاعت رسول اللہ کی
گالیاں سن کر دعائیں دیں مرے محبوب ﷺ نے
دشمنوں پر دیکھئے رحمت رسول اللہ کی

خورشید رسالت کی شعاعوں کا اثر ہے
احرام کی مانند میرا دامن تر ہے
نظارہ فردوس کی یارب نہیں فرصت
اس وقت مدینے کی فضا پیش نظر ہے
اس شہر کے ذرے ہیں مہ و مہر سے بڑھ کر
جس شہر میں اللہ کے محبوب ﷺ کا گھر ہے
یہ راہ کے کنکر ہیں کہ بکھرے ہوئے تارے
یہ کہکشاں ہے کہ تیری گرد سفر ہے
اس صاحب معراج کے درکاہوں بھکاری
قرآن میں جس کے لئے مازاغ البصر ہے
میں گنبد خضریٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں
کوثر میرے نزدیک یہ معراج نظر ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

وہ کہاں میں کہاں

رحمت دو جہاں حامی بیکساں شاہ کون و مکاں وہ کہاں میں کہاں
سرور سروراں رہبر رہبراں تاجدار شہاں وہ کہاں میں کہاں

ان کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی۔ اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں

کس طرح سے کہاں سے کروں ابتدا ان کے اوصاف کی ہے کہاں انتہا
ان کا رتبہ ہے کیا خود ہی جانے خدا کیا کروں میں بیاں وہ کہاں میں کہاں

وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں ان کے ہونے سے ہے سب کا نام ونشاں
یہ زمیں آسماں مکاں لامکاں سارے ان کے مکاں وہ کہاں میں کہاں

مہ لقا دلکشا خوش نوا خوش ادا رہنما پیشوا مجتبےٰ مصطفےٰ
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں میری قاصر زباں وہ کہاں میں کہاں

عمر گذرے مری ذکر سرکار میں جاؤ ان کے ظہوری جو دربار میں
آخری سانس لوں نعت پڑھتا رہوں ختم ہو گی یہاں وہ کہاں میں کہاں

☆☆☆

محمد (ﷺ) کا میلاد ہوتا رہے گا

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی مراسن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہل نظر کو محمد کا میلاد ہوتا رہے گا
محمد دیا حق نے اسم گرامی ہمیں جاں سے پیار ہے یہ نام نامی
وسیلہ رومیؒ، وظیفہ جامیؒ یہی نام ہے یاد ہوتا رہے گا
سکون دل و جاں خیال نبیؐ ہے نگاہوں کا مرکز جمال نبیؐ ہے
جسے آرزوئے وصال نبیؐ ہے وہ دل غم سے آزاد ہوتا رہے گا
گلوں کا تبسم رُخ والضحےٰ سے وجود گلستان دم مصطفےٰ سے
وہ گلشن نہیں ہے جہاں وہ نہیں ہے وہ خالی ہے برباد ہوتا رہے گا
گدا ہے جو شاہ اُمم کی گلی کا اسے کوئی طعنہ نہ دے مفلسی کا
وہ اُجڑا نہیں ہے کرم ہے سخی کا حقیقت میں آباد ہوتا رہے گا
توائے ظہوری ثنائے نبیؐ ہے مرادین و ایمان رضائے نبیؐ ہے
جو محروم لطف و عطائے نبیؐ ہے وہ ناکام و ناشاد ہوتا رہے گا

جسے مل گیا کملی ﷺ والے کا دامن

جسے مل گیا کملیؐ والے کا دامن اُسے دو جہاں کا خزانہ ملا ہے
بھلا باغ جنت کو وہ کیا کرے گا مدینے میں جس اٹھکانہ مل ہے
کس کو زمانے کی دولت ملی ہے کسی کو جہاں کی حکومت ملی ہے
میں اپنے مقدر پہ قربان جاؤں مجھے یار کا آستانہ ملا ہے
تمازیں پڑھے جا اذانیں دیئے جا شب و روز سجدے پہ سجدے کیے جا
نمازیں اسی کی اذانیں اسی کی جسے پنجتن کا گھرانہ ملا ہے
دیئے جا تو زاہد خدا کی دہائی خرد نے تری چھین لی ہے رسائی

اسی کی ہوئی ہے یہ ساری خدائی نبؐی کا جسے آستانہ ملا ہے
جسے مل گئی ان کے در کی گدائی اسے دولت دو جہاں ہاتھ آئی
درِ مصطفیٰؐ تک ہے جس کی رسائی شفاعت کا اس کو بہانہ ملا ہے
ظہوری قلم کی یہی آبرو ہے کہ ذکرِ محمدؐ سے یہ سرخرو ہے
محمدؐ کا روضہ مرے روبرو ہے
دورودوں کا مجھ کو ترانہ ملا ہے

یادِ سرکار

یاد سرکار کا میلا سا لگا رکھا ہے
طشت الماس میں گلزار سجا رکھا ہے
دیکھیے کب جلی کٹیا کا مقدر جاگے
ہم غلاموں نے بھی آقا کو بلا رکھا ہے
بعد مرنے کے چلے جائیں گے سب سے چھپ کر
اک گھر ہم نے مدینے میں بنا رکھا ہے
شرمساری سے نگاہیں نہیں اٹھنے پاتی
کب سے سرکار نے سینے سے لگا رکھا ہے
اور ہم تہی دست نہیں حشر کے میداں میں ریاض
اپنی بخشش کا بھی سامان اٹھا رکھا ہے

☆☆☆

مجھے یار کا آستاں مل گیا ہے

سکون دل آرام جاں مل گیا ہے
مجھے یار کا آستاں مل گیا ہے
غم یار جب سے میسر ہوا ہے
مرے دل کو اک پاسباں مل گیا ہے
مقدر کھلا آج میری جبیں کا
تمھارے قدم کا نشاں مل گیا ہے
نہ خوف آندھیوں کا نہ ڈر بجلیوں کا
گلستاں میں وہ آشیاں مل گیا ہے
مرے آگے منزل قدم چومتی ہے
کہ ایسا مجھے کارواں مل گیا ہے
ہے تجھ پر کسی کا کرم اے ظہوری
تجھے ایسا طرزِ بیاں مل گیا ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

محمد ﷺ کا نام لکھوں

محبتوں سے بھرا جہاں ہو
کہیں قبیلہ ہو اولیاء کا
کہیں پہ بہلول کی دکاں ہو
بچا کے مسند بشارتوں کی
دلوں پہ ادراک سا رواں ہو
میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر سے
غسل دے لوں تو انتہا ہو
پڑھوں میں تسبیح فاطمہ جب
تو کعبہ ء فکر میں ادا ہو
اگر یہ سب کچھ ملیں تو پھر میں
دورود لکھوں سلام لکھوں
حیاء کی تختی پہ اپنی پلکوں سے
پھر محمد ﷺ کا نام لکھوں

☆☆☆

مدح رسول ﷺ

اس رنگ سے اب مدح رسول دوسرا ہو
انداز جدا لہجہ جدا فکر جدا ہو
قرآن کے الفاظ ہوں اور فکر رضا ہو
لہجے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہو
اس شخص کا انجام نہ جانئے کیا ہو
جو شخص محمد ﷺ کی نگاہوں سے گرا ہو
اخلاص ہو اُلفت ہو محبت ہو وفا ہو
اوصاف یہ جب ہوں تو محمد ﷺ کا گدا ہو
اس واسطے جنت کو خداوند نے بنا یا
یہ بھی میرے محبوب کی نعتوں کا صلہ ہو

خدا بھی

خدا بھی چاہت کے ساتھ لیتا ہے نام ان کا
نیاز واجب ہے اس لیے نام ان کا
نبی کے رتبے کو حق تعالٰی ہی جانتا ہے
ہے حد ادراک سے بھی آگے نام ان کا
برس رہی ہے ہر پل وہاں خدا کی رحمت
وہ پاک دھرتی کہ ہے جہاں پر قیام ان کا
خدا نے نازل کیا ہے ان پر کلام اپنا

Scanned with CamScanner

اثر میں ڈوبا ہوا نہ کیوں ہو پیام ان کا
فلاح مضمر ہے ابن آدم کی صرف ان میں
ہے سب نظاموں میں سب سے بہتر نظام ان کا
اسی سے عظمت عیاں ہے سردار انبیاء کی
لکھا ہے عرش بریں پہ بھی پاک نام ان کا
گلستان معطر ہوں تو تیری نسبت سے
ہم تیری ہی ذات سے
گلوں کو تبسم دیں جھرنوں کو ترنم دیں
آبشاروں کو نغمے دیں بہاروں کو ذرے دیں
سورج کو روشنی دیں چاند کو چاندنی دیں
ستاروں کو تابندگی دیں مزدوروں کو زندگی دیں
غنچوں کو چٹخنا دیں کلیوں کو مہکنا دیں
زمیں کو ہریالی دیں ہریالی کو مالی دیں
انسان کو تحفظ دیں زبان کو تقدم دیں
کائنات کو وجود دیں وجود کو مسجود دیں
سجدوں میں لذت دیں لذتوں کو حلاوت دیں
حلاوت کو چاشنی چاشنی کو سروغ، سرور کو نور دیں

☆☆☆

یاد ان کی ہمیشہ منائیں

یاد ان کی ہمیشہ منائیں
دیتے آئے جو ہم کو دعائیں
جب مصیبت میں ان کو پکارا
بڑھ کے رحمت نے لی ہیں بلائیں
ان کے ہوتے ہوئے روز محشر
کیسے دیں گے فرشتے سزائیں
اپنا حق ہے سجا لیں دلوں کو
ان کی مرضی وہ آئیں نہ آئیں
ایسے محسن اور ایسے نبی کو
کس طرح امتی بھول جائیں
مانگ لو مانگنے کی گھڑی ہے
خوب رو رو کریں التجائیں
کیسے اپنوں کو چھوڑے گا تنہا
جس نے دیں دشمنوں کو قبائیں
کاش لے جائے قسمت مدینے
آنکھ سے جالیوں کو لگائیں
ترا ناصر ہے جنت مقدر
ہو گی رحمت ترے دائیں بائیں

انسانیت

حضرات گرامی!

خالق انسانیت کا شکر ہے جس نے ہمیں انسانیت میں تخلیق فرمایا۔ انسانیت شاہد ہے کہ آج کی انسانیت ماضی کی انسانیت سے انسانیت میں کم تر ہے۔ اور اے انسانیت! انسانیت کا تقاضا ہے کہ اگر تیرے اندر انسانیت ہے تو محسن انسانیت کی انسانیت کو انسانیت کی طرح اپنا کر انسانیت کو انسانیت سے بہرہ ور کر۔

اے انسانیت اس لئے کہ

انسانیت کی عظمت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کی عزت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کا وقار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کا نکھار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کا ترنم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کا تبسم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کا تقاضا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کا سہارا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کی رفعت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
انسانیت کی شوکت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

بلکہ میں تو یوں کہوں گا:

انسانیت کی انسانیت محمد عربی صلی اللہ علیہ واسلم

تیرا ذکر

کہ تیرا ذکر کسی شخصیت کا محتاج نہ رہے
تیری عظمت کسی تصنیف کی محتاج نہ رہے
تیری شہرت کسی مصنف کی محتاج نہ رہے
تیری صورت کسی تفسیر کی محتاج نہ رہے
تیری سیرت سی تقریر کی محتاج نہ رہے
تیرا چرچا کسی انسان کا محتاج نہ رہے
اے پیارے محبوب ﷺ
ہم نے تجھے مصنفین سے بے نیاز کر دیا
تذکروں سے بے نیاز کر دیا
انسانوں سے بے نیاز کر دیا
لسانوں سے بے نیاز کر دیا
تقریروں سے بے نیاز کر دیا
ہم چاہتے ہیں کہ
مصنف شہرت پائے تو تیری نسبت سے
تذکرے قبولیت پائیں تو تیری نسبت سے
انسان معتبر ہوں تو تیری نسبت سے
تاریخ معتبر ہو تو تیری نسبت سے

نعت

نعت ہی تو گلستان عشق کی مہکار ہے
نعت ہی طوطیان عشق کی کی چہکار ہے
نعت ہی ظلمتوں سے بر سر پیکار ہے
نعت ہی ساز ذوق و عشق کی جھنکار ہے
نعت ہی آبروئے دھن کی دستار ہے
نعت ہی راہروان ذوق کی رفتار ہے
نعت ہی مصطفیٰ سے پیار کا اظہار ہے
نعت ہی مصطفیٰ سے عشق کا اقرار ہے
نعت ہی اہل حق کی پہچان کا معیار ہے
نعت ہی مصطفیٰ کی سیرت و کردار ہے
نعت ہی صدق و یقیں کی اصل میں معمار ہے
نعت ہی حسن عقیدت کا حسیں اظہار ہے
نعت ہی نعت خواں کے واسطے ہے بندگی
نعت ہی ناصر نبی سے والہانہ پیار ہے
نعت ہی ایوان ہائے سوز کی پہچان ہے
نعت ہی دیوان گان مصطفیٰ کی پہچان ہے
نعت ہی تو راہروان شوق کی ہے جستجو
نعت ہی ایمان اپنا نعت ہی قرآن ہے

ایہہ آقا نوں دکھڑے سناون دا وقت اے
ایہہ رج رج کے اتھرو وگاون دا وقت اے
ایہہ سج دھج کے محفل اچ آون دا وقت اے
ایہہ اکھیاں آچ بھادو تے ساون دا وقت اے
ایہہ آقا نوں دکھڑے سناون دا وقت اے
ایہہ رج رج کے اتھرو وگاون دا وقت اے
ایہہ سج دھج کے محفل اچ آون دا وقت اے
ایہہ اکھیاں اچ بھادوں تے ساون دا وقت اے
اوہدی راہ تے اکھیاں وچھاون دا وقت اے
ایہہ پلکاں تے دیوے جگاون دا وقت اے
ایہہ زخماں تے مرہم لگاون دا وقت اے
کرو باوضو اپنی اکھیاں نوں ناصر
ایہہ سوہنے محمد دے آون دا وقت اے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

مرا محبوب یکتا ہی رہے گا

نہ کوئی پھول پھر ایسا کھلے گا
مرا محبوب یکتا ہی رہے گا

مدینے میں ہی تو کٹیا بنا لے
ارے جنت میں جا کر کیا کرے گا

ستارے دینے آئیں گے سلامی
کرم سے جب روئے عصیاں ڈھلے گا

محمد ہی پناہ بے کساں ہیں
یہ عقدہ تو سر محشر کھلے گا

پناہیں موت بھی مانگے گی اس سے
نبی کے پیار میں جو مرمٹے گا

قیامت میں بھی سب جھنڈوں سے اونچا
مرے سرکار کا جھنڈا رہے گا

جسے عشق محمد نے جلایا
جہنم میں بھلا کیسے جلے گا

اسے چومیں گے ناصر آ کے قدسی
جو چہرہ آپ کی جانب رہے گا

☆☆☆

خاک مجھ میں

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفیٰؐ نے سنبھال رکھا ہے

میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ
مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

جو فقیران شاہ بطحی ہیں
ان کی گدڑی میں لعل رکھا ہے

یہ کرم ہے حضورؐ کا جس نے
ہر مصیبت کو ٹال رکھا ہے

مصطفیٰؐ کی شبیہہ حسینؓ و حسنؓ
نام پردے میں آل رکھا ہے

آقاؐ تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

☆☆☆

اعظم میری زبان کہاں اور کہاں وہ ذات
نام اپنا اُن کے ذِکر سے چمکا رہا ہوں میں
مانا کہ بے عمل نہایت برا ہوں میں
لیکن رسول پاکؐ کے در کار گدا ہوں میں

☆☆☆

آؤ تسبیح صبح و شام کریں

آؤ تسبیح صبح و شام کریں
یوں غم زندگی تمام کریں
ہر طرف جان و دل بچھا دیجئے
کیا خبر وہ کہاں قیام کریں
آرزو کسے ہو تکلم کی
آج جان نذر ابتسام کریں
اور ان کی دہلیز کی چومنے والے
کیسے تقصیر استلام کریں
اور ان کے کوچے میں سر کے بل جا کر
آؤ طواف در حرام کریں
کیا عجب ہے وہ مہربان ہو کر
کوئی شب تیرے ہاں قیام کریں
اور لامکان تک تو ایک قدم بھی نہ تھا
اس سے آگے کہیں خرام کریں
راز ہستی کھلے نہیں طاہر
مطلع ہی مقطع کلام کریں

☆☆☆

عبادت ہوتی جاتی ہے

نبی کی نعت پڑھتے ہیں عبادت ہوتی جاتی ہے
محمد کا کرم اللہ کی رحمت ہوتی جاتی ہے
بحمد للہ محمد کی غلامی کا نتیجہ ہے
خدا کے نیک بندوں سے محبت ہوتی جاتی ہے
برستی ہیں چھما چھم رحمتیں اس پر گھٹا بن کر
جسے اپنے گناہوں پر ندامت ہوتی جاتی ہے
نظام مصطفیٰ آکر رہے گا اب زمانے میں
عیاں اس کی زمانے پر ضرورت ہوتی جاتی ہے
نبی کا شہر تو شہر نبی ہے اس کے کیا کہنے
ہمیں طیبہ کے زائر سے عقیدت ہوتی جاتی ہے
زمانہ جا رہا ہے جس قدر راہ ترقی پر
ترے معراج کی ظاہر حقیقت ہوتی جاتی ہے
بصارت نے جہاں حیرت سے اپنی موند لیں آنکھیں
وہاں سے رہنما دل کی بصیرت ہوتی جاتی ہے
سنا کچھ اور بھی باتیں مدینہ کی ہمیں زائر
ہمیں شہر رسالت کی زیارت ہوتی جاتی ہے
خدا کے شہر سے مجرم سزا سن کر وہاں پہنچے
نبی کے شہر میں ان کی ضمانت ہوتی جاتی ہے
روئے تاباں محمد کا ہے مرے روبرو ناصر
کلام اللہ کی جیسے تلاوت ہوتی جاتی ہے

Scanned with CamScanner

چہرہ اُمّ الکتاب

تو شاہ خوباں، تو جان جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا
تو سب سے اول تو سب سے آخر ملا ہے حسن دوام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا
نظر میں اس کی ہے ہر حقیقت، ہو مشک عنبر یا بوئے جنت
ملا ہے جس کو ملا ہے جس نے ، پسینہ ء گلاب تیرا
خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا
ہے تو بھی صائم عجیب انسان، جو خوف محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا، وہی تو لیں گے حساب تیرا

☆☆☆

مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے ملا ہے

ستاروں کی دمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
سیاروں کی چمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
آفتاب کی روشنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
ماہتاب کی چاندنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
دریا کی لہریں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

سمندر کی موجیں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
فلک کی چھتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
زمین کی طشتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
مکین و مکاں ملے تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
دین و ایماں ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
ارے قرآں ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔
بلکہ خدا کی قسم رحمان ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

☆☆☆

سرکار کا چہرہ

تاروں کو ضیا دیتا ہے دلدار کا چہرہ
خورشید کو شرماتا ہے سرکار کا چہرہ
مجرم کو کہا جائے گا جا تجھ کو اماں ہے
غم ناک ہے تیرے لئے غم خوار کا چہرہ
چہرے پہ مرے مل دو ذرا خاک مدینہ
ہو جائے گا اچھا ابھی بیمار کا چہرہ
محبوب کی سنت کا رہا اس پہ جو غازہ
نکھرے گا نہ کیوں سیرت و کردار کا چہرہ
خود عرش کرے فرش پہ آنے کی تمنا
گر دیکھ لے وہ آپ کے دربار کا چہرہ
چومے گی اسے رحمت یزداں بھی جس دم
دامن میں چھپا لیں گے گنہ گار کا چہرہ

جو عشق محمد میں گیا ہار وہ جیتا
تا عمر نہ دیکھے گا کبھی ہار کا چہرہ
دھند لائے گا ناصر نہ کبھی گرد جہاں سے
نعتوں سے سجا رکھا ہے اشعار کا چہرہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ شعر

لنا شمس وللافاق شمس
و شمسنا تطلع بعد العشاء

سامعین گرامی قدر دراصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتانا یہ چاہتی ہیں کہ اے لوگوں! ایک سورج کائنات کا سورج ہے اور ایک ہمارا سورج ہے مگر فرق یہ ہے کہ ہمارا سورج اس وقت طلوع ہوتا ہے۔ جب چہار سو اندھیرا چھا جاتا ہے۔

یہ زمین کا سورج ہے	وہ عالمین کا سورج ہے
یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے	اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے	وہ سورج عروج پہ رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آتا ہے	وہ سورج چلتا ہے تو عرش اعلیٰ سے بھی اوپر چلا جاتا ہے۔
یہ سورج جان کو زندہ رکھتا ہے	وہ سورج ایمان کو زندہ رکھتا ہے
یہ سورج تیز روشنی سے جل دیتا ہے	وہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے

یہ سورج اشارے سے واپس آنے والا ہے وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے

اس سورج کی چمک بلندیوں پہ پڑتی ہے
اس سورج کی چمک پستیوں پہ بھی پڑتی ہے
اس سورج کی روشنی بادل روک لیتے ہین
اس سورج کی روشنی کوئی نہیں روک سکتا

اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے
اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے
یہ سورج اشارے سے آئے والا ہے
وہ سورج اشارے سے ہلانے والا ہے
وہ سورج منبع احیاء ہے
وہ سورج پیکر مصطفیٰ ہے

سایہ رحمت

میرے اللہ مجھ کو سایہ ء رحمت دے دے
مجھ کو سرکارِ دو عالم کی محبت دے دے
میں گنہگار سیاہ کار ہوں پھر بھی تیرا
مجھ کو طیبہ کی زیارت کی سعادت دے دے
ہر گھڑی میرے دل میں رہے گنبد خضریٰ کا خیال
میرے اللہ مجھ کو ایسی عبادت دے دے
تیرے محبوب کی امت کے جواں بھٹکے ہیں
ان کو آقا کے توسل سے ہدایت دے دے
کچھ نہ مانگوں میں اس کے سوا مولا
اپنے محبوب مکرم کی شفاعت دے دے
سارے عالم میں جو اسلام کو نافذ کر دے
اہل اسلام کو ایسی قیادت دے دے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

خدا کی بخششوں کا حقدار

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہِ مدینہ کا جسے دیدار ہو جائے
لپٹ کر دامن حضرت سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اک بار ہو جائے
غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پر سودا سر بازار ہو جائے
اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم ہے رہیں اٹھتے
محمد ﷺ نام لینے ہی بیڑا پار ہو جائے
اے مسلم دیکھ لے صورت جو سرکار مدینہ کی
خداوند دو عالم کا سے دیدار ہو جائے

محبوب خدا ﷺ

محبوب خدا سید و سرور کے برابر
لاؤ تو کوئی میرے پیمبر کے برابر
لاکھوں ہیں زمانے میں سکندر کے برابر
کوئی نہیں آقا تیرے نوکر کے برابر
رشک آتا ہے فردوس مکینوں کو بھی ان پر
رہتے ہیں جو خوش بخت تیرے گھر کے برابر

جبرائیل امیں کرتے ہیں جس در کی غلامی
اے کاش رہوں میں بھی اسے در کے برابر
سرکار ﷺ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں
ہیں گرچہ گناہ میرے سمندر کے برابر
نادان انہیں کہتے ہیں اپنا سا نیازی
ذرہ نہیں ہوتا کبھی گوہر کے برابر
پھول تھ مہک نہ تھی، ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی ظلمت تھی ہدایت نہ تھی
زبانیں تھیں صداقت نہ تھی، غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں مگر حیاء نہ تھی، شرمندگی تھی مگر بندی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا، جہالت تھی لم نہ تھا

ان حالات مین رحمت خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا کہ مبارک ہو۔مبارک ہو

غمگسار آ گئے، تاجدار آگئے، راہنما آگئے
دلربا آگئے، رحمت عالم آگئے، عظمت آدم آگئے
چارہ گر آگئے ، ساقی کوثر آگئے
پھر!
کلیاں چٹخنے لگیں، پھول مہکنے لگے، غنچے کھلنے لگے
گلستان مہکنے لگے، چاند مسکران لگا،ستارے دمکنے لگے

ہر طرف نور ہو گیا
رات ڈھلنے لگی، بات بننے لگی احساس جاگنے لگا
شیطانبھاگنے لگا، دل کھلنے لگا، قدم سنبھلنے لگا
آنسو تھمنے لگا، ہونٹ مسکرانے لگے ابر رحمت برسنے لگی،

فیض گنجور

آگئیں ہیں بہاریں گلستانوں میں پھر سے دونوں جہاں کو سرور آگیا
ذرہ ذرہ زمین کا چمکنے لگا! آج کے میں خالق کا نور آگیا
کعبۃ اللہ بھی ہے آج جھکنے لگا دیکھو ظلمت کا طوفان بھی رکنے لگا
سانس باطل کا گھٹ گھٹ کے رکنے لگا صاحب خلق حسن شعور آگیا
جس کو امت کے غم نے ستانا ہے وہ بن کے شافعی یوم النشور آگیا
ایسا محفل پہ ہے آج لطف خدا ہر زباں پہ وظیفہ ہے صلی علیٰ
باب رحمت کھلا مرحبا مرحبا! جان و دل میں عقیدت کا نور آگیا
فکر گیا ہے ہمیں جو گناہ گار ہیں بے نوا بے سہارا سیاہ کار ہیں
جب سے آئے جہاں میں وہ سرکار ہیں اپنے جرموں پہ ہم کو غرور آگیا
ہر صدا آج ناصر دعا بن گئی! موت بھی ایک جینے کی راہ بن گئی
کملی والا حبیب خدا دوستو!
بخشوانے ہمارے قصور آگیا!

☆☆☆

محمد ﷺ کسے کہتے ہیں

وہ نام جب ہونٹوں پر آجائے تو قرار آجائے
وہ نام جو مشعل بزم وفا ہے احمد مجتبیٰ ﷺ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے
محمد ﷺ کسے کہتے ہیں
جہاں ہر تعریف نکتۂ کمال کو پہنچ جائے
جہاں ساری عظمتیں جھک کر قدموں کے بوسے لے رہی ہوں
جہاں مخلوق کی ساری بلندیاں جھک رہی ہوں
جہاں کائنات کی ساری شانیں بھیک مانگ رہی ہوں
جہاں ساری تعریفیں انتہائے کمال کو پہنچ جائیں
جہاں عرش اعظم نعلین کے بوسے لے رہا ہو
بس اسی ہستی ء کمال کو محمد ﷺ کہتے ہیں
اب ذرا توجہ فرمائیں!

کہ جب نام محمد ﷺ لکھا یا پکارا جائے تو
اَدب کا تقاضہ کیا ہے۔۔۔؟
عشق کیا کہتا۔۔۔۔؟
جب نام محمد ﷺ لکھا جائے تو ماحول کیسا ہو۔۔۔؟

☆☆☆

Scanned with CamScanner

جہاں جہاں ذکر خدا

خدا کی عبادت ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی

اس لیے

جہاں جہاں ذرا کا ذکر ہوگا وہاں وہاں مصطفےٰ صلی علیہ وسلم کا ذکر ہوگا

خود رب کائنات نے حدیث قدسی میں فرما دیا

اذا ذکرت، ذکرت معی

اے محبوب!

جہاں میرا ذکر ہوگا

وہاں تیرا ذکر ہوگا

کلمے میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

نماز پنجگانہ میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

نماز جنازہ میں پہلے ذکر پھر تیرا ذکر

قبر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

اے میرے حبیب ﷺ!

جہاں جہاں، میری خدائی کے تذکرے ہیں

وہاں وہاں، تیری مصطفائی کے تذکرے ہیں

آنکھوں کو آج ہجر کے غم سے چھڑاؤں گا
صحرائے دل کو شہہ مدینہ بناؤں گا
خلوت کدہ بناؤں گا اک وسط شہر میں
گلہائے آرزو سے پھر اس کو سجاؤں گا
پلکوں سے اپنی جھاڑ کے فرش حریم ناز
اک سمت تخت ختم رسالت بناؤں گا
اس تخت نازنیں پہ بصد تزک و احتشام
دو جگ کے تاجدار کو لا کے بٹھاؤں گا
پھر ان کے پائے ناز پہ رکھ کے سر نیاز
سوئے ہوئے نصیب کو اپنے مین جگاؤں گا

درود پڑھ کر

درود پڑھ کے اگر کوئی ابتدا نہ کرے
اسے چاہیے کہ پھر ذکر مصطفیٰ نہ کرے
چراغ حب نبی کر کے دیکھئے روشن
مجال کیا ہے حفاظت جو پھر ہوا نہ کرے
زباں وہ کسی مومن کی ہو نہیں سکتی
خدا کا ذکر کرے اور ذکر مصطفیٰ نہ کرے
دیا ہے یہ درس طائف میں سرورِ دیں نے
کسی کے حق میں کوئی شخص بد دعا نہ کرے

☆☆☆

خدا کا نور محمد عربی ﷺ

خدا کا نور — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے کیف وسرور — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حق کی تنویر — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سراج منیر — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خدا کا جمال — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بے مثل ومثال — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مقبول زمانہ — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مخلوق میں یگانہ — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خدا کا پیارا — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بے کسوں کا سہارا — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دلوں کا چین — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
راحت عین — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عاشقوں کی ثروت — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے پیکر رحمت — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سب کا کریم — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے رؤف الرحیم — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حق کا ستارا — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے سینوں کا نعرہ — محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کملی والا

سارے عالم میں پھیلا ہوا نور ہے جلوہ گر آج ماہ جبیں ہو گیا
مثل خورشید ذرے چمکنے لگے! کملی والا زمیں کا مکیں ہو گیا
عرش اعظم سے آنے لگی یہ صدا سب ملائک بھی کہنے لگے بر ملا
اپنا محبوب خالق نے تم کو دیا آج تم پر مکمل ہے دیں ہو گیا
دو چلے نور تھے جانب لامکاں ہو گئی عرش پہ اک کی طاقت عیاں
ایک بے خوف آگے ہی بڑھتا رہا ایک راہ میں ہی سدرہ نشیں ہو گیا
جب قلم نام احمد تھا لکھنے لگا اے قلم ہوش کر اس کو آئی ندا
خاص ہی بات ہے نام سرکار میں تھا قلم کو بھی پورا یقیں ہو گیا
قدسیوں نے جو آدم کو سجدہ کیا اس کے ماتھے میں آقا کا ہی نور تھا
جب عزازئیل انکار کرنے لگا دو جہانوں میں کافر لعین ہو گیا
رحمت بیکراں اور فخر رُسل ہادی دو جہاں اور مہدی کل!
ان کا آنا تھا یاروں خدا کی قسم سب زمانہ ہی زیر نگیں ہو گیا
جن کی زلفوں سے فیضان ہے رات کو جن کی خوشگو پہ ہے ناز باغات کو
جب لیا نام احمد تو اس نعت کا
ہر اک شعر ناصر حسین ہو گیا!

☆☆☆

بت پرستوں کے سر پہ

آج دنیا پہ برسات ہے نور کی آج دنیا میں ابر کمال آگیا
دل کی محفل میں رنگینیاں آگئیں کملی والے کا جب بھی خیال آگیا!

بننے والا ہے خالق کا مہمان جو ساری دنیا سے افضل ہے انسان جو
جس پہ اُترے گا خالق کا قرآن وہ مہرِ عجم و عرب بے مثال آگیا

آج جنت کو ہے پھر سجایا گیا قدسیوں کو یہ مژدہ سنایا گیا
غم زدوں کا مقدر بنایا گیا توڑنے ہے وہ ظلمت کے جال آگیا

جاگ اُٹھے مقدر ہیں صدیقؓ کے کاندھوں پہ جو اُٹھائے گا محبوب کو
اک طرف یار کے گیت گاتا ہوا پیارا پیارا وہ عاشق بلال آگیا

جس زمین پہ جہالت کا ہی دور تھا سایہ ہر سو تھا ظلمت کی دیوار کا
آگئے جب جہاں میں رسول خدا! بت پرستوں کے سر پہ وبال آگیا

جس زمیں پہ جہالت کا ہی دور تھا سایہ ہر سو تھا ظلمت کی دیوار کا
آگئے جب جہان میں رسول خدا! بت پرستوں کے سر پہ وبال آگیا

جس جگہ پر لٹیرے ہی آباد تھے جن کے ہاتھوں کئی لوگ نشاد تھے
راہزن وہ سبھی رہنما بن گئے! حاوی ان پہ نبیؐ کا جلال آگیا

☆☆☆

سرکار نے احسان کیا

جب مدینے کی طرف جانے کا سامان کیا
ذوق و الفت سے دل و جان کا پیمان کیا
حاضری طیبہ کی ہر نیکی پہ بھاری نکلی
دل ترازو پہ جو اعمال کا میزان کیا
ذکر سرکار نے تسکین مہیا کر دی
جب زمانے کے مسائل نے پریشان کیا
ان کے ہو جاؤ اگر مجھ کو ہے راضی رکھنا
خود خدا نے ہے اسی بات کا اعلان کیا
نام لینا ہی عبادت میں ہے شامل جس کا
میری بخشش کا یہ کیا خوب ہے سامان کیا
دم لیا مجھ ایسے خطا کار کو جنت دے کر
اپنا آرام گنہ گار پہ قربان کیا
جس نے چھوڑا ہے در آقا پہ آنا جانا
گر کیا اپنا ہی اس نے ہے نقصان کیا
ہو بھلا ترا ہمیں نعت سنانے والے
تازہ تو نے تو بڑا آج ہے ایمان کیا
وقت آخر تھے بڑے کرب کے لمحے ناصر
آکے امداد کو سرکار نے احسان کیا

☆☆☆

مہربانی ہوگئی

کس قدر پرکیف اپنی زندگانی ہو گئی
رحمۃ للعالمین کی مہربانی ہو گئی

آپ نے جب لامکاں میں رکھ دیئے نوری قدم
اور بھی ان کی مسلم حکمرانی ہو گئی

لب پہ آئی آپ کی جب صورت و سیرت کی بات
ساری محفل کی فضا کتنی سہانی ہو گئی

رشک آیا تیری قسمت پر حلیمہ عرش کو
تیری کٹیا کی فضا بھی آسمانی ہو گئی

آگیا ہے پھر ولادت کا مہینہ دھوم سے
پھر نبی کے عشق کی تازہ کہانی ہو گئی

جب پکارا یا نبی یا مصطفیٰ محشر کے دن
شعلہ شعلہ نار دوزخ پانی پانی ہو گئی

قبر مین بھی بن گئی تقدیر ناصر یوں مری
سامنے وہ آگئے اور نعت خوانی ہو گئی

☆☆☆

بات بنتی ہے

مرے حضور بناؤ تو بات بنتی ہے
مرے نصیب جگاؤ تو بات بنتی ہے
تمہارے شہر کی ہو خیر یارسول اللہ
ہمیں مدینہ دکھاؤ تو بات بنتی ہے
غلام بیٹھے رہین گے بچھا کے آنکھیں کو
نقاب آج اٹھاؤ تو بات بنتی ہے
مرے حضور کی چوکھٹ سے یہ صدا آئے
یہاں پہ سیس جھکاؤ تو بات بنتی ہے
یہ جان ان کی امنت اگر ہے پھر اس میں
انہیں کا پیار بساؤ تو بات بنتی ہے
جسے وسیلہ بنایا تمام نبیوں نے
اسے وسیلہ بناؤ تو بات بنتی ہے
فقط سجانا ہی کافی نہیں ہے محفل کا
دلوں کے شہر سجاؤ تو بات بنتی ہے
بلال آ کے مدینے مدینے والو
وہی اذان سناؤ تو بات بنتی ہے
انہیں حبیب سمجھتے ہو تم اگر ناصر
انہیں یہ جان لٹاؤ تو بات بنتی ہے

Scanned with CamScanner

مصطفی ﷺ کے انوار کی باتیں

جاءکم من اللہ نور — مصطفی ﷺ کے انوار کی باتیں
من وراء الحجرات — مصطفی ﷺ کے گھربار کی باتیں
لعمرک کالام — مصطفی ﷺ کا تاج سر
انا فتحنا کی فا — مصطفی ﷺ کے لشکر کا فتح نامہ
انا ارسلناک کا الف — مصطفی ﷺ کی نصرت کا جھنڈا
طٰہٰ کی طہ — مصطفی ﷺ کے منشور عالی کا طرہ امتیاز
الم تر الی ربک — مصطفی ﷺ کی نظر کرم کمال
والضحیٰ — مصطفی ﷺ کے چہرے کا جمال
لعمرک — مصفطفی ﷺ کی جان کی قسم
والذین معہ — مصطفی ﷺ کے یاراں کی قسم
ویطعمون الطعام — مصطفی ﷺ کی بنت و داماد کی تعریف
الا المودۃ فی القربیٰ — مصطفی ﷺ کے نواسوں کی توصیف۔
سبحٰن الذی اسریٰ — مصطفی ﷺ کے سفر شب کا حال
فاوحی الی عبدہ مااوحی — مصطفی ﷺ کی عبدیت کا کمال
الغرض
محمد الرسال اللہ ﷺ — مصطفی ﷺ کی رسالت کا ترانہ
ورفعنا لک ذکرک — مصطفی ﷺ کی عظمت کا ترانہ
والنجم اذا ھوی — مصطفی ﷺ کی سفر کا تذکرہ
وما ینطق عن الھوی — مصطفی ﷺ کے اقوال کی باتیں
قم فانذر — مصطفی ﷺ کے افعال کی باتیں

ان کی یادوں کو

ان کی یادوں کو جو سینے میں بسا لیتے ہیں
اپنے دامن میں انہیں آقا چھپا لیتے ہیں
دور رہتے ہیں مدینے سے جو آقا کے غلام
اپنے سینوں کو مدینہ وہ بنا لیتے ہیں
یاد آتی ہیں مدینے کی بہاریں جب بھی
چشم بے چین سے چند اشک بہا لیتے ہیں
جن کے ہونٹوں پہ مہکتی ہے درودوں کی صدا
خلد میں اپنی جگہ اور بڑھا لیتے ہیں
جب نظر آتا ہے نقش کف پا ان کا
اپنی گردن کو وہیں ہم تو جھکا لیتے ہیں
ان کے دینے کا ہے انداز نرالا سب سے
لینے والوں سے یہ پوچھو کہ وہ کیا دیتے ہیں
ان کی عظمت کے پرستار یہ انساں ہی نہیں
وہ تو پتھر کو بھی گویائی سکھا دیتے ہیں
مال و دولت کی نہیں شرط وہاں پر ناصر
جس کو چاہیں وہ مدینے میں بلا لیتے ہیں
یاد نبی سے عشق کے غنچے نکھر یاد نبی سے گئے
ایسا لگا کہ زیست کے رستے سنور گئے

Scanned with CamScanner

شہرِ رسول دیکھ کر اتنا سکوں ملا
دل سے دیارِ غیر کے منظر اتر گئے
بستی گئیں ہزار ہا پھولوں کی بستیاں
جانِ بہار جانِ گلستاں جدھر گئے
اس وقت فرطِ شوق کا عالم نہ پوچھئے
اللہ کے گھر کے بعد جب آقا کے گھر گئے
پھر مصطفیٰ کے نام کی اک میم بن گئی
اقصیٰ میں انبیاء کے جو سجدے میں سر گئے
تھے سامنے حور بھی ہونٹوں پہ تھے سلام
پل سے بس ایک پل میں ہم تو گزر گئے
لکھتا رہا ہوں مدحِ شہِ دو جہاں مدام
دن اس طرح سے زیست کے ہوتے بسر گئے
بچ سے نبی کے نام کو لب پر سجا لیا
ناصر مجھے تو پار لگانے بھنور گئے

☆☆☆

نام احمد معتبر سوغات ہے
آپ ﷺ کی ہر بات کی کیا بات ہے

☆☆☆

محمد کا نام

دل کی آنکھوں سے کام لیتا ہوں۔
اُن کے دامن کو تھام لیتا ہوں۔
دُور ہوتی ہیں مشکلیں صائم
جب محمد کا نام لیتا ہوں۔
دل کی آنکھوں سے کام لیتا ہوں
ان کے دامن کو تھام لیتا ہوں
دور ہوتی ہیں مشکلیں صائم
جب محمد ﷺ کا نام لیتا ہوں

جب پڑھی اھدنا الصراط تو آئی یہ صدا
طیبہ کے رخ چلو کہ یہ راہ مستقیم ہے

☆☆☆

یہ محفل

یہ محفل بڑی برکتوں والی ہے
یہ محفل نور والوں کی محفل ہے
یہ محفل اللہ والوں کی محفل ہے
یہ محفل مولا علی کی محفل ہے
یہ محفل فاروق اعظم کی محفل ہے

یہ محفل عثمان غنی کی محفل ہے
یہ محفل صداقت مآب کی محفل ہے
یہ محفل غوث جلی کی محفل ہے
یہ محفل سید ہجویر کی محفل ہے
یہ محفل خواجہ اجمیر کی محفل ہے
یہ محفل شہنشاہ گولڑہ کی محفل ہے
یہ محفل مخدوم اہلسنت کی محفل ہے
یہ محفل قطب الاولیا قطب الدین کی محفل ہے
یہ محفل فرید الدین کی محفل ہے
یہ محفل نظام الدین کی محفل ہے
یہ محفل حضرت سلطان باہو کی محفل ہے
ہ محفل میاں میر کی محفل ہے
یہ محفل پیر مکی سرکار کی محفل ہے
یہ محفل تاجدار چکسادہ کی محفل ہے
یہ محفل احمد رضا بریلوی کی محفل ہے
یہ محفل محدث اعظم کی محفل ہے

نعت

نعمت ہے.........

عرب کے والی مدینے کے تاجدار کا تذکرہ
خاتم المرسلین، انبیاء کے سردار کا تذکرہ
ہمہ وقت عاشقوں کے دلوں میں رہنے والے

من ٹھار کی باتیں، دلدار کا تذکرہ
خزاں کا ستم جس نے توڑ دیا تھا
اس مدینے کی دل افروز بہار کا تذکرہ
عاشقوں، دیوانوں، پروانوں کا
ہمیشہ رہی یہی کئی ہزار کا تذکرہ
نہ کوئی روک سکتا ہے نہ کوئی روک سکے گا
ہم کرتے رہیں گے ہمیشہ سرکار کا تذکرہ

☆☆☆

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے، قصر حسن و عشق کی تکمیل ہے
نعت کیا ہے، حکم ربی کی فقط تعمیل ہے
نعت کیا ہے، عشق کے ساگر میں غرقابی کا نام
نعت کیا ہے، میرے ہر جذبے کی سیرابی کا نام
نعت ابواب محبت کا جلی عنوان ہے
ہم غلامان پیمبر کی یہی پہچان ہے
دل کے بنجر کھیت میں، کرنیں اگا دیتی ہے نعت
نقش باطل کے جبینوں سے مٹا دیتی ہے نعت
نعت کیا ہے، دست بستہ ان نی دربانی کا نام
نعت کیا ہے، روضہ اقدس پہ حیرانی کا نام
نعت کیا ہے، نکہتوں کی سر زمین کا تذکرہ

Scanned with CamScanner

نعت کیا ہے، سب حسینوں سے حسین کا تذکرہ
نعت کیا ہے، ہجر میں سانسوں کی بے تابی کا نام
نعت کیا ہے، گنبد خضریٰ کی شادابی کا نام
نعت کیا ہے، شہر جاں میں گرمیٔ صل علیٰ
نعت کیا ہے، دل کے آئینے میں عکس مصطفیٰ ﷺ
نعت کہنے کے لئے دل پاک ہونا چاہیے
غرق الفت دیدہ نمناک ہونا چاہیے

نعت کیسے کہی جائے؟

سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہنا گویا عشق ومحبت کے راستوں پر چلنا ہے۔ آقا کی نعت کس طرح اور کس انداز میں کہی جائے وہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

عشق کی روشن تلوار بنا کر
آنکھ کو طالب دیدار بنا کر
ہر آنسو کو پیار بنا کر
ہر تبسم کو نکھار بنا کر
من کو سراسر ہشیار بنا کر
غفلت سے بیدار بنا کر
تخیل میں نقش یار بنا کر
وہ ابرو، وہ رخسار بنا کر
عجز کو خواہش کا اظہار بنا کر

سکوت کو اپنی گفتار بنا کر
گدا عقل کو کر کے
عشق کو سردار بنا کر
چنبیلی کی حسین خوشبو
شوخ حنا کی تار بنا کر
سوز کی حالت لمبی
طویل اشکوں کی قطار بنا کر
حرم میں ابراہیم کی مانند
کعبے کی مکمل دیوار بنا کر
خود کو ذوق طلب میں
بوصیری کی طرح بیمار بنا کر
بلال جیسے حروف نثر
حسان جیسے اشعار بنا کر
لاکھوں مجنوں کا کیف چڑھا کر
اور لیلیٰ ہزار بنا کر
فراق سے ٹوٹے دل کو
بار بار بنا کر
فرقت میں جنوں کا
جامی سا کردار بنا کر
آ کر عشق کی ضد میں

ذوق تمنا کو اصرار بنا کر
سلام کے تحفے، پیار کے نغمے
درود کے گجرے ہار بنا کر
ہارون نعت کہتا ہوں مگر ہاں
عشق و محبت کی گلزار بنا کر

نعت کہنے کا ادب

زم زم کا وضو کر کے
اشک سے آنکھیں بھر کے
بحر محبت میں اتر کے
کلی کی طرح نکھر کے
عشق شاہ زماں میں
میں حد سے گزر کے
مکمل توصیف میں ان کی
نظم و نثر کر کے
ان کی شدت چاہ کا
دل پے اثر کر کے
حیات نکل کر جہاں سے
مدینے میں بسر کر کے
ارض و سما کی خلقت
آقا کی نذر کی کر کے

آ کر عجز کی حالت میں
بے ہنر اپنے ہنر کر کے
پہن کے فقر کا خلعت
شاہی کو ستر کر کے
جدھر سرکار کا روضہ
رخ اپنا ادھر کر کے
نعمت کبریٰ پے خدا کا
صدہا شکر کر کے
بن کر سالک الفت
عشاق کے عالم کا سفر کر کے
تصور میں، میں واللیل
زلفوں پے نظر کر کے
فرقت کے میں عالم میں
رومی کا حشر کر کے
پڑھتا ہوں نعت محمد ﷺ کی
خوب اللہ کا ذکر کر کے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

دل مومن کی تنویر

دل مومن کی ہے تنویر آقا کی محبت
شب تار میں ضو کی ہے تصویر آقا کی محبت
قرآن ایک کتاب ہے جس کے متن کی
تشریح و وضاحت و تفسیر آقا کی محبت
اک اعلان بپا ہے بوصیریؒ کی زبان سے
ہر لمحہ مصیبت میں ہے اکسیر آقا کی محبت
ایمان عشق و محبت کی ایک عمارت ہے
کرتی ہے جسے تعمیر آقا کی محبت
الفت و چاہت و شباہت و ایمان
ہے مقدر و قسمت و تقدیر آقا کی محبت
ہارون عالم آفاق سے مجھ کو نہیں غرض
ہے اپنی دولت و جاگیر آقا کی محبت

☆☆☆

نور محمد ﷺ

اپنے کرم سے خالق نے
اس ارض و سما کے مالک نے
جسے قریہ قریہ پھیلایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
انجم جس سے چمکے ہیں
ستارے جس سے دمکے ہیں
شمس، قمر ہیں جس کا سایہ
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
گلشن گلشن مہکے گا
یہ قریہ قریہ پھیلے گا
جو پربت پربت ہے چھایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
جب ہونٹ تبسم کرتے ہیں
شمشیر کی مانند لگتے ہیں
ماتھا جس کا گلھایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
حس نے تاب نرالی سے
اپنے رتبے عالی سے
شمس، قمر کی شرمایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

Scanned with CamScanner

ظلم کا بندھن جس نے توڑا
حق کا دامن جس نے جوڑا
باطل جس سے گھبرایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

اب کام محبت بھر دے گی
سب جام محبت بھر دے گا
الفت کا جو سرمایہ
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

مقدر سے اور قسمت سے
جس نور کے نوری جھرمٹ سے
آنکھ نے برتن بھر پایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

رخسار منور تارے ہیں
وہ ابرو بہت پیارے ہیں
چہرا جس کا نکھرایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

حسن کو اور قادر کو
پھر اپنے پیارے طاہر کو
عاشق جس نے ٹھہرایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

ہارون پیار کا سرمایہ
من میں اپنے جو آیا
عشق سے جس نے گرمایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

☆☆☆

رخِ رسالت مآب ا

تیرے رخ وچ اکھ ایویں لگدی اے
جیویں انگوٹھی وچ ہیرے جڑے ہوئے نے

تیری ذات دے پچھے کھڑے ہو کے
نماز پے پڑھدے جیہڑے لکھاں سورج چڑھے ہوئے نے

سوہنڑیاں تیرے مکھڑے دی اسیں کی گل کریئے
تیری زلف دی انی طاقت لکھاں قیدی پھڑے ہوئے نے

آداب تیری محفل دے رب آپ سکھاندا اے
انج بیٹھدے شاناں والے جیویں مرے ہوئے نے

ہارونؔ ہر ویلے جیہڑے یار دی گل کر دے نے
قسم خدا دی دل کہندا اے لوک اوہی ترے ہوئے نے

☆☆☆

دل مومن کی ضیاء

ہے دل مومن کی ضیاء مصطفیٰ ﷺ کا نام
خدا سے کرتا ہے آشنا مصطفیٰ ﷺ کا نام
ہے آنکھوں کی ٹھنڈک، - دل کا یہ چین
گلزار جنت کی ہے ہوا مصطفیٰ ﷺ کا نام
تمثیل میں بن گیا وہ حبیب کا مدینہ
جس من میں سما گیا مصطفیٰ ﷺ کا نام
ادویہ کو چھوڑ کر طبیب میری خیر کر
سرہانے آ کے لے ذرا مصطفیٰ ﷺ کا نام
بد عقیدہ اٹھ کے خود بھاگ جائے گا
سبھی مل کے لو ذرا مصطفیٰ ﷺ کا نام
کسی پر تو شاق گزرتا ہے یا رسول اللہ ﷺ
سنّی جھوم کر ہے لیتا مصطفیٰ ﷺ کا نام
جعلتک ذکری فرما کر خدا نے سمجھا دیا
خدا کا نام سے ہرگز نہیں جدا مصطفیٰ ﷺ کا نام
ہارونؔ لے لے کے میں تھکتا نہیں کبھی
واہ کس قدر ہے اچھا مصطفیٰ ﷺ کا نام

☆☆☆

رخ سرکار دو عالم ﷺ کا ضیاء

رخ سرکار دو عالم کی ضیاء اللہ اللہ
تن اطہر پے سجی زلفیں سیاہ اللہ اللہ
نورانی بچے کو لئے گود میں کہتی تھی حلیمہؓ
اتنا حسیں پہلے نہیں دیکھا اللہ اللہ
جہاں سرکار دو عالم نے لمحات گزارنے تھے اکیلے
وہ منزل اقدس، غار حرا اللہ اللہ
یہ سرکار کی عظمت ہے کہ دست مبارک میں
پتھر دیتے ہیں صدا اللہ اللہ
پنہاں سرکار کی انگلی میں تسخیر ہے کتنی
اشارے سے قمر ہوتا ہے فدا اللہ اللہ
سرکار کی خدمت میں لگے حیدرؓ کی نماز
قضا بھی ہو گئی تھی ادا اللہ اللہ
دو عالم کے وہ مالک ہو کر نان جویں پے
کر لیتے تھے گزارا اللہ اللہ
جب کبھی کرتا ہوں ذکر شان محمد ﷺ
ہارونؔ دل دیتا ہے صدا اللہ اللہ

☆☆☆

دیدارِ رسول اللہ ﷺ

جنت چھوڑ کے حوراں تیری دید نوں آیاں کھڑیاں
ویکھن نوں نے آیاں زلفاں دیاں سوہنڑیاں لڑیاں

مکھ اک وار دکھا دے دلدار مدینے دیا سوہنڑیاں
اساں دی تیرے ویکھن لئی لایاں نے امیداں بڑیاں

ہارونؔ سرکار دا نام لے کے جد محفل دے وچ بیئے
قسم خدا دی مل جاندیاں نے اساں نوں نصیباں دیاں گھڑیاں

زینت ایمان

حضرات گرامی قدر!

اللہ رب العزت نے ہر چیز کے لئے سامان زینت بنایا ہے اور ہر چیز کو کسی نہ کسی چیز سے زینت بخشی ہے۔

اس رب کائنات نے......

آفاق کو آسمانوں سے سجایا
آسمان کو تاروں سے سجایا
ستاروں کو سفیدی سے سجایا
سفیدی کو روشنی سے سجایا
روشنی کو کرنوں سے سجایا
کرنوں کو چمک سے سجایا

چمک کو کشش سے سجایا

ایسے ہی......

انسان کو صورت سے سجایا
صورت کو حسن سے سجایا
حسن صورت کو حسن سیرت سے سجایا
حسن سیرت کو عمل سے سجایا
حسن عمل کو اخلاق سے سجایا
اخلاق کو ایمان سے سجایا
ایمان کو حضور ﷺ کی محبت سے سجایا

حضرات گرامی قدر!

میں اس سیّد والاصفات کا نام لے رہا ہوں:

جس نے سبحٰن الذی اسریٰ کا تاج شب معراج سر پہ سجایا تھا
جس نے فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحی کا لباس زیب تن کیا تھا
جو سَرُیُھِمُ کی روشنی میں اپنی نگاہ بصیرت سے دیکھتا تھا
جس نے لیلاً کے اندھیروں میں رخت سفر باندھا تھا
جس نے ورفعنا لک ذکرک کی مالا پہنی تھی
جس کو واللہ یعصمک من الناس کی ضمانت ملی تھی
جس کے چہرے پر والضحیٰ کی روشنی کے دھارے تھے
جس کی آنکھوں میں فانک باعیننا کی بصارت کی روشنی تھی
جس کی زبان پر بان لھم الجنہ کی بشارت تھی
وہ جس کے دل میں نزلہ علی قلبک کا نور تھا

وہ جس کی دعاؤں میں سکن لھم کا سرور تھا

نعت کہنا سنت خدا ہے

حضرات گرامی قدر!

نعت فقط ہم لوگ نہیں کہتے بلکہ خود رب کائنات قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں کہتا ہے۔ چنانچہ

کہیں وہ ارشاد فرماتا ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

کہیں ارشاد فرمات ہے

وعلمک مالم تکن تعلم

کہیں ارشاد فرماتا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

کہیں ارشاد فرماتا ہے

والضحیٰ والیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ

کہیں ارشاد فرماتا ہے

والنجم اذا ھویٰ ماضل صاحبکم وما غویٰ

کہیں ارشاد فرماتا ہے

وما ینطق عن الھویٰ ان ھوا لا وحی یوحیٰ

کہیں ارشاد فرماتا ہے

طٰہٰ

کہیں کہتا ہے

یٰسین

کہیں کہتا ہے

یا ایھا المزمل

تو قرآن میں

کہیں حضور ﷺ کی رسالت کے تذکرے
کہیں حضور ﷺ کی نبوت کے تذکرے
کہیں مصطفیٰ ﷺ کے عظمت کے تذکرے
کہیں حضور ﷺ کی رفعت کے تذکرہ
کہیں حضور ﷺ کی جلوتوں کی بات
کہیں حضور ﷺ کے یاروں کا تذکرہ
کہیں حضور ﷺ کے غاروں کا تذکرہ
کہیں آپ کے جمال کی باتیں
کہیں آپ کے کمال کی باتیں
کہیں آپ کے افعال کی باتیں
کہیں آپ کے احوال کی باتیں

وہ رب کائنات قرآن میں جابجا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرے کرتا ہے اور کائنات والوں کو پیام سناتا ہے کہ اے کائنات والو تم بھی اس کی محبت کے ترانے الاپو جس کی محبت کے ترانے میں الاپتا ہوں۔

کہیں وہ فرماتا ہے:

قد نریٰ تقلب وجھک فی السماء

اے حبیب ﷺ حالت نماز میں ہم تیرے چہرے کا بار بار اٹھنا دیکھتے ہیں۔

فانک باعیننا

توہر حال میں ہماری نظر میں رہتا ہے

توحالت رکوع میں ہو ہم دیکھتے رہتے ہیں

توسجدہ کناں ہو پھر بھی ہماری نظر میں رہتا ہے

تودست بدعا ہو پر بھی ہم تجھے دیکھتے رہتے ہیں

توہماری خاطر پتھر کھاتا ہے تیرے جسم سے لہو گرتا ہوا بھی ہم دیکھتے ہیں

پیارے محبوب محبتوں کا تقاضا یہ ہے کہ

توہمیں چاہتا رہے

ہم تجھے چاہتے رہیں

توہم سے پیار کرتا رہے

ہم تجھ سے پیار کرتے رہیں

توہماری تعریف کر

ہم تیری تعریف کریں

توہم سے مانگ

ہم تجھے عطا کریں

توہماری حمد بیان کر

ہم تیری نعتیں بیان کریں

اور اے پیارے!

تولاالہ الا اللہ کہہ کر ہماری خدائی کے ڈنکے بجاتا رہے

ہم محمد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہہ کر تیری مصطفائی کے ڈنکے بجاتے رہیں گے

ورفعنا لک ذکرک

سامعین محترم!

ایمان کی بنیاد ''کلمہ'' پر غور کیجئے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اگر کوئی شخص فقط **لا الہ الا اللہ** کہتا رہے

توکیا ایمان مکمل ہوگا؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

معلوم ہوا جس طرح کلمے کے بغیر ایمان نامکمل

اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بغیر کلمہ نامکمل

اذان پر غور کیجئے

اگر کسی نے کہا

اللہ اکبر، اللہ اکبر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

کیا اذان ہوگئی؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

کہا......

اشہدا ن لا الہ الا اللہ

توکیا اذان مکمل ہوگئی

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

کہا......

حی علی الصلوٰۃ

Scanned with CamScanner

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح

حی علی الفلاح

کیا اب اذان مکمل ہوگئی!

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

اذان مکمل نہیں ہوئی

آخر کیوں نہیں؟

اسے لئے نہیں ہوئی

کہ ابھی محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا نام نہیں آیا

تو معلوم ہوا

اذان ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر نامکمل

تکبیر کے لفظوں پر غور کیجئے

اگر مکبر نے کہا

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اشھدان لا الہ الا اللہ

اشھدان الا الہ الا اللہ

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الصلوٰۃ

کیا......

تکبیر مکمل ہوگئی؟

نہیں، نہیں، نہیں

آخر کیوں نہیں؟

اس لئے کہ

ابھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں آیا

معلوم ہوا

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ے بغیر تکبیر نامکمل

نماز کی طرف آیئے

نمازی مصلے پر کھڑا ہوگیا

ثناء بھی پڑھ لی

تعوذ وتسمیہ بھی پڑھ لئے

سورۃ فاتحہ بھی پڑھ لی

سورۃ اخلاص بھی پڑھ لی

رکوع بھی کرلیا

سجدہ بھی کرلیا

مگر......

تشھد کو ترک کردیا

کیا نماز ہوگئی؟

نہیں، نہیں ابھی نہیں

آخر کیوں نہیں؟

اس لئے کہ

ابھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام نہیں پڑھا

معلوم ہوا خدا کی عبادت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بغیر نامکمل

یہ حقیقت واضح ہوگئی

کہ......

جہاں جہاں خدا کا ذکر

وہاں وہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر

خود رب کائنات نے حدیث قدسی میں فرمادیا

اذا ذکرت، ذکرت معی

اے محبوب!

جہاں میرا ذکر ہوگا

وہاں تیرا ذکر ہوگا

کلمے میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

نماز جنازہ میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

قبر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

حشر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم!

جہاں جہاں، میری خدائی کے تذکرے ہیں

وہاں وہاں، تیری مصطفائی کے تذکرے ہیں

حسن مصطفیٰ ﷺ احادیث کی روشنی میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ما رائیت شیاءً احسن من رسول اللہ ﷺ"

ہمدان کی ایک عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ ابواسحاق نے پوچھا بتاؤ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا چہرا کیسا تھا؟ تو اس نے جواباً کہا۔

"کالقمر لیلۃ البدر لم ار قبلہ و لا بعدہ مثلہ" (بیہقی)

☆☆☆

ابن ابی حالۃ کی حدیث ہے:

" کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلمفخما خفما یتلا لاء و جھہ و تلا لو لو القمر لیلۃ البدر" (مدارج النبوۃ)

☆☆☆

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص فرماتے ہیں:

" لم اکن شخص احب الیہ منہ و لا اجل فی عینی منہ قال ولو شئت ان اصف لکم لما اطقت لانی لم املاء عینی منہ اجلالا" (شفا شریف)

حضرت ابوقرصافہ بیان کرتے ہیں کہ

"میں نے، میری ماں اور میری خالہ نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک ہی وقت میں بیعت کی۔ جب واپس ہوئے تو میری ماں اور خالہ کہنے لگیں ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جیسا خوبصورت، خوش لباس، اور نرم گفتار نہیں دیکھا، اور ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے دہن مبارک سے نور نکلتے ہوئے دیکھا" (طبرانی)

☆☆☆

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ اللہ پاک آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف کو حسن اپنی کرسی کے نور سے پہنایا اور آپ کے چہرے کو حسن اپنے عرش کے نور سے بخشا'' (ابن عساکر)

☆☆☆

''الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''میرے والد شاہ عبدالرحیم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ آقا جمال یوسف دیکھا کر عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے آپ کو دیکھ کر کسی کی حالت ایسی نہیں ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا دیا ہے اگر ظاہر ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو حضرت یوسف کو دیکھ کر ہوا۔''

☆☆☆

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''جمع الوسائل بشرح الشمائل'' میں فرماتے ہیں:

''اگر آپ کا حسن پوری آب و تاب سے ظاہر ہوتا تو صحابہ کرام کو آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھنا مشکل ہوتا۔''

☆☆☆

''نشر الطیب'' میں اشرف علی تھانوی رقم طراز ہیں

''میں کہتا ہوں کہ عام لوگوں کا آپ پر اس بطور عاشق نہ ہونا جیسا حضرت یوسف پر ہوا کرتے تھے سبب غیرت الٰہی کے ہے کہ آپ کا جمال جیسا تھا غیروں پر ظاہر نہیں ہوا۔''

''مدارج النبوۃ'' میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آپ سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک نور تھے اگر آپ لباس بشری میں نہ ہوتے تو کسی کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ناممکن ہوتا۔''

☆☆☆

حضرت کعبؓ بن مالک فرماتے ہیں:

''جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہوتے تو آپ کے چہرہ اقدس چمکدار ہو جاتا گویا'' کانہ قطعۃ قمر'' (صحیح مسلم)

☆☆☆

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ ''جواھر البحار'' میں فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن اور منور ہو جاتا۔''

اور فرماتے ہیں۔

''حضور ایک نور تھے جن کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔''

والیل ضحٰی کا نقشہ

حسن تیرا ہے والیل ضحٰی کا نقشہ
چہرا ہے کیا، انوار خدا کا نقشہ
ایکم مثلی نے ہے یہ راز بتایا ہم کو
کہیں ۔ بھی نہیں کوئی دوسرا ایسا نقشہ
ظلمت آفاق میں یہ قندیل نما ٹھہرا
اندھیروں میں کرتا ہے اجالا نقشہ

Scanned with CamScanner

ارے خود کو سرکار کی مانند کہنے والے
شیشے میں ذرا دیکھ ہے کیسا تیرا نقشہ

تیرے رخ انور کی جو ہوتی اس کو خبر
ہر گز مجنوں کو نہ بھاتا لیلیٰ کا نقشہ

ہارونؔ یہ پیام سنا دو لوگوں کو
اس نقشے کے تصدق سے ہے میرا نقشہ

انورِ خدا کا روشن دھارا

انور خدا کا روشن دھارا حسن محمد ﷺ
قدرت نے فرصت سے سنوارا حسن محمد ﷺ

فردوس کے حسن سے اس کو غرض نہیں رہتی
بن جائے جس کا نظارہ حسن محمد ﷺ

روشن خوب ہوا پھر وہ نور خدا سے
خالق نے جس دل میں اتارا حسن محمد ﷺ

"من رأنی فقدرأ" کی تفسیر کرتی ہے وضاحت
انوار خدا کا ہے نظارا حسن محمد ﷺ

ہارونؔ مانا کہ حور و غلمان بھی ہیں خوبصورت لیکن
ہمیں سب سے ہے پیارا حسن محمد ﷺ

☆☆☆

لب محو تبسم

لب محو تبسم ہوں تو تلوار کی مانند
ابرو چمکتی پتلی تار کی مانند

گر محو تبسم ہوں وہ ہونٹ تو بکھریں
اجالے اطراف میں انوار کی مانند

تمثیل میں خلقت کی نہیں کوئی چیز
ابرو کی طرح، رخسار کی مانند

قد مین مبارک محفل میں اگر رکھ دیں
موسم ہی بدل جائے بہار کی مانند

والنجم و طٰہٰ و مدثر و مزمل
رب نے کس کو ہے بلایا سرکار کی مانند

عاشق کا سفر

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ رسالت مآب میں جس ادب و محبت سے حاضری دیتے ہیں۔ وہ بیان کے محتاج نہیں تاہم ایک عاشق سوئے مدینہ چلتے ہوئے کن جذبات کا متحمل ہوتا ہے وہ آپ کے پیش خدمت ہیں:

آغوش میں الفت شاہا کی سحر لے کر
محمد ﷺ کی محبت کے بٹھانے کو
دل کا حسین منبر لے کر
آ کر سیلاب کی صورت میں
جذبات کا جاری سمندر لے کر
دل میں لئے حمد کی باتیں

زباں پہ اللہ کا شکر لے کر
وہ جسے رومی نے جلایا تھا
اس آگ کا شرف شرر لے کر
سنبھال کے خون کی گردش کو
سوزِ قلب ساز جگر لے کر
بوصیری کا انداز تکلم
اعلیٰ حضرت کی فکر لے کر
جامی کی شراب محبت سے
نشۂ الفت ا اثر لے کر
چاہت و الفت و لذت
اور تمنا کا زاد سفر لے کر
تھامے ہاتھ میں پھول کی پتیاں
بوئے کستوری و عنبر لے کر
قرنی کی چشمان عقیدت لے کر
بلال کی نظروں سے نظر لے کر
رستوں میں جما کر نظریں
قدموں کی جگہ سر لے کر
دربار میں رکھنے کو ستارے
راہوں میں بچھانے کو قمر لے کر
چلتا ہے عاشق محمد ﷺ کے نگر
شدت جذبات مگر لے کر

☆☆☆

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفیٰ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!
چودھویں کا چاند چمک رہا تھا
میں اپنے گھر سے نکلا
بارگاہ رسالت میں پہنچا
میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حویلی کے اندر تشریف فرما ہیں اور سرخ دھاری دار چادر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیب تن کر رکھی ہے۔
میں کبھی رخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رعنائیوں کو دیکھتا
کبھی چاند کی ضیاء پاشیوں کو دیکھتا
اور میں موازنہ کر رہا تھا کہ دونوں میں حسین کون ہے؟ دونوں میں صاحب جمال کون ہے؟
بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسیں ہیں۔
کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کیا انصاف ہے
اس کے منہ پہ چھائیاں ان کا چہرا صاف ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفیٰ ﷺ

عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
مار ایت شیئا احسن من رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
”میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا“

یہ سچ ہے کہ اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عاشق سے اگر پوچھا جائے کہ تونے کائنات میں بکھرے حسن کو دیکھا ہے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رخ انور کو بھی دیکھا ہے۔ ذرا بتا تجھے کائنات کے مقابل میں سرکار مدینہ کا رخ انور کیسا لگا تو وہ بول اٹھے گا:

موج کو سمندر میں بکھرتے دیکھا
پانی کو حسین وادی سے گزرتے دیکھا

ساعت صبح صادق میں
شب کے اندھیروں کو سحر ہوتے دیکھا

انوار قمر کو آنکھ سے میں نے
اندھیروں میں بکھرتے دیکھا

سبزہ آنکھ طراوت میں
ہرن کو ناز سے چرتے دیکھا
جذبہ عشق سے میں نے
پروانے کو شمع پہ مرتے دیکھا

بہار کے ایام دل نواز میں
کلیوں کو صبا سے نکھرتے دیکھا

شاخ تلوار نما پے بلبل کو
حسیں لے میں ورد خدا کرتے دیکھا

جہاں میں خوب تجسس سے
حسن کو ہر سو ہے بکھرتے دیکھا

دیکھا دیکھا سب کچھ دیکھا
نہ دیکھا پر احمد ﷺ سا ہے نہ دیکھا

حضور ﷺ کا مقدس سراپا

میانہ قد، سبک رفتار، صورت نور کا پیکر
بہت مضبوط، بے حد دلربا اورخوشنما اعضاء
نہ فربا اور نہ دبلا جسم، دلکش نقرئی رنگت
کشادہ سینہ، ہلکی پنڈلیاں، پرگوشت دست و پا
بڑا سر، بال قدرے گھنگریالے کان تک لمبے
گھنی ریش مبارک، روئے زیبا، ماہ دو ہفتہ
سیاہ و سرگیں آنکھیں، بڑی پلکیں، گھنے ابرو
تبسم زیر لب، دندان اقدس گوہر یکتا
سفید و سرخ چہرا، نور سے معمور پیشانی
نگہ جس سے ہو آسودہ، وہ پیارا ناک و نقشہ
کشادہ پشت پر، شانوں کے بیچ دائیں کو
برابر نیم بیضہ کے، نشاں مہر نبوت کا

☆☆☆

پُر انوار ذاتیں

پُر انوار نبیوں کی سب ذاتیں تھیں

سب شان علیحدہ رکھتی تھیں

کچھ نور کے چشمے ٹھہرے تھے

کچھ ندیاں بن کر چمکے تھے

دریا بن کر کچھ بہتے تھے

الگ الگ یہ دھارے تھے

خالق نے یہ سب سمیٹے، انوار کا بحر بنا ڈالا

وہ محمد ﷺ بہت پیارے تھے، ان کا نور سجا ڈالا

سراج منیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

لنا شمس وللافاق شمس

و شمسنا تطلع بعد العشاء

کہ ہمارا بھی ایک سورج ہے اور کائنات کا بھی ایک سورج ہے اور ہمارا سوج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ

یہ زمین کا سورج ہے

وہ عالمین کا سورج ہے

یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے

اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے

یہ سورج مشرق سے طلوع ہوا

وہ سورج عرش بریں سے طلوع ہوا

یہ سورج غروب ہو جاتا ہے

وہ سورج عروج پہ رہتا ہے

یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آتا ہے

وہ سورج چلتا ہے تو عرش اعلیٰ سے اوپر جاتا ہے

یہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے

وہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے

یہ سورج جان کو زندہ رکھتا ہے

وہ سورج ایمان کو زندہ رکھتا ہے

اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے

اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے

یہ سورج اشارے سے واپس آنے والا ہے

وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے

یہ سورج منبع ضیاء ہے

وہ سورج پیکر مصطفیٰ ﷺ ہے

Scanned with CamScanner

حسن الٰہیہ کا پَرتو

رب کائنات کا فرمان مبارک ہے:

اللہ نور السمٰوٰت و الارض

کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

یعنی کائنات کی ہرشی میں اس کے حسن کی ضیاء پاشیوں کی جھلک نظر آتی ہے

چنانچہ اگر کائنات کو دیکھا جائے تو

کہیں بلبل شاخ برگد پہ بیٹھے چہک رہی ہے
چمن زاروں میں کہیں پھول کی پتی پتی مہک رہی ہے
کہیں دریا کی روانی میں لہریں اٹھتی نظر آتی ہیں
سمندر میں کہیں موجیں بپھرتی نظر آتی ہیں
سمندر کی گہرائی میں کہیں موتی یگانے ہیں
کہیں آبشاروں کی ٹک ٹک کے ترانے ہیں
توں میں، کلیوں میں، پھولوں میں نہاں نظر آتا ہے
خدا کے حسن کا پَرتو ہر شئے میں نمایاں نظر آتا ہے

خلقت نے سوال کیا!

اے رب ، ہے کوئی ایسا
جو سراپا نور ہو تیرا

تو قدرت نے کہا!

وہ ہے ذات مصطفیٰ ﷺ
جو اسے دیکھے گا وہ مجھے دیکھے گا

صورت اس کی ہوگی — دیدار میرا ہوگا
عمل اس کا ہوگا — اظہار میرا ہوگا
چہرا اس کا ہوگا — مظہر انوار میرا ہوگا
محبت اس کی — پیارا میرا ہوگا
جھٹلانا اس کا — انکار میرا ہوگا
رسالت اس کی ہوگی — توحید میری ہوگی

رفعت ذکر رسول ﷺ

رب کائنات نے فرمایا:

ورفعنالک ذکرک

"اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند کیا"

گویا باری تعالیٰ نے اپنے محبوب سے پیار کی زبان سے فرمایا:

توحید میری ہو گی
رسالت تیری ہو گی
خلقت میری ہو گی
حکومت تیری ہو گی
براق میرا ہو گا
سواری تیری ہو گی
آب کوثر میرا ہو گا
ملکیت تیری ہوگی
جبرائیل میرا ہوگا
خدمت تیری ہوگی
عطا میری ہو گی

تقسیم تیری ہو گی
چہرا تیرا ہو گا
والضحیٰ میں بولوں گا
زلفیں تیری ہوں گی
واللیل اذا سجی میں بولوں گا
معراج تیری ہو گی
سبحان الذی اسریٰ میں بولوں گا
سفر تیرا ہو گا
والنجم اذا ھویٰ میں بولوں گا
اخلاق تیرا ہو گا
وانک لعلیٰ خلق عظیم میں بولوں گا
بول تیرا ہو گا
وما ینطق عن الھویٰ میں بولوں گا
کنکریاں تو پھینکے گا
ولکن اللہ رمیٰ میں بولوں گا
رحمت تیری ہو گی
وما ارسلنک الارحمتہ للعالمین میں بولوں گا
رسالت تیری ہو گی
وانک لمن المرسلین میں بولوں گا
توحید میری ہو گی
لا الہ الا اللہ تو بولے گا
رسالت تیری ہو گی
محمد رسول اللہ ﷺ میں بولوں گا

☆☆☆

میلاد النبی ﷺ

احادیث میلاد

و كانت تلك السنة التى حمل فيها بر سول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم يقال لها سنته الفتح و البتهاج فان قريش كانت قبل ذالك في جدب و ضيق عظيم، فا حضرت الارض ، و حملت الاشجار و اتاهم الرغد من كل جانب في تلك السنة

(السیرۃ الحلبیۃ ۱/۷۸)(الخصائص الکبریٰ ۱/۴۷)

"جس سال نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح ونصرت، تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا، اہل قریش اس سے قبل معاشی بدحالی، عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے ولادت کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب وگیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور (سوکھے) درختوں کو پژمردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔"

☆☆☆

وعن عمرو بن قتيبة قال سمعت ابى و كان من او عية العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال الله تعالىٰ للملائكة افتحوا ابواب السماء كلها و ابواب الجنان والبست الشمس يومئذ نوراعظيما و كان قد أذن الله تعالىٰ تلك السنة لنساء الدنيا أن يحملن ذكوراً كر امية لمحمد صلى الله تعالىٰ عليه و سلم

(انوار محمدیة. لنبھانی ۲۲)(السیرة الحلبیة ۱/۷۸)

’’عمرو بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ جو متبحر عالم تھے، کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ حضور کی برکت سے لڑکے جنیں۔‘‘

☆☆☆

فلما فصل منی خرجک معه نور اضاء له بین المشرق الی المغرب

(طبقات ابن سعد:۱/۱۰۲)(السیرة الحلبیة:۱/۹۱)

’’جب سرور کائنات کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے شرق تا غرب سب آفاق روشن ہو گئے۔‘‘

☆☆☆

انه خرج منی نورا ضاء لی به قصور بصری من ارض الشام و فی روایة أضاء له قصور الشام و اسوقها حتی رأیت اعناق الابل ببصری

(سیرة ابن ھشام:۱۱۱) (طبقات ابن سعد:۱/۱۰۲)(السیرة الحلبیة:۱/۹۱)

’’بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام میں بصرة کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہو گئے۔ اسی قسم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نور سے ملک شام کے محلات اور وہاں کے بازار اس قدر واضح نظر آنے لگے کہ میں نے بصرة میں چلنے والے اونٹوں کی گردنوں کو بھی دیکھ لیا۔‘‘

☆☆☆

لما حضرت ولادة رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم رأیت البیت

حین وقع قد امتلاء نوراً ورأئت النجوم تدنو حتی طنت أنها ستقع علی

(السیرة الحلبیة: ۹۴)(انوار محمدیة:۲۵)

’’جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔‘‘

☆☆☆

فکشف اللہ عن بصری فرأیت مشارق الارض و مغاربها ورأیت ثلاثة اعلام مضروبات علمًا بالمشرق علمًا بالمغرب و علمًا علی ظهر الکعبة

(انوار محمدیہ للنبھانی ۳۳) (سیرة الحلبیة ۱۰۹)

’’پھر اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیز میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا، دوسرا مغرب میں اور تیسرا پرچم کعبۃ اللہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔‘‘

☆☆☆

قالت ثم اخذنی ما یا خذ النساء سمعت و جیه عظیمة ثم رأیت کان جناح طائر ابیض قد مسح علی فوادی فذهب عنی الرعب و کل وجع أجده ثم التفت فاذا أنا بشربة بیضاء فتنا و لتها فاذا هی احلی من العسل فاصابنی نور عال ثم رأیت نسوة کالنخل طوالا کانهن من بنات عبد مناف یحدقن بی فبینما أنا أتعجب و أقول و اغوثاه من أین علمن بی قلن بی نحن آسیة امرأة فرعون و مریم ابنة عمران و هؤلاء من الحور العین

(انوار محمدیہ للنبھانی ۳۳) (زرقانی علی المواهب ۱/۱۱۲)

"آپ فرماتی ہیں مجھے عورتوں کی طرح جب دردزہ شروع ہوا تو میں نے ایک بلند آواز سنی جس نے مجھ پر خوف طاری کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندے کا پر میرے دل کو مس کر رہا ہے جس سے میرا تمام خوف اور درد جاتا رہا پھر میں متوجہ ہوئی تو میں نے اچانک اپنے سامنے ایک سفید شربت پایا جسے میں نے پی لیا وہ شہد سے بھی میٹھا تھا پھر ایک بلند نور کے ہالے نے گھیر لیا میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل عورتیں جو قد کاٹھ اور چہرے مہرے میں عبد مناف کی بیٹیوں سے مشابہ تھیں۔ انہوں نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا میں حیران ہوئی وہ کہاں سے آگئیں اور انہیں اس (ولادت) کی خبر کس نے دی تو انہوں نے کہا ہم آسیہؓ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں اور یہ ہمارے ساتھ جنت کی حوریں ہیں۔"

☆☆☆

فبينما أنا كذالك اذا بديباج أبيض قد مدبين السماء والارض و اذا بقائل يقول خذوه عن أعين الناس قالت ورأيت رجالاً قد وقفوا في الهواء بأيديهم أباريق من فضة ثم نظرت فاذا أنا بقطعة من الطير قد غطت حجرتي مناقير ها من الزمرد و اجنحتها من الياقوت

(انوار محمدیہ:۳۳) (زرقانی علی المواہب:۱/۱۱۲)

"اسی دوران میں نے سفید ریشم کا ایک ٹکڑا دیکھا جو زمین ار آسمان کے درمیان پھیلا دیا گیا اس وقت ایک کہنے والا کہہ رہا تھا انہیں پکڑ کر لوگوں کی آنکھوں سے دور لے جاؤ آپ فرماتی ہین میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہوا میں (تعظیماً) کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں ہیں پھر میں نے پرندوں کے جھنڈ دیکھے جنہوں نے آکر میرے حجرہ (مبارک) کو ڈھانپ لیا ان کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔"

☆☆☆

کافر کو میلاد کا اجر

فلما مات ابو لهب فراه بعض اهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال ابو لهب لم الق بعد كم خيراً غير أني سقيت في هذا لعتاقتي ثويبة

(صحیح بخاری ۲/۷۶۴ کتاب النکاح)

"ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے اہل خانہ میں سے کسی نے جب اسے دیکھا تو وہ بہت بُرے حال میں تھا اس سے پوچھا کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا میں بہت سخت عذاب میں ہوں اس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا ہاں مجھے (اس عمل کی جزا کے طور پر) کچھ سیراب کیا جاتا ہے کہ میں نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

اسی واقعہ کو عظیم محدث ابن حجر عسقلانیؒ نے امام اسہیلی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یوں بیان کیا ہے:

ان العباس قال لما مات أبو لهب رأيته في منامي بعد حول في شر حال فقال مالقيت بعد كم راحة الا ان العذاب يخفف عني كل يوم اثنين

(فتح الباری شرح البخاری ۹:۱۴۵)

"حضرت عباسؓ فرماتے ہیں ابولہب مر گیا تو میں نے اس کو ایک سال بعد خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ تمہاری جدائی کے بعد آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔"

حضرت عباسؓ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولد يوم الاثنين و كانت ثويبة بشرت ابالهب بولده فاعتقها

(فتح الباری شرح بخاری ۹:۱۴۵)

"کہ عذاب میں تخفیف کی وجہ سے یہ تھی کہ اس نے سوموار کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا لہٰذا جب سوموار کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی خوشی کے صلہ میں عذاب میں تخفف فرما دیتے ہیں۔"

محمد ﷺ نام کی صورت

کائنات کے سارے پردوں میں
ہے حسن سجایا مالک نے
گلزار میں پھرتی تتلی پر
ہے رنگ چڑھایا مالک نے
چاند کے روشن چہرے کو
خود آپ بنایا مالک نے
افلاک میں پھرتے سورج کو
ہے نور پہنایا مالک نے
محمد ﷺ نام کی صورت میں
ہے نور سجایا مالک نے

☆☆☆

آ گئے، آ گئے، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

کلی مسکرائی
بلبل چہچہائی
گلشن مہکے
پرندے چہکے
کہکشاں جھلملائے
گل کھلکھلائے
ستارے چمکے
سیارے دمکے

اطراف میں عالم کے، شمس کی کرنیں پھیلیں
چمکتے روشن چاند کی، شعاعیں منور چمکیں
خزاں کا بندھن ٹوٹا بہار کے نغمے آئے
نفرت جل کے راکھ ہوئی، پیار کے نغمے آئے
بت گرے عالم میں، اک نور نرالا چمکا
مکہ کی جب نگری میں وہ کملی والا چمکا

اور......

چار سو ابر رحمتوں کے چھا گئے
آ گئے، آ گئے، مصطفیٰ آ گئے

☆☆☆

آقا تیرے نور کی مظہر سارے

گرجتے بادل، گھنے جنگل
بلبل کا ترنم، کلیوں کا تبسم
چمکتی بجلیاں، لہلاتی کھیتیاں
سمندر کی موجیں، دریا کی لہریں
صحرا کا سکوت، جبالوں کے خطوط
فلک کی نیلاہٹ، کہکشاؤں کی جھلملاہٹ
سبزے کی طراوت، پرندوں کی تلاوت
ستاروں کی دمک، سورج کی کرن
حنا کی رنگت، چمبیلی کے دہن
پتوں کی حسینی، شاخوں کی نزاکت
خار کی دھاریں، تنے کی طاقت
قمر کی قمری، سورج کی ضیائیں
بہار کا موسم، اور چلتی سی صبائیں
وادی کا جمال، صحراؤں کی خلوت
چمن کا حسن، کلیوں کی جلوت
رمق، دمک، چمک اور یہ چمکارے
چہک، مہک، سسک اور سیارے
حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں
آقا تیرے نور کے مظہر سارے ہیں

پیکر مصطفیٰ ﷺ تیرے در کی خیرات ہے

قطرہ قطرہ
بہتے دریا
منظر منظر
چلتے سمندر
اجلے اجلے
سارے پتے
نگر نگر
پھر سارے گھر
کرن، کرن
مہکے گلشن
دل، دل
بدن کی محفل
سورج کی ضو ساری قمر کے سب اجالے
افلاک کی لمبی چادر چمکتے تارے سب نرالے

دمکتے موتی اور ہیروں کی سب دھاریں
مضبوط تنوں پے شاخوں کی سب تلواریں
دن کی باتیں، رات کے قصے
حیات کی دنیا
موت کے نقشے
گل، کلی، تنے، باغ
مور، پنکھ، بلبل، زاغ

Scanned with CamScanner

فلک کا گولہ
زمیں کی طشتری
یہ ابتری اور برتری
جتنی بھی رحمتوں کی بارات ہے
پیکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے در کی خیرات ہے

دو انبیاء کی دعائیں

حضرت عیسیٰ ؑ نے رب کائنات کی بارگاہ میں دعا کی:

"ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا"

"اے ہمارے رب ہمارے لئے آسمان سے کھانا نازل فرما جو ہمارے لئے خوشی کا سبب ہو"

جبکہ حضرت ابراہیم ؑ نے باری تعالیٰ سے یوں دعا کی:

"ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم ایتک و یعلمھم الکتاب و الحکمة و یزکیھم انک انت العزیز الحکیم"

حضرات گرامی قدر ان دونوں دعاؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے میلا النبی کی قرآنی اہمیت وجواب کے پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں

ادھر سیدنا عیسیٰ ؑ دعا کر رہے ہیں
ادھر سیدنا ابراہیم ؑ دعا کر رہے ہیں
یہ روح اللہ ہیں
وہ خلیل اللہ ہیں
یہ بھی خدا سے دعا کر رہے ہیں

وہ بھی خدا سے دعا کر رہے ہیں
یہ بھی خدا سے مانگ رہے ہیں
وہ بھی خدا سے مانگ رہے ہیں

مگر حضرات گرامی!

مانگی جانے والی چیزوں میں فرق ہے وہ اس طرح کہ

حضرت عیسیٰ ؑ خدا سے کھانا مانگ رہے ہیں
حضرت ابراہیم ؑ خدا سے حسین ص کا نانا مانگ رہے ہیں
کھانے نے آسمان سے آنا ہے
حسین ؓ کے نانے نے بے مثل مکان سے آنا ہے
کھانے نے معدوں میں اترنا ہے
حسین ؓ کے نانے نے دلوں میں اترنا ہے
کھانا جان کو طاقت دیتا ہے
حسین ؓ کا نانا ایمان کو طاقت دیتا ہے
کھانے کی طاقت عارضی ہے
حسین ؓ کے نانے کی طاقت دائمی ہے

حضرات گرامی قدر!

اگر حضرت عیسیٰ ؑ کھانے کے آنے پر عید کا اعلان کر سکتے ہیں تو ہم حسین ؓ کے نانا کے آنے پر عید کا اعلان کیوں نہیں کر سکتے۔

Scanned with CamScanner

۱۲ ربیع الاوّل کو آنے کی حکمت

حضرات گرامی قدر آپ جانتے ہیں کہ پیکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل کو سوئے عالم تشریف لائے اور آپ کو خبر ہوگی کہ "۷۸۶" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے اعداد کا مجموعہ ہے یعنی "۷۸۶" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر دلالت کرتا ہے اسی طرح ایک لفظ "حد" ہے جس کے اعداد "۱۲" بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا فرما کر کائنات والوں کو آگاہ کر دیا کہ اے کائنات والو میں نے تمہاری طرف اپنا رسول بھیج دیا ہے سو تمہارے اوپر

میرے کرم کی حد ہو گئی
لطف و عطا کی حد ہو گئی
محبتوں کی حد ہو گئی
الفتوں کی حد ہو گئی
نعمتوں کی حد ہو گئی
عنایتوں کی حد ہو گئی
جود و سخا کی حد ہو گئی
اور نبوت و رسالت کی حد ہو گئی

عید میلاد کا قرآنی جواز

قرآن کریم میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

" انما اموالکم و اولادکم فتنه"

"بے شک تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش) ہے"

حضرات گرامی قدر!

اب اگر کسی کے گھر میں بیٹا پیدا ہو جائے خوشی مناتا ہے اور اگر کسی کو مال ملے تو وہ بھی خوشی مناتا ہے جبکہ ان دونوں چیزوں کو رب فتنہ فرما رہا ہے اور جس ذات کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا:

" وما ارسلناک الا رحمة للعالمین"

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے
اس ذات کے آنے پر خوشیاں کیوں نہ منائی جائیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سوال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوتے ہیں:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابی انت و امی اخبرنی عن اول شی خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان میں اکثر سوچتا ہوں کہ جب خدا نے یہ زمیں سجائی ہوگی"

بساط کائنات بچھائی ہوگی
آسمان کی چھت
ستاروں سے سجائی ہوگی
تو سب سے پہلے
کون سی چیز بنائی ہوگی

Scanned with CamScanner

حضور نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ

یعنی اس وقت

یہ حیوانات تھے نہ جنات
نہ جمادات تھے نہ نباتات
نہ حجر تھے نہ شجرے
نہ لوح وقلم تھے، نہ عرب وعجم
نہ حور وملک تھے، نہ زمین وفلک
نہ جن وبشر تھے نہ برگ وثمر
نہ بحر وبر تھے، نہ خشک وتر
نہ عرش تھا، نہ فرش
اس وقت یہ دماغ نہ تھا
یہ دھیان نہ تھا
قصبہ نہ تھا، بستی نہ تھی
عشق نہ تھا، مستی نہ تھی
اس وقت
یا بنانے والے خدا کی ہستی تھی
یا بننے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی

صورت

حضرت گرامی قدر صورت حال ہی ہے کہ جب عرب معاشرے کی صورت حال بگڑ گئی تو اس صورت نے ایک صورت (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو صورت پذیر فرمایا، اس صورت نے عربوں کی بگڑی صورتحال کو بہتر صورت میں بدلا۔

اب

نظر آنے	میں	یہ	صورت
حقیقت	میں	وہ	صورت
پیروی	میں	یہ	صورت
بندگی	میں	وہ	صورت
بولنے	میں	یہ	صورت
کلام	میں	وہ	صورت

اور پھر

اللہ		صورت
طٰہٰ	یہ	صورت
رحیم	وہ	صورت
حم	یہ	صورت
کریم	وہ	صورت
حلیم	یہ	صورت
واجد	وہ	صورت
شاہد	یہ	صورت
جلیل	وہ	صورت

Scanned with CamScanner

خلیل یہ صورت

حکیم وہ صورت

کریم یہ صورت

صبور وہ صورت

شکور یہ صورت

رقیب وہ صورت

قریب یہ صورت

مصور وہ صورت

مدثر یہ صورت

بصیر وہ صورت

بشیر یہ صورت

خبیر وہ صورت

منیر یہ صورت

صمد وہ صورت

احمد ﷺ یہ صورت

مجیب وہ صورت

حبیب یہ صورت

لا اله الا الله و صورت

محمد رسول الله یہ صورت

☆☆☆

اللہ کا نور آ گیا

خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

قد جاء کم من اللہ نور

"تحقیق لوگو اللہ کی طرف سے تمہاری طرف نور آ گیا"

حضرات گرامی قدر غور کیجئے

کیا آیا — نور آیا

کہاں سے آیا — اللہ کی طرف سے آیا

کن کی طرف آیا — ہماری طرف آیا

اور یاد رکھیئے کہ نور کا معنی روشنی ہے اور روشنی اپنے مبداء اور مرکز کی خبر دیتی ہے۔

یعنی

دھوپ......

سورج کی خبر دیتی ہے

چراغ کی روشنی......

چراغ کی خبر دیتی ہے

چاندنی......

چاند کی خبر دیتی ہے

شمع کی ضو......

شمع کی خبر دیتی ہے

بلب کی روشنی......

بلب کی خبر دیتی ہے

یعنی ہر روشنی اپنے مرکز اور مبداء کی خبر دیتی ہے چونکہ مصطفیٰ بھی روشنی ہیں ان کا بھی تو مبداء ہے چنانچہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے مرکز رب کائنات کی خبر دیتی ہے۔

بار بہاراں

۱۲ ربیع الاوّل کے دن ابر بہاراں چھائے
میرے سرکار(ﷺ) آئے، میرے سرکار(ﷺ) آئے
آمنہ تیرے گھر آ کر جبرائیل(علیہ السلام) پیام یہ لائے
میرے سرکار(ﷺ) آئے، میرے سرکار(ﷺ) آئے
دور ہوا دنیا سے اندھیرا آئے آقا(ﷺ) ہوا سویرا
عبد اللہ(علیہ السلام) کے گھر آنگن، خوشیوں کے بادل چھائے
میرے سرکار(ﷺ) آئے، میرے سرکار(ﷺ) آئے
سوکھی تھی گلشن میں کلیاں، سونی تھیں مکے کی گلیاں
ان کے قدم سے چاروں جانب ہو گئے نور کے سائے
میرے سرکار(ﷺ) آئے، میرے سرکار(ﷺ) آئے
مجھ کو ندا آئی یہ محسن ، دنیا کو بتلا دے محسن
جو ہے نبی(ﷺ) کو چاہنے والا اپنے گھر کو سجائے
میرے سرکار(ﷺ) آئے، میرے سرکار(ﷺ) آئے

شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ محدث دہلوی کی دعا

شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے قابل سمجھوں میرے تمام اعمال فسادیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور

نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت خلوص کے ساتھ تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہ ہوگی۔

(اخبار الاخیار صفحہ ۶۲۴ مطبوعہ کراچی)

میلاد النبی ﷺ علمائے امت کی نظر میں

محدث ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ

اہل مکہ و مدینہ، اہل مصر، یمن، شام اور تمام عالم اسلام شرق تا غرب ہمیشہ سے حضور اکرم (علیہ السلام) کی ولادت سعیدہ کے موقع پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں ان میں سب زیادہ اہتمام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کا کامیابی پاتے ہیں۔

(المیلاد النبوی، ۵۸)

امام الحافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ

تمام اطراف اکناف میں اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں خوشی کی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں اس کی راتوں میں جی بھر کر صدقہ اور نیک اعمال میں اضافہ کرتے ہیں خصوصاً آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر

Scanned with CamScanner

ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے۔(سبل الھدیٰ ۱۔صفحہ ۴۳۹)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

"میرے نزدیک میلاد کے لئے اجتماع، تلاوت قرآن حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات اور ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والی علامات کا تذکرہ ان بدعات حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و محبت اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار ہے۔"

(حسن المقصد فی المولد فی الحاوی للفتاوی، ۱، صفحہ ۱۸۹)

شارح بخاری امام قسطلائی رحمۃ اللہ علیہ

"ربیع الاوّل چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے لہذا اس میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں اس کی راتوں صدقات اور اچھے اعمال میں کثرت کرتے ہیں خصوصاً ان محافل میں آپ کی میلاد کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں محفل میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اس کی وجہ سے یہ سال امن سے گزرتا ہے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل و احسان کرے جس نے آپ کے میلاد مبارک کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی کہ جس کے دل میں مرض ہے۔" (المواھب اللدنیہ، ۱ صفحہ ۲۸)

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

"تمام ممالک کے علماء اور مشائخ محفل میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم

کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس کی شرکت سے انکار نہیں کرتا ان کی شرکت سے مقصد اس مبارک محفل کی برکات حاصل کرنا ہوتا ہے۔" (انوار ساطعہ، ۱۴۴، بحوالہ المورد الراوی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

"مکہ معظمہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام پیش کررہے تھے اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پُر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ انوار کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس بات کی ہوش نہیں کہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا یا فقط باطنی آنکھوں سے، بہرحال جو بھی ہو میں نے غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیئے گئے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا"

(فیوض الحرمین صفحہ ۸۰، ۸۱)

دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی حضرت شاہ عیدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"میں ہمیشہ ہر سال حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میلاد موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال میں کھانے کا انتظام نہ کرسکا ہاں کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگں میں تقسیم کردیئے رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔" (الدرالثمین صفحہ ۴۰)

Scanned with CamScanner

حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ

”ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیئے۔ اگر احتمام تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق عقید بزمان ومکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجا فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔“

(شمائل امدادیہ صفحہ ۹۳)

شیخ قطب الدین الحنفی رحمتہ اللہ علیہ

”۱۲ ربیع الاوّل کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہو جاتا تھا، تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکھٹے ہو جاتے ادائیگی نماز کے عبد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (وہ مکان جس میں آپ تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں (گویا وہ مشعل بردار جلوس ہوتا) وہاں لوگوں کا اتنا کثیر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی اور تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے واپسی پر بادشاہ وقت مسجد حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔“

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام صفحہ ۱۹۲)

قرآن کریم

قرآن راہ نجات!

قرآن مجید سب کو نجات کا راستہ کیسے دکھاتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ باقی سب کتابیں ہماری اپنی بنائی ہوئی ہیں لیکن قرآن مجید اس کا بنایا ہوا ہے جس کے ہم بنائے ہوئے ہیں۔

جس نے ہم سب کو بنایا اسی نے ہم سب کو بچایا
جس نے ہمیں پیدا کیا اسی نے ہم کو جینے کا طریقہ سکھایا
جس نے ہمیں رزق دیا اسی نے ہمیں حلال و حرام کا فرق بتایا
جس نے ہمیں عقل دی اسی نے ہمیں علم دیا
جس نے ہماری تقدیر بنائی اسی نے ہمیں تدبیر بتلائی
جس نے ہمیں تاج پہنایا اسی نے راج سکھایا
جس اللہ نے ہمیں جیسے بنایا اسی اللہ نے ہمیں ویسے سکھایا
جس اللہ نے ہماری خلقت کا سامان کیا اسی اللہ نے ہماری ہدایت کا سامان کیا

قرآن مجید سراسر ہدایت ہے صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں
صرف انسانوں کیلئے نہیں
بلکہ کائنات کی ہر مخلوق کیلئے ہدایت ہے

یہ بات کسی کو نہیں معلوم کہ مومن !
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

☆☆☆

قرآن کیا ہے اور رسول ﷺ کیا ہے؟

قرآن کو پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ اگر رسول ﷺ کو پیدا نہ کیا جاتا تو دنیا کی کسی چیز کا وجود ہی نہ ہوتا۔

قرآن کی قوت قوت کائنات ہے
نبی ﷺ کی نبوت سبب تخلیق کائنات ہے
قرآن لاریب ہے تو نبی ﷺ بے عیب ہے
قرآن تقریر ہے تو نبی ﷺ اسکی عملی تفسیر ہے
قران روشنی کی تنویر ہے تو نبی ﷺ ہادی بے نظیر ہے
قرآن دنیا کی تدبیر ہے تو نبی ﷺ دنیا کی تقدیر ہے
قران حق عالمگیر ہے تو نبی ﷺ حق کی شمشیر ہے
قرآن جس کے سینے میں تحریر ہے . نبی ﷺ اس کے سینے میں تصویر ہے
جس نے قرآن سے محبت کی قرآن نے اسے نبی ﷺ ک محبت کے آداب سکھلائے
جس نے نبی ﷺ سے محبت کی نبی ﷺ نے اسے قرآن کے مطابق جینے کے انداز سکھائے

☆☆☆

وہ پہلے کا مسلمان جنگ میں جاتا تھا قرآن اور شمشیر کے ساتھ
یہ آج کا مسلمان فلم پہ جاتا ہے بیٹی اور ہمشیر کے ساتھ

☆☆☆

جس قدر میں نے مٹائے تیری یادوں کے نقوش
دل بے تاب نے اتنا ہی تجھے یاد کیا

قرآن کا لفظ قرن سے بنا ہے۔ قرن کا معنی ہے ملنا یا ساتھ رہنا

قرن کے معنی ہیں "ملنا یا ساتھ رہنا" اب آپ غور فرمائیں

قرآن پاک ساتھ ساتھ ہے
حق اور ہدایت قرآن پاک کے ساتھ ہے
عقائد اور اعمال قرآن پاک کے ساتھ ہے
اعمال اور اخلاق ایک دوسرے کے ساتھ ہیں
سیاسیات وعبادات ساتھ ہیں
ماکولات ومعمولات ساتھ ساتھ ہیں
ارشادات ومعاملات ساتھ ہیں
قرآن ہر وقت ساتھ رہتا ہے
قرآن دل کے ساتھ رہتا ہے
قرآن خیال کے ساتھ رہتا ہے
قرآن ظاہری اعضاء کے ساتھ رہتا ہے
قرآن باطنی اعضاء کے ساتھ رہتا ہے
قرآن بچپن میں ساتھ رہتا ہے
قرآن جوانی میں ساتھ رہتا ہے
قرآن بڑھاپے میں ساتھ رہتا ہے
قرآن ہر جگہ ساتھ رہتا ہے
قرآن تخت پر ساتھ رہتا ہے
قرآن تختے پر ساتھ رہتا ہے
قرآن گھر میں ساتھ رہتا ہے

Scanned with CamScanner

قرآن مسجد میں ساتھ رہتا ہے
قرآن آبادی میں ساتھ رہتا ہے
قرآن جنگل میں ساتھ رہتا ہے
قرآن سوتے میں ساتھ رہتا ہے
قرآن جاگتے میں ساتھ رہتا ہے
قرآن سفر میں ساتھ رہتا ہے
قرآن حضر میں ساتھ رہتا ہے
قرآن قبر میں ساتھ رہتا ہے
قرآن حشر میں ساتھ رہتا ہے

یہاں تک کہ قرآن جنت میں بھی ساتھ رہتا ہے

جب حافظ قرآن سینے میں لیکر جنت میں جائیگا تو حکم ہوگا۔ قرآن کی سورتیں پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا! چونکہ یہ کلام الٰہی پیدائش سے لیکر جنت تک انسان کے ساتھ ساتھ ہے اور مسلمانوں سے ملا ہوا ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔

☆☆☆

قرآن نام ہے تیس پاروں کا
قرآن نام ہے ۹۲ مکی اور ۲۲ مدنی سورتوں کا
قرآن نام ہے سات منزلوں کا
قرآن نام ہے ۱۱۴ سورتوں کا
قرآن نام ہے پانچ سو چالیس رکوع کا

قرآن نام ہے ۶۶۶۶ آیات کا
قرآن نام ہے ۸۶۴۳ کلمات کا
قرآن نام ہے ۷۷۹۳۴ الفاظ کا
قرآن نام ہے حروف کا
قرآن نام ہے اعراب کا
اعراب نام ہے زیر زبر اور پیش کا
زیر زبر نام ہے آواز کا
آواز نام ہے مصطفٰے کی زبان کا

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

قرآن پاک اساسی تعلیمات کا مجموعہ ہے
قرآن پاک اخلاقی تعلیمات کا مجموعہ ہے
قرآن پاک سیاسی تعلیمات کا مجموعہ ہے
قرآن پاک معاشی تعلیمات کا مجموعہ ہے
قرآن پاک مذہبی تعلیمات کا مجموعہ ہے
قرآن پاک ذریعہ نجات ہے
قرآن پاک کا پڑھنا باعث ثواب ہے
قرآن پاک ابدی ہدایات کا مجموعہ ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

قرآن اور ذکر

اے میرے بندے!

تو میرا ہو جا — میں تیرا ہو جاؤں
تو میرا ذکر کر — میں تیرا ذکر کروں
تو میری تعریف کر — میں تیری تعریف کروں
تو مجھے یاد کر — میں تجھے یاد کروں
تو میری توصیف کر — میں تیری توصیف کروں
تو مجھ سے محبت کر — میں تجھ سے محبت کروں
تو میرا نام لے — میں ترا نام لوں
تو مجھے یاد کر — میں تجھے یاد کروں
تو مجھے مولا کہہ — میں تجھے بندہ کہوں
تو مجھے اپنا کہہ — میں تجھے اپنا کہوں

رباعی

جو منکر قرآں ہے ، مسلماں نہیں
مومن تو وہ کیا ہو سکے ، انسان نہیں
ازواجِ نبیؐ کو ماں نہ جس نے مانا
اُس شخص کا کوئی دین ایمان نہیں

☆☆☆

ہے کلامِ الٰہی

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روح امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبعِ رضا کی قسم

☆☆☆

رباعی

اگر درسِ قرآں ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
چاٹ لیں ہم نے کتب فلسفہ و انگلش کی
بھول کر ہاتھ بھی قرآں کو لگایا ہوتا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

قرآن اور صاحبِ قرآن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سرور کائنات ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواباً فرمایا۔

کان خلقه القرآن

"اے حضور کے اخلاق کے بارے میں پوچھنے والے کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا، قرآن ہی تو حضور ﷺ کا اخلاق ہے۔ یعنی قرآن کی تعلیمات کی عملی تفسیر، پیکر مصطفےٰ ہے یعنی۔

ہے یہ بھی قرآن	ہے وہ بھی قرآن
یہ کتابوں کا سردار	وہ رسولوں کا سردار
یہ منزل من اللہ	وہ مرسل من اللہ
اس میں خدا کا کمال	اس میں خدا کا جمال
یہ سینوں میں اترنے والا	وہ روحوں میں اترنے والا
یہ مسلمانوں کے لئے رحمت	وہ تمام جہانوں کے لئے رحمت
یہ بھی لاریب	وہ بھی لاریب
یہ بھی نرالا	وہ بھی نرالا
یہ بھی اعلیٰ	وہ بھی اعلیٰ
یہ بھی خدا کا	وہ بھی خدا کا
یہ بھی حق	وہ بھی حق

مگر فرق یہ ہے۔

یہ خاموش قرآن
وہ بولتا ہوا قرآن
یہ قرآن سکوت والا
وہ قرآن حرکت والا
یہ قرآن اجمال
وہ قرآن تفسیر
یہ قرآن قندیل
وہ قرآن تنویر
یہ قرآن لفظ
وہ قرآن معنی
یہ قرآن فکر
وہ قرآن ذکر

اور میرے سامعین ایک دوسرے انداز میں حضور ﷺ کی معجزہ نمائی کچھ یوں کہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہر آیت ایک معجزہ ہے اور قرآن میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر حروف ہیں۔ اور ہر حرف میں ایک معجزہ ہے۔

تو کہنے دیجئے کہ:

حرف	ملا	کر	لفظ	معجزہ
لفظ	ملا	کر	کلمہ	معجزہ
کلمہ	ملا	کر	کلام	معجزہ
کلام	ملا	کر	آیت	معجزہ
آیت	ملا	کر	رکوع	معجزہ

رکوع	ملا	کر	ربع	معجزہ
ربع	ملا	کر	نصب	معجزہ
نصب	ملا	رک	پارہ	معجزہ
پارے	ملا	کر	قرآن	معجزہ

اور جو سارے کا سارا قرآن ہو وہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی شان ہے۔

فضائل شب قدر اور قرآن

اللہ تعالیٰ نے شب قدر کے فضائل میں جس بنیادی بات کا تذکرہ فرمایا ہے وہ اس رات میں قرآن حکیم کا نازل کرنا ہے! گویا کہ قرآن اس قدر برکت والی کتاب ہے کہ اس کے ساتھ جس کا بھی تعلق ہوا وہ بابرکت بن گیا!

محترم سامعین! آپ دیکھئے کہ آپ کہیں بازار میں جا رہے ہیں راستے میں آپ کو ایک بہت قیمتی رومال ملتا ہے آپ اسے اٹھاتے ہیں اور معمولی سا جھاڑ کر کندھے پر رکھ لیتے ہیں۔ نہ کوئی اس کا احترام کیا اور نہ ہی اس کی عظمت آپ کے دل میں آئی بس ایک قیمتی کپڑا سمجھ کر اٹھایا اور چل دیئے مگر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے ہیں تو آپ کو ایک پرانا سا بوسیدہ غلاف ملتا ہے تو اسے آپ اٹھاتے ہیں اور جھاڑتے ہیں اور چومتے ہیں اور پھر نگاہوں پر لگاتے ہیں اور پھر اسے عزت واحترام سے الماری میں رکھ دیتے ہیں آپ سے اگر کوئی پوچھتا ہے کہ بھائی بازار سے آپ کو اس قدر قیمتی کپڑا ملا آپ نے صرف ایک مرتبہ جھاڑ کر اسے کندھے پر رکھ لیا کوئی عزت نہیں کی اور کوئی احترام اس کپڑے کا آپ نے نہیں کیا مگر آپ نے مسجد میں اس کپڑے کو دیکھتے ہی اٹھایا۔ پھر چوما اور آنکھوں سے لگایا اور پھر بڑے احترام سے الماری میں رکھا۔ اس قیمتی کپڑے کا احترام کیوں نہیں کیا اور اسکا اس قدر

احترام کیوں کیا ہے اس کی کیا وجہ ہے تو آپ فوراً جواب دیں گے کہ بھائی جو کپڑا مجھے بازار سے ملا تھا وہ قیمتی ضرور تھا مگر وہ ایک عام کپڑا تھا۔ لیکن یہ غلاف اگرچہ قیمتی کپڑا نہیں تھا مگر اس کی نسبت قرآن سے تھی۔

اس لئے اس کی نسبت نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کا احترام کروں اسے آنکھوں سے لگاؤں، کیونکہ جو چیز قرآن سے مل جاتی ہے اور جس کا تعلق قرآن سے ہو جاتا ہے وہ بابرکت ہو جاتی ہے اور اس کی نسبت سے اسے اونچا کر دیتی ہے چونکہ نسبت اونچی تھی اس نے کپڑے کو بھی اونچا کر دیا۔

معلوم ہوا کہ قرآن خود اونچا ہے۔
اور جو چیز اس سے متعلق ہوگی وہ بھی اونچی ہو جائے گی!

فقیر کہتا ہے۔

جس سینے میں قرآن آیا وہ سینہ افضل ہو گیا۔
جس مدینے میں قرآن آیا وہ مدینہ افضل ہو گیا۔
جس مہینے میں قرآن آیا، وہ مہینہ افضل ہو گیا۔
اور جس شب میں قرآن آیا وہ شبینہ افضل ہو گیا۔
لیلۃ القدر۔ بہت اونچی رات ہے۔
لیلۃ القدر۔ بہت افضل رات ہے۔
لیلۃ القدر۔ بہت مبارک رات ہے۔
مگر اس رات کو قرآن نے افضل بنایا۔
اگر قوم بلند ہونا چاہتی ہے۔
اگر آپ بلند ہونا چاہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

گر تو می خواهی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

آپ کی بلندی
قوم کی بلندی
ملک کی بلندی۔سب قرآن سے وابستہ ہے۔
اور آئین قرآن سے وابستہ ہے۔

اس رات کو جو لوگ صرف نوافل پڑھ کر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے لیلۃ القدر کا حق ادا کر دیا ان کو خوب خوب سمجھ لینا چاہیے جب تک عقیدہ، عمل اور زندگی کے شب و روز قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں ہوں گے! تمہاری کسی نیکی کو بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل نہ ہو سکے گا۔

☆☆☆

سال کے بارہ مہینے ہیں

سال کے بارہ مہینے میں اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے ہیں جس طرح یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت فرماتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ سال کے بارہ مہینوں میں سے ماہ رمضان سے زیادہ محبت فرماتا ہے اور جیسے یوسف علیہ السلام کی سفارش سے گیارہ بیٹوں کو معاف کیا گیا اس طرح رمضان کی سفارش سے باقی گیارہ مہینوں میں ہونے والے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

نزول قرآن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ط

"رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔"

سترہ رمضان المبارک کو زبور اتری
اٹھارہ رمضان المبارک کو توریت اتری
انیس رمضان المبارک کو انجیل اتری
چھبیس رمضان المبارک کو قرآن نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

"ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔"

☆☆☆

صحیفہ جو بھی ہو مثلِ قرآں ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساسِ ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکارِ دو عالم کی
عبادت لاکھ وہ کر لے مسلماں ہو نہیں سکتا

☆☆☆

محافلِ قرأت

قرآن کریم احادیث کی روشنی میں

حضرت ابو سعد حذری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا میرے ذکر سے اور مجھ سے دعا کرنے سے میں اس کو اس سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں اور دعا کرنے والے کو عطا کرتا ہوں اور (فرمایا کہ) دوسرے کلاموں کے مقابلے میں اللہ کے کلام کو ویسی ہی عظمت وفضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو۔ (جامع ترمذی، سنن دارمی)

حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔ (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک وہ شخص جس کے پاس قرآن کا کچھ حصہ نہیں ہے ویران گھر کی طرح ہے۔ (جامع ترمذی)

اسمِ جلالت

فرحت کا ہے سامان اسم جلالت
پڑھتے ہیں مسلمان اسم جلالت
برگ و ثمر ہو یا شجر و حجر ہو
ہر چیز میں ہے پنہاں اسم جلالت
خوف ورجاء کے مراحل میں ہوتا ہے یہ دل
جب پڑھتی ہے زباں اسم جلالت
شناسا اس کی رفعت کی نہیں عقل
برتر از وہم و گماں اسم جلالت
ملتا ہے سینے کو عجب کیف و سرور
ہو اگر ورد زباں اسم جلالت
جو اسم جلالت کا ہے منبع اعظم
آؤ اس قرآن کی کرتے ہیں تلاوت

☆☆☆

قرآن پڑھ کے دیکھو!

دل کو ملتا ہے کیا سرور قرآن پڑھ کے دیکھو
شیطان ہوتا ہے کیسے دور قرآن پڑھ کے دیکھو
اپنے گھر میں اندھیروں کی شکایت کرنے والو
ہوتا ہے کیسے نور، قرآن پڑھ کے دیکھو
ایک علاج ہے، مصیبت میں آنے والو

Scanned with CamScanner

ہوگی ہر مشکل عبور قرآن پڑھ کے دیکھو
اے کاشانہ آفاق میں بے چین بسنے والو
لذت ملے گی ضرور قرآن پڑھ کے دیکھو
من کے اندھیروں کو دور کرے گی یہ روشن کتاب
دل بنا دے گی یہ طور قرآن پڑھ کے دیکھو
اگر ان کو منالینے کی آرزو ہے ہارونؔ
راضی ہو جائیں گے حضور قرآن پڑھ کے دیکھو

☆☆☆

دو قرآن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی بابت پوچھا تو آپ نے جواباً فرمایا:

"کان خلقه القرآن"

"اے حضور کے اخلاق کے بارے میں پوچھنے والے کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا، قرآن ہی تو حضور کا اخلاق ہے۔ یعنی قرآن کی تعلیمات کی عملی تفسیر، پیکرِ مصطفیٰ ہے یعنی:

ہے یہ بھی قرآن — ہے وہ بھی قرآن
یہ کتابوں کا سردار — وہ رسولوں کا سردار
یہ منزل من اللہ — وہ مرسل من اللہ
اس میں خدا کا کمال — اس میں خدا کا جمال
یہ سینوں میں اترنے والا — وہ روحوں میں اترنے والا

یہ مسلمانوں کے لئے رحمت — وہ تمام جہانوں کے لئے رحمت
یہ بھی لاریب — وہ بھی لاریب
یہ بھی نرالا — وہ بھی نرالا
یہ بھی اعلیٰ — وہ بھی اعلیٰ
یہ بھی خدا کا — وہ بھی خدا کا
یہ بھی حق — وہ بھی حق

مگر فرق یہ ہے:

یہ خاموش قرآن
وہ بولتا ہوا قرآن
یہ قرآن سکوت والا
وہ قرآن حرکت والا
یہ قرآن اجمال
وہ قرآن تفسیر
یہ قرآن قندیل
یہ قرآن تنویر
یہ قرآن لفظ
وہ قرآن معنی
یہ قرآن فکر
وہ قرآن ذکر
یہ قرآن متن

وہ قرآن تشریح

اس قرآن کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں

اس قرآن کی ایک صورت ہے

یہ قرآن کالی سطروں والا

وہ قرآن کالی زلفوں والا

اس قرآن کا پڑھنے والا قاری

اس قرآن کا پڑھنے والا صحابی

ارے

یہ قرآن خدا کی کتاب ہے

وہ قرآن رسالت مآب ہے

☆☆☆

قرآن کا اعجاز

قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ رب کائنات نے خود لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون. بے شک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آسمانی کتابوں میں سے قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جو چودہ سو سال گزر جانے کے بعد ویسی کی ویسی ہے اور کوئی اس کا ایک حرف بھی نہیں بدل سکا۔

ایک وقت وہ بھی آیا جب ایک عیار پادری نے نہایت عیاری سے کام لیتے ہوئے انجیل کا فائر پروف (Fire proof) کر کے اہل اسلام کو چیلنج کر دیا کہ آؤ مسلمانو!

انجیل ہماری کتاب ہے — قرآن تمہاری کتاب ہے

یہ ہماری لئے مقدس — وہ تمہارے لئے مقدس

یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک — وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک

یہ ہمارے دلوں کا سرور — وہ تمہارے دلوں کا سرور

یہ ہمیں عزیز — وہ تمہیں عزیز

اس سے ہماری آن — اس سے تمہاری آن

یہ ہماری پہچان — وہ تمہاری پہچان

یہ ہمارے مذہب کی جان — وہ تمہارے مذہب کی جان

یہ ہمارا ایمان — وہ تمہارا ایمان

یہ ہماری علامت — وہ تمہاری علامت

Scanned with CamScanner

ہم اس پر قربان　　تم اس پر قربان

ہم اس کے پاسبان　　تم اس کے پاسبان

آؤ دیکھتے ہیں

یہ سچی ہے یا وہ سچی ہے

یہ حق ہے یا وہ حق ہے

یہ صحیح ہے یا وہ صحیح ہے

تم قرآن کو آگ میں پھینکو　　میں انجیل کو آگ میں پھینکتا ہوں

جو جل گئی وہ جھوٹی　　جو بچ گئی وہ سچی

یہ چیلنج سننا تھا کہ عام مسلمان مضطرب ہو گئے مگر اہل معرفت میں سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے چیلنج قبول کر لیا اور آپ نے فرمایا! ''اے پادری'' کتابوں کو آگ میں پھینکنے سے فیصلہ نہیں ہو گا۔ تم انجیل گلے میں ڈالو، میں قرآن اپنے گلے میں ڈال لیتا ہوں اور ہم دونوں آگ سے گزرتے ہیں جو بچ گیا وہ سچا، اس کی کتاب بھی سچی اور جو جل گیا وہ جھوٹا اور اس کی کتاب بھی جھوٹی۔

آپ کا یہ چیلنج سنتے ہی پادری کے ہوش اڑ گئے اور بھاگ کھڑا ہوا اور آپ قرآن گلے میں ڈالے آگ سے بحفاظت گزر گئے۔

☆☆☆

قرآن کی تلاوت

دل کا سرور ہے قرآن کی تلاوت
مصطفیٰ ﷺ کا دستور ہے قرآن کی تلاوت
دیوار و در جگمگاتے ہیں اس سے
اندھیروں میں نور ہے قرآن کی تلاوت
تخلیل کا تقویٰ و طہارت ہے یہ
اور ارتقائے شعور ہے قرآن کی تلاوت
فضل و کرم ہے خدا کا اور
رحمت و فور ہے قرآن کی تلاوت
ہارون قصائد عالم سے کچھ رشتہ نہیں
مجھے منظور ہے قرآن کی تلاوت

☆☆☆

قرآن اور ذکر رسول ﷺ

قرآن پاک نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف طیبہ کا ذاکر ہے۔ وہ مختلف مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتا ہے۔

جیسے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ روشن کا ذکر

والضحیٰ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلف عنبریں کا ذکر

Scanned with CamScanner

والليل اذا سجى

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رب کی پختہ الفت کا ذکر

ما ودعک ربک و ماقلیٰ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کا ذکر

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضل الٰہی کا ذکر

وکان فض اللّٰہ علیک عظیماً

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا ذکر

وما ارسلنک الا رحمتہ اللعالمین

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا ذکر

یٰسین، والقرآن الحکیم و انک لمن المرسلین

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیرت کا ذکر

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنۃ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کا ذکر

علمک مالم تکن تعلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تن اطہر کا ذکر

والنجم اذا ھویٰ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گفتار مبارک کا ذکر

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کا ذکر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کا ذکر

والذین معہ

حضرات گرامی قدر پھر کیوں نہ کہیں

مزمل، مدثر، یٰسین، طٰہٰ

سہرے ہیں تیرے سرور انبیاء
قرآن اور قسمیں

آپ جانتے ہیں کہ رب کائنات نے قرآن پاک میں مختلف حوالوں سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔

☆☆☆

وہ رب کائنات:

کہیں آپ کے جمال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے افعال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے اقوال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے احوال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے اخلاق کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے وجود پاک کی باتیں کرتا ہے

اور......

Scanned with CamScanner

کہیں آپ کے جلووں کی باتیں کرتا ہے
تو کہیں آپ کے ولولوں کی باتیں کرتا ہے

کہیں وہ باری تعالیٰ آپ سے منسوب چیزوں کی قسمیں اٹھاتا ہے آیئے ان قسموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

والنہار اذا تجلّٰی تیرے روزوں کی قسم
والیل اذا یغشٰی تیری راتوں کی قسم
لا اقسم بھذا البلد ہے تیری محبت
وگرنا کھاتا نہیں شہروں کی قسم
احسن تقویم ہے تیرے حسن کی تفسیر
کیا ضرورت کھاؤں میں حسینوں کی قسم
ضحیٰ کی صورت میں ضحیٰ کا ہے مقصود
تیرے چہرے پہ سجے نوروں کی قسم
والیل کے الفاظ تلاتے ہیں یہ راز
تیرے کندھوں پہ سجی زلفوں کی قسم
والعصر کا مقصد تیرے دور کی چاہت
کیوں رب ہو کے کھاتا میں زمانوں کی قسم
والنجم ہے پیارے تیرے نور کا مصداق
ہر گز نہیں کھاتا میں ستاروں کی قسم
جمال میں بے مثل ہیں سرکار مدینہ
ہارونؔ مجھ کو خدا کی قسموں کی قسم

☆☆☆

مدینہ طیبہ

مدینہ

جنت کی جنت مدینہ
سراپا رحمت مدینہ
سامان مسرت مدینہ
دلوں کی راحت مدینہ
سکون کی دولت مدینہ
سکون کی دولت مدینہ
گلیوں کی نکہت مدینہ
بہاروں کی رنگت مدینہ
غریبوں کی عشرت مدینہ
عاشقوں کی عزت مدینہ
خدا کی رحمت مدینہ
ہماری دولت مدینہ
روح کی لذت مدینہ
دل کی چاہت مدینہ
جنت میں گر خدا نے کہا کیا چاہیے
تو بول اٹھوں گا رب العزت مدینہ

☆☆☆

مدینے کی بات

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
ہر مصیبت کو مات ہوتی ہے۔
اُن کی پڑھتا ہوں نعت جب صائم
اُن کی رحمت بھی ساتھ ہوتی ہے

مدینے کی باتیں

اپنے سینے کی بات کرتے ہیں
ہر قرینے کی بات کرتے ہیں
دل میں صائم مدینہ آ جائے
یوں مدینے کی بات کرتے ہیں

☆☆☆

رحمت کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
عظمت کا خزینہ ہے مدینے کی گلی میں
ہر دکھ کا مداو د ہے مدینے کی گلی میں
برسات چراغاں ہے مدینے کی گلی میں
اک نور اجالا ہ ہے مدینے کی گلی میں
ہر غم کا سہارا ہے مدینے کی گلی میں
غریبوں کا داتا ہے مدینے کی گلی میں
بے چاروں کا چار ہ ہے مدینے کی گلی میں

کائنات کا دولہا ہے مدینے کی گلی میں
اک راج دلارا ہے مدینے کی گلی میں

حسن کا نظارا ہے مدینے کی گلی میں
اللہ کی رحمت ہے مدینے کی گلی میں
جنت کا نظارا ہے مدینے کی گلی میں
منگتوں کا گذارا ہے مدینے کی گلی میں
گناہوں کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
محبوب کا ڈیرہ ہے مدینے کی گلی میں
عشاق کا مسکن ہے مدینے کی گلی میں
قرآن کی تفسیر ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی دلیل ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی رضا ہے مدینے کی گلی میں
صدیق کی صداقت ہے مدینے کی گلی میں
فاروق کی عدالت ہے مدینے کی گلی میں
عثمان کی سخاوت ہے مدینے کی گلی میں
حیدر کی شجاعت ہے مدینے کی گلی میں
حسنین کی شہادت ہے مدینے کی گلی میں
رب کعبہ کی قسم اک میم کا پردہ ہے اگر اٹھ جائے تو
تو
خود خدا ہے مدینے کی گلی میں

☆☆☆

مدینۃ المنورہ

سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں
نہ دولت نہ مال و خزینے کی باتیں
مدینے کی باتیں سناؤ ہمیں کہ ہیں یہ
مریض محبت کے جینے کی باتیں
مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں
فضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش ہر دم مدینے کی باتیں
گو گرمی میں مشروب ٹھنڈا ہے مرغوب
کرو جام آقا ﷺ سے پینے کی باتیں
میرا شاہ سینہ مدینہ بنا دو
رہیں سوچ میں بس مدینے کی باتیں
بنے کاش عطار ایسا مبلغ
موثر ہوں آقا ﷺ کمینے کی باتیں

☆☆☆

صحیفہ جو بھی ہو مثلِ قرآں ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساسِ ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکارِ دو عالم کی
عبادت لاکھ وہ کر لے مسلماں ہو نہیں سکتا

☆☆☆

مدینے کے سامنے

آ جاؤ رحمتوں کے خزینے کے سامنے
پھیلے ہوئے ہیں سب کے ہاتھ مدینے کے سامنے
اللہ رے شان دیارِ حبیب کی
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

☆☆☆

مدینے کے نظارے

کیا تُم کو بتاؤں میں مدِینے کے نظارے
مُجھ سے تو یہ تصویر بنائی نہیں جاتی
ہَر چیز بھلا دوں میں حاجیو لیکن
اِک یاد مدینے کی بھلائی نہیں جاتی

☆☆☆

مدینہ

جنت کی جنت مدینہ
سراپا رحمت مدینہ
سامان مسرت مدینہ
دلوں کی راحت مدینہ
سکون کی دولت مدینہ
گلیوں کی نکہت مدینہ
بہاروں کی رنگت مدینہ
غریبوں کی عشرت مدینہ
عاشقوں کی عزت مدینہ
خدا کی رحمت مدینہ
ہماری دولت مدینہ
روح کی لذت مدینہ
دل کی چاہت مدینہ
جنت میں گر خدا نے کہا کیا چاہیے
تو بول اٹھوں گا رب العزت مدینہ

رباعی

انوار مصطفیٰ ہے پرنور ہیں وہ راہیں
طیبہ کے گلشنوں سے آتی ہیں وہ ہوائیں
جلوے کی تاب پھر ہیں ہر مست کی نگاہیں
دیدار کی غرض ہے چلمن سے مسکرائیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ملتا ہے کیا مدینے میں

ملتا ہے کیا مدینے میں اک بار جا کے دیکھ
کرتے ہیں مالا مال وہ دامن بچھا کے دیکھ

ان کی گلی میں مانگتے پھرتے ہیں تاجدار
تو بھی اسی کریم کے منگتوں میں آکر دیکھ

خیرات دے کے کہتے ہیں کہ منگتے کی خیر ہو
بِن مانگے خیر ملتی ہے آ آزما کے دیکھ

ڈھل جائیں گے گناہ تیرے ہو جائے گا کرم
در پہ میرے حبیب ﷺ کے آنسو بہا کے دیکھ

اے چشم کوہ نور کی ہے آرزو تجھے
خاک در رسول ؐ کا سرمہ لگا کے دیکھ

آزاد ہونا ہے اگر ہر غم کی قید سے
لب پہ رسول پاک ﷺ کی مدحت سجا کے دیکھ

واصف تیری نجات کا ہے راستہ یہی
اُلفت نبی کی آل کی دل میں بسا کے دیکھ

☆☆☆

چلو دیار نبی ﷺ کی جانب

چلو دیار نبی کی جانب
درود لب پہ سجا سجا کر

بہار لوٹیں گے ہم کرم کی
دلوں کو دامن بنا بنا کر

نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی
نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی

وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے
نوازتے ہیں بلا بلا کر

اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالد
قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر

☆☆☆

انوار مصطفیٰ ہے پرنور ہیں وہ راہیں
طیبہ کے گلشنوں سے آتی ہیں وہ ہوائیں
جلوے کی تاب پھر ہیں ہر مست کی نگاہیں
دیدار کی غرض ہے چلمن سے مسکرائیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

مدینے کی عطا

ملتا ہے کیا مدینے اک بار جا کے دیکھ
کرتے ہیں مالا مال وہ دامن بچھا کے دیکھ

ان کی گلی مُن مانگتے پھرتے ہیں تاجدار
تو بھی اسی کریم کے منگتوں میں آکر دیکھ

خیرات دے کے کہتے ہیں کہ منگتے کی خیر ہو
بن مانگے خیر ملتی ہے آ آزما کے دیکھ

ڈھل جائینگے گناہ تیرے ہو جائے گا کرم
در پہ میرے حبیب ﷺ کے آنسو بہا کے دیکھ

اے چشم کوہ نور کی ہے آرزو تجھے
خاک در رسول ﷺ کا سرمہ لگا کے دیکھ

آزاد ہونا ہے اگر ہر غم کی قید سے
لب پہ رسول پاک ﷺ کی مدحت سجا کے دیکھ

واصف تیری نجات کا ہے راستہ یہی
اُلفت نبی کی آل کی دل میں بسا کے دیکھ

☆☆☆

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

الصلوٰۃُ وَالسّلامُ علیکَ یَا رسُول اللّٰہ

وَعلیٰ آلک و اصحابک یَا حَبیبَ اللّٰہ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد لامحدود درود پاک حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کے بعد آج کا یہ مبارک بابرکت پروگرام اور عظیم اجتماع پاکیزہ اجتماع نورانی وروحانی اجتماع نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین کے چایاروں کی یاد میں منعقد کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ منتظمین کی محبت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور حاضرین کا محفل میں آنا بیٹھنا سننا اور سنانا قبول ومنظور فرمائے۔ فرمان خدا

حضرت گرامی۔ بلاتمہید وعظ شروع!

اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہوں۔

☆ میں کائنات کا خالق ہوں

☆ میں اس کا پالنہار ہوں

☆ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

خَلَقَ السّمٰوٰتِ وَالاَرضَ

زمین اور آسمان میں نے پیدا فرمائے ہیں یہ حق اور سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا بھی خود فرمائے ہیں۔ اللہ نے انسانوں کو پیدا فرمایا ہے اور انتخاب بھی خود ہی فرمایا ہے۔ اللہ نے اپنے پسندیدہ لوگ منتخب فرمائے ہیں۔ یا اللہ تیرے منتخب لوگ کون ہیں!

اللہ نے فرمایا! وہ حضور کے جانثار صحابہ ہیں

Scanned with CamScanner

حضرات گرامی قدر۔

سرکار کے جانثار صحابہ کرام نے جو جو انعامات خداوندی حاصل کیے ان کی شان کیا بیان کروں۔۔۔۔صحابہ کو دیکھو

☆ جنہوں نے سرکار کے پیچھے نمازیں پڑھیں

☆ جنہوں نے سرکار کے قدموں پہ جانیں نچھاور کیں

☆ جنہوں نے غزوات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

☆ جو مصطفٰے کی ڈھال بنے رہے

☆ جو سرکار کے دربار میں بیٹھتے تھے

☆ جنہوں نے اپنا مال سرکار پر قربان کردیا

☆ جنہوں نے اپنی آل سرکار پر قربان کردی

آج لوگ کہتے ہیں صحابہ کرام کی فضیلت کیوں مانتے ہو۔صحابہ کرام کیوں مانتے ہوارے اگر ہم صحابہ کو نہ مانیں تو کس کو مانیں

☆ ہم صحابہ کو کیوں نہ مانیں جن کو فضل و کرم سرکار سے ملا ہے۔جن کو ایمان کی دولت سرکار سے حاصل کی ہے۔

کردتا ہے اسدے تائیں بدر کمال نبی نے
جس نوں اُلفت نال کرایا پاک جمال نبی نے
نہیں سڑیا وچ اگ جو پھڑیا ہتھ رمال نبی نے
دوزخ وچ کیوں جاسی صائم جہنوں رکھیا نال نبی نے

صحابہ کرام اللہ کے چنے ہوئے لوگ ہیں کرام رضوان اللہ علیہم رسول اللہ کے چنے ہوئے لوگ ہیں۔

چن لے جہاں نوں کملی والا اوہ ظلم کما نہیں سکدے
پڑھیا علم نبی توں جہاں اوہ سبق بھلا نہیں سکدے
دین سکھاوے نبی جہاں نوں اوہ دین گوا نہیں سکدے
صائم جنتی نبی کہوے اوہ دوزخ جا نہیں سکدے

اسلام کی عظمت کے منارے ہیں صحابہ
ہر دور کے سنی کو پیارے ہیں صحابہ

حضرات گرامی!

نبی دیاں اصحابہ والا رتبہ کس نے پوناں
وچ دربار نبی دے جہاں نیویاں رکھیاں دھوناں
ڈب نہیں سکدے جہاں نے ساڈا بیڑا اے لوناں
کوئی منّے نہ منّے صائم سنیاں حق سناؤناں

حضرات گرامی! صحابہ کی تعریف یہ ہے کہ جس نے ایمان کی حالت میں سرکار کی زیارت کی ہے اور ایمان کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا ہو

☆ آج کوئی ولی تو بن سکتا ہے

☆ کوئی غوث بھی بن سکتا ہے

☆ کوئی قطب بھی بن سکتا ہے

☆ کوئی ابدال بھی بن سکتا ہے

☆ کوئی داتا بھی بن سکتا ہے

☆ کوئی عزت والا بن سکتا ہے

☆ کوئی حشمت والا بن سکتا ہے

Scanned with CamScanner

لیکن صحابی نہیں بن سکتا۔

☆ رسول چاند ہیں اور ستارے ہیں صحابہ

☆ ہر سنی کو ہر دور میں پیارے ہیں صحابہ

☆ اللہ کی رحمت کے اِشارے ہیں صحابہ

☆ اِسلام کی عظمت کے منارے ہیں صحابہ

☆ آقا کے وہ ساتھی ہیں اور عاشق ہیں صحابہ

☆ سچائی کو ہیں چاہتے صادق ہیں صحابہ

☆ کی آل سے جنہوں نے ہر وقت محبت

☆ ہم سب کی وہ تعریف کا لائق ہیں صحابہ

نبی کے نام پر وارے ہیں تن من دھن صحابہ نے

کیا ہے دہر میں اسلام کا چانن صحابہ نے

☆ صحابہؓ اسلام کے محسن ہیں

☆ صحابہؓ قرآن کے معلم ہیں

☆ صحابہؓ ایمان والے مومن ہیں

☆ صحابہؓ نبی پاک کے معاون ہیں

☆ صحابہؓ رسول پاک سے فیضیاب ہیں

☆ صحابہؓ کملی والے کا اِنتخاب ہیں

☆ صحابہؓ ایمان والوں کا ساحل ہیں

☆ صحابہؓ اپنے ایمان میں کامل ہیں

☆ صحابہؓ تربیتِ مصطفٰے سے اکمل ہیں

☆ صحابہؓ تمام اولیاء اللہ کے رفیق ہیں

☆ صحابہؓ رسول اللہ کے رفیق ہیں

☆ صحابہؓ کے منکر کافر وزندیق ہیں

☆ صحابہؓ ہمارے اِمام ہیں

☆ صحابہؓ پر ہمارے سلام ہیں

☆ صحابہؓ محبت اہلبیت سے سرشار ہیں

☆ صحابہؓ صحابہ مومنین کے سالار ہیں

☆ صحابہؓ ہم سب کے دِلدار ہیں

☆ صحابہؓ ہمارا چین ہیں قرار ہیں

☆ صحابہؓ جنت کے راہی ہیں

☆ صحابہؓ حضور کے سپاہی ہیں

☆ صحابہؓ وجہِ رحمتِ دارین ہیں

☆ صحابہؓ اللہ والوں کا چین ہیں

ہر اصحابی نبی سچے دا ہے حُسن دا نُوری تارا
ہر اک راہ ہدائت اتے ہر اک رب نوں پیارا
طعن کرے اصحاب تے جہڑا اناسمجھ نکارا
باجھوں عشق اصحاب دے صائم نہیں لبھا کوئی کنارا

اگر آپ ایمان چاہتے ہیں۔ اگر آپ حضور کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں آپ رسول اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تو سرکار دو عالم کے جانثار پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سچی محبت کریں ان پیار سے اپنے دلوں کو منور کرلیں

شاناں والے یار نبی دے سب ذیشان اچیرے
عشق نبی دے نور تھیں کیتے جنہاں دور ہنیرے
کون پہنچے اس تھاں تے جتھے اصحاباں دے ڈیرے

Scanned with CamScanner

پونہچ کی اوتھے چیل دی صائم جتھے ہیں بازاں دے پھیرے

ارے جن کو کملی والے آقا ہدایت عطا فرمائیں وہ بے ہدایت کیسے ہو سکتے ہیں۔

اوہ نہیں ڈبدے جنہاں تائیں نبی نے تاریا ہووے
نال نگاہ دے نبی جنہاں دا بخت سنواریا ہووے
جنہاں جمال نبی دا کر کے دِل نوں ٹھاریا ہووے
حکم نبی دا سُن کے صائم جنہاں تن من واریا ہووے

حضرات گرامی۔

سرکار دو عالم جب جہاد کیلئے اعلان کیا تمام صحابہ کرام جوک در جوک بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا مرحلہ آیا تو صحابہ کے ساتھ تھے۔

☆ جب سرکار دوسرے ممالک میں اپنا ایلچی بنائیں تو صحابہ کو
☆ سرکارِ دوعالم کی خدمت کریں تو صحابہ
☆ نبی کی محبت میں جان قربان کریں تو صحابہ
سرکار کی اطاعت میں گھر والوں کو چھوڑیں تو صحابہ
☆ حضور کی محبت میں مال قربان کریں تو صحابہ
☆ لیکن پھر بھی آج لوگ صحابہ پر فتوے لگاتے ہیں۔ انہیں شرم نہیں آتی
☆ جو صحابہ کرام کا منکر ہے وہ رسول اللہ کے فرمان کا منکر ہے
☆ جو رسول اللہ کے فرمان کا منکر ہے وہ رب کے قرآن کا منکر ہے
☆ جو صحابہ کا منکر ہے وہ پیارے آقا کی آل کا منکر ہے
☆ جو صدیق کا دشمن ہے وہ علی کا دشمن ہے
☆ جو نبی کے دوستوں کا باغی ہے وہ رسول کا باغی ہے

نبی جنہاں نوں یار بناوے اسیں اوہناں نوں مار نہیں کہناں
حق نوں اساں نہیں باطل کہنا اُساں نور نوں نار نہیں کہناں

دِن نوں رات اُسی کیوں کہیے اُساں پھُل نوں خار نہیں کہناں
صائم جو صدیق دا دشمن اوہنوں علی دا یار نہیں کہناں

ارے صحابہ کرام کی محبت دیکھیں۔ جنگ احد میں ایک صحابیہ کا باپ اس کا بھائی اس کا شوہر شہید ہو گئے جب اسے خبر پہنچی تو اس نے کہا ان کو چھوڑو مجھے میرے آقا کے بارے میں بتاؤ جب بتایا سرکار دو عالم ہیں مجھے کوئی مصیبت مصیبت نہیں لگتی۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ میرے بھائی۔ باپ۔ اور شوہر میرے آقا پر قربان ہو کر سرخرو ہو گئے۔ ان کے شہید ہو جانے سے مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے ان کی زندگی کا مقصد انہیں حاصل ہو گیا۔ وہ آقا کے قدموں پر قربان ہو گئے ہیں۔ حضرات گرامی!

☆ یہ محبت تھی
☆ یہ عشق تھا
☆ یہ پیار تھا
☆ یہ الفت تھا
☆ یہ عقیدت تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔

اپنے جذبات کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی۔ عرض کی آقا؟

آپ یقیناً میرے نزدیک میری جان سے اور میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر ہوتا ہوں تو اس وقت تک بے قرار رہتا ہوں جب تک آپ کے چہرہ والضحیٰ کو دیکھ نہ لوں۔ پھر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کرنے سے قرار پاتا ہوں۔ یا رسول اللہ جنت میں آپ سب سے اعلیٰ مقام پر ہوں گے۔ تمام انبیا کے مقامات نیچے ہونگے۔ کیا سرکار میں آپ کو وہاں نہ دیکھ سکوں گا؟

سرکار خاموش رہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہو گئے

وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

وَّالصِّدیقینَ وَّالشُّھدآءِ وَ الصَّالحینَ و حَسن اُو لٰک رَفیقا۔

اور جولوگ اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ جن میں اُنہیں کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔یعنی انبیاء،صدیق،شہید اور نیک لوگ اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

اوہ نہیں ڈب دے جہاں دے تائیں نبی نے تاریا ہووے
نال نگاہ دے نبی جہاں دا بخت سنواریا ہووے
جہاں جمال نبی دا کر کے دِل نوں ٹھاریا ہووے
حکم نبی دا سُن ک صائمؔ جہناں تَن مَن واریا ہووے

صُلح حدیبیہ کے موقعہ پر قریش کا نمائندہ عُروہ بن مسعود جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے وہ کہتے ہیں۔
اے لوگو! خدا کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں بھی گیا ہوں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے ایوانوں میں بھی حاضری دے چکا ہوں لیکن میں نے کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی جتنی تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِن کے صحابہ کرتے ہیں۔

سرکار جس بات کا حکم دیتے ہیں صحابہ تعمیل میں دوڑ پڑتے ہیں سرکار جب وضو فرماتے ہیں تو صحابہ وضو والا پانی لینے کیلئے بیقرار ہو جاتے ہیں۔بعض اوقات تو جنگ کی صورت آجاتی۔جب سرکار گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔یہاں تک کہ سوئی گرے اس کی آواز بھی آجائے۔

صدیق اکبر نے حضور کی محبت میں سانپ ضرر حاصل کر لی لیکن اپنے آقا کی طرف نہ آنے دیا۔

☆ یہ محبت ہے !

☆ حضرت عثمان سے لوگوں نے کہا کہ تم کعبے کا طواف کر لو حضرت عثمان نے جواب میں فرمایا جب تک میرے آقا کعبے کا طواف نہیں کرتے میں کعبے کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔

☆ یہ محبت ہے !

☆ حضرت مولا علی نے سرکار کی محبت میں نمازِ عصر کو قربان کر دیا

☆ یہ محبت ہے !

صحابہ نے نماز کی حالت میں اپنا چہرہ سرکار کی طرف پھیر لیا

☆ یہ محبت ہے !

☆ حضرت عمار بن یاسر نے سرکار کی محبت میں اتنی تکالیف اٹھائیں

☆ حضرت بلال حبشی نے محبت رسول میں خود کو فنا کر دیا۔

حضرت خبیب نے قربانی دے کر مثال قائم کی۔
اگر یہ جانثاری نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
اگر یہ عشق مصطفوی نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
جب صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ سے محبت کی مثالیں قائم کیں

☆ تو پیارے آقا نے ان کو انعامات فرمائے
☆ صحابہ کو کرامتیں عطا فرمائیں
☆ صحابہ کو نجابتیں عطا فرمائیں
☆ صحابہ کو رحمتیں عطا فرمائیں
☆ صحابہ کو برکتیں عطا فرمائیں
☆ صحابہ کو رفعتیں عطا فرمائیں
☆ صحابہ کو جنتیں عطا فرمائیں

سارے یار نبی دے سوہنے اُچیاں شاناں والے
سارے عربی چمن دے تارے پاک ایماناں والے
جنت دے وسنیک نے سارے آناں باناں والے
سب تقدیراں بدلن صائمؔ سیف زباناں والے

☆☆☆

صحابہ کی عظمت

روایات میں آتا ہے کہ حضرت مرشد بن ابومرشد غنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے تو ان کا تعلق ایک طوائف سے تھا۔ لیکن جب پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا تو سابقہ گناہوں سے تائب ہوئے اور توبہ کرلی اور پھر اُس حسینہ سے بھی تعلق ختم کردیا۔

روایت ہے کہ ایک دن حضرت مرشد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے کسی کام سے مکہ جاتے ہیں راستہ میں گزرتے ہوئے وہ حسینہ انہیں دیکھ لیتی ہے وہ آواز دیتی ہے آپ رُک جاتے ہیں جب وہ قریب آتی ہے تو آپ کو اپنے اندازِ خاص سے دیکھتی ہے۔

وہ حسینہ حضرت مرشد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہتی ہے کہ آج تم میرے پاس شب باشی کرو۔ مگر حضرت مرشد اس کی اس درخواست کو حقارت سے ٹھکراتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اب خدا کے فضل سے مسلمان ہوگیا ہوں اور خداوند قدوس نے مسلمان پر غیر عورت سے اختلاط کو حرام کررکھا ہے اس لئے اب میں ایسی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ سبحان اللہ۔

پھر مجھے کہنے کی اجازت دیجئے۔

وہ صحابی رسول جن کے سینہ میں محبت رسول ہو۔

وہ صحابی رسول جن کے دل میں عظمت رسول ہو۔

وہ صحابی رسول جس کے ذہن میں خوف اور ارشاد رسول ہو۔

وہ صحابی رسول جس کی نگاہ میں مقام رسول ہو۔

وہ صحابی اس بے حیاء آوارہ حسینہ کی طرف التفات کیسے کرسکتا تھا۔

وہ صحابی اس غلاظت میں کیسے ملوث ہوسکتا تھا۔

وہ صحابی اس ناپاک سے کیسے، پاک ہوسکتا تھا۔ سبحان اللہ العظیم۔

حضرت مرشد کا جواب سن کر حسینہ لاجواب ہوگئی اسے کیا علم تھا کہ جو شب زندہ دار ہو وہ شب میں داغدار نہیں ہوسکتا۔

جو شب بیدار ہو وہ غیر سے شب باش نہیں ہوسکتا۔

جو شب خیر ہو وہ شر انگیز نہیں ہوسکتا۔

جو شب بھر عبادت کرنے والا ہو وہ شب بھر میں ہلاکت میں نہیں پڑسکتا۔

جو شب بھر پاک رہے وہ شب بھر ناپاک نہیں ہوسکتا۔

جو شب بھر طاہر رہے وہ شب بھر ناپاک نہیں ہوسکتا۔

جو شب بھر جھکنے والا ہو وہ حسن کے سامنے بک نہیں سکتا۔ سبحان اللہ العظیم۔

فقیر کو کہنے دیجئے کہ:

جس کی ہر شب شبِ قدر ہو وہ برائی میں ملوث ہو کر اپنی شب کو شبِ دیجور کیسے بنا سکتا ہے۔

اور جو ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے مَس ہوچکا ہو وہ ہاتھ کسی غیر محرم کو کیسے چھو سکتا ہے۔

اور جو شخص مبلغ طائف کے اخلاق کا اسیر ہو وہ کسی طوائف کے حسن کا اسیر کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اسلام سے پہلے یہ حسینہ کا غلام تھا لیکن یہ اب سرکار مدینہ کا غلام ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس آقا نے مرشد کو ذرے سے زر بنایا۔

اس آقا نے مرشد کو کھیرے سے ہیرا بنا دیا۔

Scanned with CamScanner

اس آقا نے مرشد کو سُم سے سونا بنا دیا۔

اس آقا نے مرشد کو صَر صَر سے صَبا بنا دیا۔

اس آقا نے اثیم کو اثیر بنا دیا۔

اس آقا نے مرشد کو صُم سے صمیم بنا دیا۔

اس آقا نے مرشد کو قبیح سے صبیح بنا دیا۔

اس آقا نے مرشد کو صراط المستقیم پر چلا دیا۔

کسی نے خوب کہا ہے۔

دُر فشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مرد زن کو مسیحا کر دیا

سبحان اللہ العظیم

عزیزانِ محترم!

عیسائی مورخین جو یہ صحابہ پر الزام لگاتے ہیں کہ مسلمان قریش کے تجارتی قافلہ پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے تھے یہ سراسر الزام ہے کیونکہ یہ جواب تھا اس ظلم کا جو قریش نے ان مظلوموں پر کیا تھا۔

حاضرین گرامی!

انہی اصحاب پر قریش نے مکہ میں ظلم کیا تھا۔

انہی اصحاب کو جلتے انگاروں پر گھسیٹا گیا تھا۔

انہی اصحاب کو جلتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا تھا۔

انہی اصحاب کو تپتے ہوئے سنگریزوں پر جلایا گیا تھا۔

انہی اصحاب کو چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیا گیا تھا۔

انہی اصحاب کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔

انہی اصحاب کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔

انہی اصحاب کے مال و دولت پر قبضہ کیا گیا تھا۔

انہی اصحاب کی جائیدادوں کی آپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔

انہی اصحاب کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو ہتھیایا گیا تھا۔

انہی اصحاب کا مکہ میں خون بہایا گیا تھا۔

انہی اصحاب کو ہجرت کے بعد بھی مدینہ میں ستانے کے ناپاک منصوبے بنائے گئے۔

انہی اصحاب کو اور ان کے پیغمبر کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے عہد کئے گئے تھے تو جو لوگ اس قدر سفاک ہوں اس قدر ظالم ہوں

جو اس قدر کمینہ خصلت ہوں کہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر جانے والوں کو بھی تنگ کرنے سے باز نہ آئیں تو ایسے بدبختوں کا علاج صرف یہی تھا کہ ان کی شامی تجارت کا سلسلہ مدود کر دیا جائے۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مَعروف تصنیف ابوبکر قرآن کی روشنی ''الصدیق'' میں لکھتے ہیں۔

جناب ابوبکر صدّیق رونقِ بازارِ مصطفےٰ بھی ہیں اور حاملِ انوارِ مصطفےٰ بھی

☆ حاصلِ افکارِ مصطفےٰ بھی ہیں اور مظہرِ کردارِ مُصطفےٰ بھی۔

☆ نکہتِ گلزارِ مصطفےٰ بھی ہیں اور گشتۂ دیدارِ مصطفےٰ بھی۔

اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ ساکنِ مزارِ مُصطفےٰ ہیں۔

☆ یہ ہی نہیں بلکہ! پرتوِ کمالِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو صدیق

☆ جلوۂ جمالِ مُصطفےٰ ہیں تو صدّیق

☆ ناشرِ اَقوالِ مُصطفےٰ ہیں تو صدیق

☆ نقشۂ حالِ مُصطفےٰ ہیں تو صدّیق

☆ صُورتِ قالِ مصطفےٰ ہیں تو صدّیق

☆ صدّیق رضی اللہ عنہ! میں تری عظمت کے قُربان تو سراپا جلال بھی ہے اور پیکر جمال بھی۔

☆ صدّیق! تُو دین کا کمال بھی ہے اور مصطفےٰ کی ڈھال بھی

☆ اَبوبکر صدّیق ! تو مُعظّم بھی ہے مکرّم بھی

☆ ابوبکر صدیق! تو اَسیرِ حلقۂ مُوئے رَسول ہے

☆ اَے ابوبکر! تُو زینت و آرائشِ کُوئے رسول ہے

☆ پَروانۂ شمعِ رُوئے رسول ہے

☆ کُشتۂ خمِ اَبرُوئے رسول ہے

☆ صدّیق رضی اللہ عنہ! ستارے تیری عظمت کو سلام کرتے ہیں

☆ فرشتے تیرے قصیدے پڑھتے ہیں

اللہ کا رسول تُجھے اعزاز عطا فرماتا ہے

☆ صدّیق !

☆ تیری وفا کو میرا سلام ہو

☆ صدّیق، تو کتنا عظیم ہے

☆ صُبح کے سویروں میں غار کے اندھیروں میں، تو۔۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رَفیق ہے

☆ ابوبکر صدّیق جانثارِ رسول بھی ہیں اور غمگسارِ رسول بھی

☆ صدّیق پر طعن و تشنیع کرنے والے اِتنا تو خیال کریں کہ

☆ وفادارِ رسول بھی ہیں اور پاسدارِ رسول بھی

☆ رازدارِ رسول بھی ہیں اور یارِ غارِ رسول بھی

☆ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ظالم اور غاصب نہ کہیے

☆ اگر کہنا ہے تو ابوبکر صدیق کو عَندلیبِ گلستانِ رسول مُختار کہیے

☆ عَرصۂ مُحبت کا شہسوار کہیے

☆ عاشقانِ رسول کا قافلہ سالار کہیے

☆ غریبوں کا غمگسار کہیے

☆ صَحابہؓ کا تاجدار کہیے

☆ مسکینوں کا مددگار کہیے

☆ عشقِ بلالی کا خریدار کہیے

☆ حاملِ نورِ پروردگار کہیے

☆ صداقت کا علمبردار کہیے

Scanned with CamScanner

☆ ثانی اثنین اذھما فی الغار کہیے

ہاں ہاں

☆ ابوبکر صدیق ؓ! پیشوائے کاملین ہیں اور خلیفۃ المسلمین ہیں

☆ تاج الصالحین ہیں

☆ اُمیر المومنین ہیں

☆ اِمام المتقین ہیں

☆ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اَبوبکر صدیق الصدق الصادقین ہیں

☆ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں

☆ پروانہء رحمت اللعالمین ہیں

☆ اور والدِ اُمِ المومنین ہیں

قافلہ سالار سالکین اور سلطان المقربین ہیں

نیرِ برجِ عطا صدّیق ہیں

منبعِ جود وسخا صدّیق ہیں

مرکز مہر ووفا صدّیق ہیں

محور صدق وصفا صدّیق ہیں

حامل نورِ ھُدا صدّیق ہیں

یارِ غارِ مصطفٰے صدّیق ہیں

کیوں نہ صائمؔ ان کو میں ہادی کہوں

حامیِ دینِ ھدیٰ صدّیق ہیں

میرے دوستو!

سیّدنا صدیق اکبر ؓ کی شان تخیلات سے ماورئی ہے۔

صدیق کا مقام تصورات سے بالا اس لئے کہ

صدّیق پروردہ نگاہِ رسول اور خدا تعالیٰ کا مقبول ہے۔

☆ صدّیق مرکز پرکار وفا ہیں

☆ صدّیق فنا فی العشق مُصطفٰے ہیں

☆ صدّیق نائب سیّد الانبیاء ہیں

☆ صدّیق اَبوبکر صدیق ؓ

☆ صدّیق ہیں اور شفیق بھی

☆ رہبر بھی ہیں اور خلیق بھی

☆ اَحسن بھی ہیں اور عتیق بھی

صادق بھی ہیں اور صدّیق بھی

صدّیق ؓ

☆ بحرِ رحمت کے غریق ہیں

☆ صحابہ کے اَتالیق ہیں

☆ حق وباطل میں وجہِ تفریق ہیں

☆ نامہء محبت کی مُہرِ تصدیق ہیں

☆ اور سب سے بڑی بات یہ کہ صدیق

☆ نائبِ رسول اور خلیفۃ بلا فصل بالتحقیق ہیں

☆ حضرت ابوبکر صدّیق ؓ وہ خوش نصیب صحابیِ رسول ہیں جن کو مصطفٰے کی کرشمہ سازیوں اور بندہ نوازیوں کے خصائل وشمائل اور فضائل وکرامات کا بحرِ ناپیدا کنار بنادیا

☆ سیّدنا صدیق اکبر ؓ کو ایک عام انسان کی حیثیت سے نہ دیکھو

Scanned with CamScanner

☆ صدّیق کودیکھنا ہے تویوں دیکھو کہ صدّیق اکبرؓ

☆ انبیأ مرسلین کے تاجدار کے ساتھی ہیں

☆ گلشنِ کون ومکاں کی بہار کے ساتھی ہیں

☆ دونوں جہان کے شہریار کے ساتھی ہیں

ہاں ہاں

☆ صدّیق اکبرؓ حضور پر برسنے والی نوری یلغار کے ساتھی ہیں

☆ مکّہ سے مدینہ آنے والی رہگزار کے ساتھی ہیں

☆ سانپوں کے رہنے والے غار کے ساتھی ہیں

☆ بدر میں چلنے والی تلوار کے ساتھی ہیں

☆ اُحد میں آنے والے آزار کے ساتھی ہیں

بلکہ

☆ اِسلام کے ہر معرکہ کارزار کے ساتھی ہیں

☆ اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ اس مزار کے ساتھی ہیں جسکی زیارت اور سلامی کے لئے ستر۷۰ ہزار فرشتوں کا روز وشب نزول ہوتا ہے

☆ اُس مزار کے ساتھی ہیں جس میں دونوں عالم کے دولہار رہتے ہیں۔

☆ اُس مزار کے ساتھی ہیں جس میں جنّت کے مالک ومختار اور کوثر وسلسبیل کے ساقی رہتے ہیں

☆ وہ مزارِ پُرانوار

☆ جہاں نُور ہے نار نہیں

☆ وہ گلشن سدابہار جہاں پھول ہے خار نہیں

☆ وہ دارالقرار جہاں یار ہے مار نہیں

☆ وہ حریم شہریار جہاں رحمت ہے آزار نہیں

ہاں ہاں

☆ میرے محبوب مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

☆ وہ بیت الشّرف ابوبکر صدیقؓ کا مسکن ہے جہاں حضُوری ہے دُوری نہیں

☆ جہاں تریاق ہے زہر نہیں

☆ جہاں رحمت ہے قہر نہیں

☆ جہاں چارہ ساز ہے بے چارہ نہیں

☆ جہاں شبنم ہے شرارہ نہیں

☆ جہاں حُسن ہے قباحت نہیں

☆ جہاں سکون ہے وحشت نہیں

پیارے ابوبکر صدیق اکبرؓ اس مزار پُرانوار رونق افروز ہیں۔

☆ جہاں خزاں نہیں بہار ہے

☆ جہاں ظلم نہیں پیار ہے

☆ جہاں بے چینی نہیں قرار ہے

☆ جہاں درد نہیں دوا ہے

☆ جہاں مرض نہیں شفا ہے

☆ جہاں صرصر نہیں صبا ہے

☆ جہاں ظلمت نہیں ضیاء ہے

☆ جہاں فنا نہیں بقا ہے

☆ جہاں غیر نہیں حبیب ہے

Scanned with CamScanner

☆ جہاں جہاں مریض نہیں طبیب ہے

وہ مزارِ پُر انوار

☆ جس میں نُور ہی نُور ہے

☆ سُرور ہی سُرور ہے

☆ رحمت ہی رحمت ہے

☆ جہاں برکت ہی برکت ہے

☆ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے

☆ سیّدنا صدّیق اکبر کا وہ مسکن گلستانِ کرم ہے

☆ جہاں سے چلنے والی بادِ رحمت کا ہلکا سا جھونکا جہنم کے شعلوں میں برودتِ کافوری بھر دے

☆ صدّیق!

تُو اُس جلوہ گاہِ نُور کا مکیں ہیں جہاں ظلمتوں کے گزر کا امکان ہی ختم ہو جاتا ہے

پھر ان حالات میں یہ کس قدر نادانی اور حقائق سے روگردانی ہے

کہ معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں نازیبا کلمات کہیں

ماخوذ از الصدیق از علامہ صائم چشتی ص ۴۲ تا ۴۶

اَبوبکر دی شان عظیم اَفضل رَاز دار جو میرے حضور دا اے

ابوبکر دی دھی اے ماں سب دی دِتا ہو یا وقار حضور دا اے

اوہدے پیار دی حد میں کی دساں پہلا پیار جو میرے حضور دا اے

ساجدؔ چشتی میں اوہدی کی شان دساں یار غار جو میرے حضور دا اے

☆☆☆

ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ہر صحابی کوئی نہ کوئی معجزہ دیکھ کر ایمان لایا۔ مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی معجزہ دیکھے اور سب سے پہلے ایمان لائے۔

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو مطمئن ہو کر ایمان لے آیا ہوں لیکن اگر کوئی پوچھے کہ اے ابوبکر تم نے کون سا معجزہ دیکھا جو ایمان لائے تو اسے کیا بتاؤں؟

فرمایا، وہی جواب جو تم نے ملک شام میں دیکھا تھا۔

کیا وہی میرا معجزہ نہیں ہے؟

توں جو ڈٹھا خواب دے اندر چن لتھا اسمانوں!
ہوئے گرد ستارے بوہتے فضل ہویا رحمانوں

اوہو ای چن میں آپ محمد توں جہدے گھر آیا
تُسی ستارے میرے سارے پاک نبی فرمایا
(ﷺ)

حضرات محترم!

ایمان لانے میں بلا فصل۔	صدیق۔
قرآن کریم میں بلا فصل۔	صدیق
حدیث مبارکہ میں بلا فصل۔	صدیق
نماز پڑھانے میں بلا فصل۔	صدیق
ایثار و قربان میں بلا فصل۔	صدیق

بازاروں میں بلافصل۔ صدیق

غاروں میں بلافصل۔ صدیق

مزاروں میں بلافصل۔ صدیق

کون ہے جو اس کے بلافصل ہونے کو چیلنج کر سکتا ہے سرکار نے آج بھی اپنے ساتھ بلافصل لٹایا ہوا ہے اور تا قیام قیامت لٹائے رکھیں گے۔ اور پھر جنت میں بھی بلافصل ہی لے جائیں گے۔

توڑ دے ساتھی توڑ پچسن انگلیاں پھڑ کے جنت دیسن
نال نبی دے سیر کریسن جنت دے گلزاراں دا
بن یار نبی دیاں یاراں دا، بن یار نبی دیاں یاراں دا
شک ہووی تاں ونج مدینے جوڑا دیکھ مزاراں دا
بن یار نبی دیاں یاراں دا بن، یار نبی دیاں یاراں دا

نبی ﷺ سے نسبت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

نبی ﷺ سے نسبت والی غار:۔

اس غار کو نسبت ہے یارِ غار سے اس پر تو میں نے فرمادیا۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط

نبی ﷺ سے نسبت والی غار

صفا اور مروہ کو میرے پیارے سے نسبت ہوئی تو میں نے فرمادیا۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ط

نبی ﷺ سے نسبت والا کتا

کسی کتے کو میرے پیارے سے نسبت ہوئی تو میں نے فرمادیا۔

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط

نبی ﷺ سے نسبت والے گھوڑے

کسی گھوڑے کو میرے پیارے سے نسبت ہوئی تو میں نے فرمادیا۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا وَالمغیرات صبحا فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ط

اسی طرح جب کسی غار کو نسبت ہوئی تو میں نے فرمادیا۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط

میرے محبوب کے محبوب صدیق کی نسبت والی غار کا میں نے اپنے کلام میں نہایت حسین انداز میں ذکر فرمایا۔

غار والی نیکی

علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب نور الابصار میں فرماتے ہیں۔

ایک دن جبرائیل امین علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاجر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا۔

اے جبرائیل۔ صف لنا عمر ط۔ ہمارے یار عمر فاروق کی توصیف بیان کرو عرض کیا

یارسول اللہ ﷺ

اگر میں حضرت عمر کی صفت وتعریف بیان کروں اور اتنی کروں کہ:۔

مِثْلَ مَاقَامَ نُوح" فِیْ قَوْمِہٖ ط

جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کی۔یعنی ساڑھے نوسو سال تک بیان کرتا رہوں تو پھر بھی۔

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہو

کا مصداق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مکمل نہ ہو سکے گی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام نیکیاں ایک طرف ہوں اور آپ ﷺ کے یار غار سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک غار والی نیکی ایک طرف ہو تو صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ایک نیکی عمر کی تمام نیکیوں سے وزنی ہوگی۔

اللہ نوں دی تیرے اتے پورا اعتبار سی
تاہیوں تینوں چنیاں نبی دا پہرے دار سی
آپو نہیں آیا تینوں رب سچے گھلیا
اوکھے ویلے توں نبی دے سنگ رلیا
اوہ سنگیاں اٹھان والیاں
شان ودھ گئے میں موہڈیاں تے چان والیا
شان ودھ گئے میں موہڈیاں تے چان والیا
اُوہ غاراں پیتاں دینداں گواہیاں نے
جتھے ترے راتاں مل کے نبھائیاں نے

نبی نوں سینے لان والیا
شان ودھ گئے نیں موہڈیاں تے چان والیا
شان ودھ گئے نیں موہڈیاں تے چان والیا

نبی ﷺ کا پہرے دار

کسی کا پہرے دار اس کا بھائی ہے۔
کسی کا پہرے دار اس کا بیٹا ہے۔
کسی کا پہرے دار کوئی ملازم ہے۔
کسی کا پہرے دار پٹھان ہے۔مگر
محبوب خدا کا پہرے دار صدیق ذی شان ہے۔

خدا کی امانت کا امین

شب ہجرت نبی کی امانتیں علی کے حوالے ان کا محافظ علی المرتضیٰ ہے اور خدا کی امانت صدیق کے حوالے اس کا محافظ یار غار مصطفےٰ ہے۔

عقیدہ علامہ اقبال

شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا۔

خواجۂ اوّل کہ اوّل یار بود
ثانی اثنین اذھما فی الغار بود

Scanned with CamScanner

عظمتِ صدیق رضی اللہ عنہ

صدیقؓ تو محسنِ مصطفےٰ ہے۔

صدیقؓ تو محسنِ اسلام ہے۔

صدیقؓ تو محسنِ اصحاب ہے۔

صدیقؓ اگر مطمئن ہے تو سب مطمئن ہیں۔

صدیقؓ اگر مطمئن ہے تو اصحاب مطمئن ہیں۔

صدیقؓ کو اطمینان ہے تو تمام صحابہ کو اطمینان ہے۔

تو مجھے یہ کہنے دیجئے کہ اگر امام نماز میں مطمئن ہوگا تو نمازی بھی مطمئن ہوں گے۔ اور اگر امام مطمئن نہ ہوگا تو پھر نماز ہی نہیں ہوگی۔ چنانچہ صدیق کے اطمینان سے تمام مقتدیوں کے اطمینان کا یقین کرلیا۔ کیونکہ صدیقؓ کے اطمینان پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ نے پیغمبر کو کندھوں پر اٹھایا تو پیغمبر مطمئن ہو کر کندھوں پر بیٹھ گئے۔

صدیقؓ نے غار کے اندر جا کر جب سوراخوں کو بند کیا اور پھر آپ کو اندر بلایا تو آپ ﷺ مطمئن ہو کر قدم اندر رکھتے ہیں کیونکہ رفیق سفرؓ صدیق نے سوراخوں کو بند کر کے اطمینان کر لیا تھا تو اسی جگہ۔

پیغمبر کو صدیقؓ کے اطمینان پر اطمینان تھا۔

صدیقؓ کے ایمان پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کے اسلام پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کے احسان پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی رفاقت پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی صداقت پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی نفاست پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی معیت پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی طمانیت پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی امامت پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔

صدیقؓ کی خلافت پر پیغمبر کو اطمینان تھا۔ سبحان اللہ۔

اسی لئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ۔

مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

نبی ﷺ کے ساتھی

روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ دو اور ساتھی بھی حجرہ شریفہ میں جاتے ہیں جنہیں دنیا ابوبکرؓ اور عمرؓ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ سبحان اللہ۔

مجھے کہنے دیجئے کہ دو ساتھی اپنے محبوب کے ساتھ گئے۔

جو دنیا میں آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔

جو بدر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو احد میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو خندق میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو احزاب میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

Scanned with CamScanner

جو خیبر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو حنین میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

جو حضر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ سبحان اللہ۔

سفر کے ساتھی، حضر کے بھی ساتھی
فقر کے بھی ساتھی، صبر کے ساتھی
مدینے کے ساتھی، سفینے کے ساتھی
یہاں اور وہاں ہے قرینے کے ساتھی
بدر کے بھی ساتھی، احد کے بھی ساتھی
قبر کے بھی ساتھی، لحد کے بھی ساتھی
صداقت کے ساتھی، عدالت کے ساتھی
سخاوت کے ساتھی، شجاعت کے ساتھی
محبت کے ساتھی، مودّت کے ساتھی
مروت کے ساتھی، اخوت کے ساتھی
راتوں کے ساتھی، براتوں کے ساتھی
سحری کے ساتھی، افطاری کے ساتھی
آنے میں ساتھی، جانے میں ساتھی
کھانے میں ساتھی، کھلانے میں ساتھی
بہاروں کے ساتھی، خزاؤں کے ساتھی

وفاؤں کے ساتھی، اداؤں کے ساتھی
شجر کے بھی ساتھی، حجر کے بھی ساتھی
مسجد کے بھی ساتھی اور حجرے کے بھی ساتھی
نسب کے بھی ساتھی اور حسب کے بھی ساتھی
رشتوں کے ساتھی، بہشتوں کے ساتھی سبحان اللہ
محافل کے ساتھی، مجالس کے ساتھی
محاسن کے ساتھی، محامد کے ساتھی
صلوٰتوں کے ساتھ، سلاموں کے ساتھی
تشہد کے ساتھی، قیاموں کے ساتھی
رونے کے ساتھی، رلانے کے ساتھی
ہنسنے کے ساتھی، ہنسانے کے ساتھی
پڑھنے کے ساتھی، پڑھانے کے ساتھی
سننے کے ساتھی، سنانے کے ساتھی۔ سبحان اللہ

زندیق اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

زندیق کفر کی بقا چاہتا ہے۔

صدیقؓ اسلام کی بقا چاہتا ہے۔

زندیق شرک کی بقاء چاہتا ہے

صدیقؓ دین کی ضیاء چاہتا ہے۔

زندیق شیطان کی رضا چاہتا ہے

Scanned with CamScanner

صدیقؓ خدا کی رضا چاہتا ہے

زندیق شیطان کا نمائندہ ہے۔

صدیقؓ رحمان کا نمائندہ ہے۔

زندیق ازلی بدبخت ہے۔

صدیقؓ ازلی خوش بخت ہے۔

زندیق کا نمائندہ جہنمی ہے۔

صدیقؓ کا نمائندہ جنتی ہے۔

سبحان اللہ

زندیق کا مال کفر کے کام آتا ہے

صدیقؓ کا مال اسلام کے کام آتا ہے۔

زندیق کا مال غیروں نے استعمال کیا۔

صدیقؓ کا مال نبی ﷺ کے یاروں نے استعمال کیا۔

زندیق کا مال فضول خرچ تھا۔

صدیقؓ کا مال خدا کے رسول ﷺ پر خرچ ہوا۔

سبحان اللہ۔

زندیق مال خرچ کرتا ہے اسلام نہ پھیلے

صدیقؓ مال خرچ کرتا ہے اسلام پھیلے۔

زندیق مال خرچ کرتا ہے خدا کی عبادت نہ ہو۔

صدیقؓ مال خرچ کرتا ہے خدا کی عبادت ہو۔

زندیق خرچ کرتا ہے کفر پھیلے۔

صدیقؓ خرچ کرتا ہے دین پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے نفرت پھیلے۔

صدیقؓ خرچ کرتا ہے محبت پھیلے۔

زندیق خرچ کرتا ہے خباثت پھیلے۔

صدیقؓ خرچ کرتا ہے طہارت پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے شرارت پھیلے۔

صدیقؓ خرچ کرتا ہے شرافت پھیلے۔

زندیق خرچ کرتا ہے خیانت پھیلے۔

صدیقؓ خرچ کرتا ہے امانت پھیلے۔

زندیق خرچ کرتا ہے کہ لوگ شیطان کے نام لیوا ہیں۔

صدیقؓ خرچ کرتا ہے کہ لوگ صاحب قرآن کے نام لیوا ہوں۔

سبحان اللہ۔

زندیق کا خرچ کفر کے لئے

صدیقؓ کا خرچ اسلام کے لئے

زندیق کا خرچ شرک کے لے

صدیقؓ کا خرچ توحید کے لئے

زندیق کا خرچ شیطان کے لئے

صدیقؓ کا خرچ رحمان کے لئے

زندیق کا خرچ جہنم کے لئے

صدیقؓ کا خرچ جنت کے لئے

سبحان اللہ۔

Scanned with CamScanner

شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بعد نبیاں دے ہے شان صدیقؓ دا
دیکھو ربّ محمد ﷺ دے دلدار دا

سوہنا صدیقؓ مرتبہ سی پاؤندا رہیا
کملی والے نوں موہڑے سی چاندا رہیا

ڈنگ کھاندا رہیا مسکراندا رہیا
چہرہ ویندا رہیا یار انور دا

اوہدی عظمت دا خورشید چڑھدا رہیا
ہر قدم اوہدا شان و دھدا رہیا

پچھے اوہدے نمازاں اوہ پڑھدا رہیا
جو امام آپ ہے سارے سنسار دا

جانیں اللہ یا اللہ دا سوہنا نبی
کینوں صدیقؓ سند غلامی لئی

جد وی سوہنے نوں کوئی ضرورت پئی
گھر دی ہر شے رہیا سوہنے توں واردا

☆☆☆

چار یار رضی اللہ عنہم

حضرات گرامی قدر۔

پیارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں کہ میری خلافت تیس سال تک رہے گی اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ مشکواۃ شریف میں سرکارِ دو عالم کی روایت کردہ خلافت پاک میں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ شامل ہیں۔ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ بھی شامل ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ شامل ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ بھی شامل ہیں معلوم ہوا سرکار کے چاروں یار چنے ہوئے تھے۔

☆ چار یار اللہ کے بھی پیارے ہیں
☆ چار یار رسول اللہ کے بھی پیارے ہیں
☆ چار یار انبیاء کے بھی پیارے ہیں
☆ چار یار اھلبیت کے بھی پیارے ہیں
☆ چار یار صحابہ کرام کے بھی پیارے ہیں
☆ چار یار اولیاء کے بھی پیارے ہیں

جیہڑا چواں یاراں دا یار نہیں اوہ نبی دا تابعدار نہیں
جیہڑا نبی دا تابعدار نہیں اوہدا ہونا بیڑا پار نہیں

حضرات گرامی !

چار کے بغیر کسی کا گزار نہیں ہے۔

☆ اللہ کے حروف بھی چار ہیں
☆ رسول کے حروف بھی چار ہیں

Scanned with CamScanner

☆ بتول کے حروف بھی چار ہیں

☆ حسین کے حروف بھی چار ہیں

☆ محمد کے حروف بھی چار ہیں

☆ احمد کے حروف بھی چار ہیں

☆ قرآن کے حروف بھی چار ہیں

☆ مجید کے حروف بھی چار ہیں

☆ اعظم کے حروف بھی چار ہیں

☆ اکبر کے حروف بھی چار ہیں

☆ کریم کے حروف بھی چار ہیں

☆ داتا کے حروف بھی چار ہیں

☆ فرید کے حروف بھی چار ہیں

☆ محدث کے حروف بھی چار ہیں

☆ مفسر کے حروف بھی چار ہیں

☆ مشرق کے حروف بھی چار ہیں

☆ مَغرب کے حروف بھی چار ہیں

☆ شُمال کے حروف بھی چار ہیں

☆ جُنوب کے حروف بھی چار ہیں

☆ بادِل کے حروف بھی چار ہیں

☆ رَحمت کے حروف بھی چار ہیں

☆ موسم کے حروف بھی چار ہیں

☆ گرما کے حروف بھی چار ہیں

☆ سَرما کے حروف بھی چار ہیں

☆ بہار کے حروف بھی چار ہیں

☆ خزاں کے حروف بھی چار ہیں

☆ اُوپر کے حروف بھی چار ہیں

☆ نیچے کے حروف بھی چار ہیں

☆ محبت کے حروف بھی چار ہیں

☆ پیار کے حروف بھی چار ہیں

☆ محنت کے حروف بھی چار ہیں

☆ شفقت کے حروف بھی چار ہیں

☆ مُسرّت کے حروف بھی چار ہیں

☆ کے حروف بھی چار ہیں

☆ قادر کے حروف بھی چار ہیں

☆ قُدرت کے حروف بھی چار ہیں

☆ خالق کے حروف بھی چار ہیں

☆ خلقت کے حروف بھی چار ہیں

☆ نبوّت کے حروف بھی چار ہیں

☆ بہشت کے حروف بھی چار ہیں

☆ شوکت کے حروف بھی چار ہیں

☆ عنایت کے حروف بھی چار ہیں

☆ عظمت کے حروف بھی چار ہیں

☆ نعمت کے حروف بھی چار ہیں

☆ معین کے حروف بھی چار ہیں

☆ علیم کے حروف بھی چار ہیں

☆ کلیم کے حروف بھی چار ہیں

☆ موسیٰ کے حروف بھی چار ہیں

☆ داؤد کے حروف بھی چار ہیں

☆ یوسف کے حروف بھی چار ہیں

☆ شعیب کے حروف بھی چار ہیں

☆ ایوب کے حروف بھی چار ہیں

☆ اُویس کے حروف بھی چار ہیں

☆ بلال کے حروف بھی چار ہیں

☆ عباس کے حروف بھی چار ہیں

☆ حسّان کے حروف بھی چار ہیں

☆ نصیر کے حروف بھی چار ہیں

☆ امیر کے حروف بھی چار ہیں

☆ فقیر کے حروف بھی چار ہیں

☆ منیر کے حروف بھی چار ہیں

☆ کبیر کے حروف بھی چار ہیں

☆ عروج کے حروف بھی چار ہیں

☆ فراز کے حروف بھی چار ہیں

☆ رفعت کے حروف بھی چار ہیں

☆ اکبر کے حروف بھی چار ہیں

☆ اصغر کے حروف بھی چار ہیں

☆ کعبہ کے حروف بھی چار ہیں

☆ مسجد کے حروف بھی چار ہیں

☆ طواف کے حروف بھی چار ہیں

☆ عمرہ کے حروف بھی چار ہیں

☆ اجمیر کے حروف بھی چار ہیں

☆ برکت کے حروف بھی چار ہیں

☆ ذَاکر کے حروف بھی چار ہیں

☆ شَاکر کے حروف بھی چار ہیں

☆ اَنور کے حروف بھی چار ہیں

☆ طاہر کے حروف بھی چار ہیں

☆ ظَاہر کے حروف بھی چار ہیں

☆ بَاطِن کے حروف بھی چار ہیں

Scanned with CamScanner

☆ تصوّر کے حروف بھی چار ہیں

☆ صُوفی کے حروف بھی چار ہیں

☆ مولا کے حروف بھی چار ہیں

☆ ملجا کے حروف بھی چار ہیں

☆ ادیب کے حروف بھی چار ہیں

☆ خطیب کے حروف بھی چار ہیں

☆ وَاعِظ کے حروف بھی چار ہیں

☆ مُقرر کے حروف بھی چار ہیں

☆ مُدبر کے حروف بھی چار ہیں

☆ مُحقق کے حروف بھی چار ہیں

☆ محفل کے حروف بھی چار ہیں

☆ جلسہ کے حروف بھی چار ہیں

☆ خطاب کے حروف بھی چار ہیں

حضرات گرامی! چار کی کیا خصوصیات بتاؤں آسمان کے مقرب فرشتے بھی چار ہیں

کتبِ سماویہ بھی چار ہیں

سمتیں بھی چار ہیں

موسم بھی چار ہیں

حضور کی بیٹیاں بھی چار ہیں

عوالم بھی چار ہیں

ناسوت' ملکوت' جبروت' لاہوت' اور سرکار کے یار بھی چار ہیں جو ان چار کا ماننے والا ہے اس بیڑا پار ہے۔

جیہڑا چوں یاراں دیا یار نہیں
اوہدا ہونا بیڑا پار نہیں
اک دوجے دے سب ہین ولی
صدیق عمر عثمان علی
اوہ علی دا لجھ نہ لگدا اے
جہنوں نال صدیق دے پیار نہیں

جو مولائے کائنات کا غلام ہے اسے صحابہ کرام غلامی بھی اختیار کرنی پڑے گی

☆ جو صدیق کا منکر ہے

☆ وہ علی کا منکر ہے

☆ جو فاروق کا منکر ہے

☆ وہ علی کا منکر ہے

☆ جو علی کا منکر ہے

☆ وہ تینوں کا منکر ہے

حضرت سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان وعظمت ہم نے نہیں دی بلکہ یہ شان کملی والے آقا نے عطا فرمائی ہے۔

ربِ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

شاناں دیتاں نے اعلیٰ توں اعلیٰ عطا

کملی والے محمد دے ہر یارنوں

شان پچھنی جے صدیق وفاروق دی

پچھو مولا علی شیر جرار تواں

سوہنے صدیق تائیں صداقت ملی

قبر وچہ تے سفر وچہ رفاقت ملی

حکم کیتا سی جس وقت سوہنے نبی

گھر دا گھر چک کے صدیق لے آیا سی

ڈنگ کھا کے وی آرام پہنچایا سی

شاہ خوباں دو عالم دے سردار نوں

شان منکر کی فاروق دی جان دا

ایہہ تے نار حسد وچہ ہے جلدا پیا

جہنے فاروق نوں رب توں منگ کے لیا

پچھ شانِ عُمر اوس سرکار نوں

اوہ عمر جہڑا خود تے مہاراں پھڑے

پر غلام اوہدا ناقہ دے اتے چڑھے

لیکے سندِ غلامی جو حسنین توں

فیض ونڈ دا رہیا سارے سنسار نوں

شان عثمان دی جان دا اے خدا

نُور دو جنہوں کیتے محمد عطا

جان دے کے لیا فتنیاں تو بچا

جہنے دینِ محمد دے انوار نوں

شانِ حیدر کی کر سکدا کوئی بیاں

جس دے قبضے ہے کوثر تے باغِ جناں

ولی اللہ نے ہے فقر دی سلطنت

سارے ولیاں دے لشکر دے سالار نو

شانِ حیدر دا کوئی کنارہ نہیں

کوئی اینا محمد نوں پیارا نہیں

جے ناں چاراں نوں منیے تے چارا نہیں

چاراں رنگیا اے اے صائمؔ دے اشعار نوں

حضرات گرامی۔

کملی والے آقا کے چار یاروں کی رفعت اور بلندی کے بارے میں کوئی نہیں جان سکتا۔ آج کوئی مولا علی کو مانتا ہے لیکن صدیق اکبر کا منکر ہے۔ اگر کوئی تینوں کو مانتا ہے تو مولا علی کو نہیں مانتا۔

لیکن یہ اہلسنت کو سعادت حاصل ہے کہ چاروں کو مانتے ہیں

اہلسنت کے مقدر کی بلندی دیکھو

جس کو صدیق و عمر حیدر عثمان ملے

حضرات گرامی۔ چار کو مانے بغیر کسی کا گذارا نہیں ہے کیونکہ

روشن کے بھی چار حروف ہیں

سورج کے بھی چار حروف ہیں

چاند کے بھی چار حروف ہیں

دھوپ کے بھی چار حروف ہیں

لائٹ کے بھی چار حروف ہیں

جو روشنی کو مانتا ہے اسے چار کو ماننا پڑے گا۔ جو روشنی کو نہیں مانتے وہ اندھیروں کے راہی ہیں۔ ان کی مثل اُلّو کی طرح ہے جو جانتے ہوئے خود کو اندھا رکھتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو چار یاروں کا غلام بنائے۔

کر سکو گے کس طرح ان سے صحابہ کو جدا
گرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چار ہے

مشرک موحد بن گیا

روایت میں آتا ہے کہ ہجرت کو تیرہ مہینے گزر چکے تھے کہ ایک شخص کرز بن جابر فہری مکہ سے مدینہ آیا اور اہل مدینہ کے اونٹ جو شہر سے باہر چراگاہ میں چر رہے تھے لوٹ کر لے گیا۔ اس بات کی خبر جب سرکار دو عالم ﷺ کو ہوتی ہے تو آپ حضرت زید بن حارثہ کو عامل مدینہ مقرر فرماتے ہیں اور جھنڈا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حوالے کر کے مہاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے تعاقب میں بدر کے قریب وادیٔ سفوان تک جاتے ہیں مگر وہ آپ ﷺ کے ہاتھ نہیں آتا اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ وادیٔ سفوان سے ہی مدینہ واپس تشریف لے آتے ہیں۔

(بحوالہ سیرت کبریٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۹۱۰)

عزیزانِ گرامی! کرز بن جابر فہری آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کے اصحاب کے ہاتھ آجاتے تو یقیناً ان کا تیا پانچا ہو جاتا۔ مگر اس علام الغیوب نے کرز بن جابر کو ان کے ہاتھ آنے ہی نہ دیا کیوں کہ رب العزت نے کرز کو مسلمان کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیغمبر کا غلام اور اسلام کا شیدائی بنانا تھا۔ چنانچہ پھر کرز بن جابر اسلام لائے اور سنہ ۸ ہجری کو فتح مکہ کے دن جام شہادت نوش کیا۔

فقیر کو کہنے دیجئے کہ قدرت خداوندی دیکھئے کہ:۔

جو اونٹ لوٹنے آیا تھا وہ اب خود اپنا سب کچھ سلام کے لئے لٹا گیا۔

جو مسلمانوں کی جان لینے آیا تھا وہ خود اپنی جان اسلام پر قربان کر گیا۔

جو مسلمانوں کو تکلیف دینے آیا وہ خود زخم اٹھا کر چلا گیا۔

جو جہنمی بننے آیا تھا وہ خود جنتی بن کے چلا گیا۔

جو اونٹ بھگا کر لے گیا تھا وہ اب خود بھاگ کر اسلام کے دامن میں آگیا۔

جب آیا تھا تو اسلام کی نگاہ میں سب سے ذلیل تھا۔

جب گیا تو اسلام کی نگاہ میں سب سے عظیم ہو گیا تھا۔

جب آیا تھا تو مشرک تھا۔ جب گیا تو موحد تھا۔

جب آیا تو جہنمی تھا۔ جب گیا تو جنتی تھا۔

جب آیا تو بت پرست تھا۔ جب گیا تو رب پرست تھا۔

جب آیا تو لعنت اللہ تھا۔ جب گیا تو رضی اللہ تھا۔

جب آیا تو ذلیل تھا۔ جب گیا تو مردِ جلیل تھا۔

وہ آدمی جو تیغ جفا کا قتیل ہے
کردار ہو عظیم تو بطلِ جلیل ہے

جس کو اسلام نے باحیا بنا دیا ہو وہ بے حیا کیسے ہو سکتا ہے۔

جس کو اسلام نے باشعور بنا دیا ہو وہ بے شعور کیسے ہو سکتا ہے۔

جس کو اسلام نے باغیرت بنا دیا ہو بے غیرت کیسے ہو سکتا ہے۔

سبحان اللہ العظیم۔

نابینا صحابیِ رسول اللہ

روایت ہے کہ رمضان المبارک کے اختتام میں ابھی کئی دن باقی تھے کہ آپ

ﷺ مدینہ سے نکلتے ہیں اپنی جگہ امامت کے لئے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متعین فرماتے ہیں۔ ماشاءاللہ۔

ایک صحابی اور وہ بھی نابینا۔ ان کا مقدر چمک اٹھا اسے وہ اعزاز ملا جو کسی آنکھ والے کو نہ ملا آپ ﷺ کی عدم موجودگی میں اس نابینا صحابی نے امامت کرائی اور صحابہ نے ان کے پیچھے نمازیں ادا فرمائیں۔

اب مجھے کہنے دیجئے کہ:۔

کوئی صدر کا قائم مقام ہوتا ہے تو اس پر فخر کرتا ہے۔

کوئی وزیراعظم کا قائم مقام ہوا ہے تو اس پر فخر کرتا ہے۔

اگر کوئی کسی مرشد کی گدی پر بیٹھتا ہے تو سجادہ نشین کہلاتا ہے۔

اگر کوئی کسی مرشد کی گدی پر براجمان ہوتا ہے تو مخدوم زادہ کہلاتا ہے۔

اگر کوئی کسی وزیر کی گدی پر بیٹھتا ہے تو وزیرزادہ کہلاتا ہے۔

اگر کوئی کسی سید کی گدی پر بیٹھتا ہے تو سیدزادہ کہلاتا ہے۔

لیکن قربان جائیں ایسے پیر ﷺ کے۔

جس سے بہتر کائنات میں کوئی پیر نہیں ہے۔

جس سے بہتر کائنات میں مرشد کوئی نہیں ہے۔

جس سے بہتر کائنات میں سیّد کوئی نہیں ہے۔

جس سے بہتر کائنات میں سردار کوئی نہیں ہے۔

آج اس پیر کی گدی پر۔

آج اس مرشد کی سند پر۔

آج اس سید کے مصلے پر۔

ایک نابینا صحابی امامت کروا رہا ہے۔ سبحان اللہ۔

یہ وہی نابینا ہے جس سے قریش کے سردار جلتے تھے۔

یہ وہی نابینا ہے جس سے مشرک ناراض تھے۔

یہ وہی غریب ہے جس سے مکہ کے سرمایہ دار خفاء تھے۔

یہ وہی مسکین ہے جسے مکہ کے رئیس پسند نہ کرتے تھے۔

لیکن آج اسے سردار کائنات نے اپنے مصلّے پر کھڑا ہونے کی اجازت دے دی ہے۔

آج استاد نے شاگرد کو اپنے مصلّے پر کھڑا کر دیا ہے۔

آج مرید مُصطفےٰ ﷺ اپنے راہ نما پیر کے مُصلّے پر امامت کرانے کے قابل ہو گیا ہے۔

شمع رسالت کے پروانے

کفار کے دو آدمی قتل ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ دونوں کی دیت روانہ فرماتے ہیں اور اس سلسلہ میں آپ ﷺ کے ساتھ کون کون تھا۔

روایات میں آتا ہے کہ آپ اسی سلسلہ میں بات کرنے کی غرض سے بنونظیر کی طرف جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت کون کون تھا؟

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ سبحان اللہ۔

Scanned with CamScanner

فقیر کہتا ہے کہ:۔

"اگر شمع رسالت جا رہے تھے تو ساتھ رسالت کے پروانے بھی جا رہے تھے۔

اگر نبی جا رہے تھے تو ساتھ امتی بھی جا رہے تھے۔

اگر استاد جا رہے تھے تو ساتھ شاگرد بھی جا رہے تھے۔

اگر عرب کا چاند جا رہا تھا تو ساتھ ستارے بھی جا رہے تھے۔ سبحان اللہ العظیم۔

فقیر کو کہنے دیجئے کہ:۔

صاحبِ قرآن کے ساتھ قاریٔ قرآن بھی تھے۔

صاحبِ نبوت کے ساتھ خادمانِ نبوت بھی تھے۔

صاحبِ صداقت کے ساتھ صاحبانِ صداقت بھی تھے۔

صاحبِ امانت کے ساتھ صاحبانِ امانت بھی تھے۔

صاحبِ دیانت کے ساتھ صاحبانِ دیانت بھی تھے۔

امام مرسلین کے ساتھ امام المتقین بھی تھے۔ سبحان اللہ۔

فقیر کو کہنے دیجئے کہ وہ کیا منظر ہوگا۔

جب حضور آگے ہوں گے اور صحابہ پیچھے ہوں گے۔

جب صاحبِ جمال آگے ہوگا اور عاشقانِ کمال پیچھے ہوں گے۔

جب سردار انبیاء آگے ہوگا اور سردارانِ امت پیچھے ہوں گے۔

جب حبیب رحمان آگے ہوگا اور بندگان رحمان پیچھے ہوں گے۔

جب صاحب معراج آگے ہوگا۔

جب صاحب لولاک آگے ہوگا۔

جب ساقی کوثر آگے ہوگا۔

جب شافع محشر آگے ہوگا۔ اور

آپ ﷺ کے پیچھے آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل رہے ہوں گے تو یقیناً درو دیوار سے آواز آ رہی ہوگی کہ:۔

سید کونین تیرے جاں نثاروں کو سلام
یعنی گردونِ نبوت کے ستاروں کو سلام

فقیر کو کہنے دیجئے کہ:۔

یہ نہیں ہوسکتا کہ

چاند ہو اور ستارے نہ ہوں
سورج ہو اور کرنیں نہ ہوں
سمندر ہو اور لہریں نہ ہوں
پھول ہو اور خوشبوئیں نہ ہوں
محبوب ہو اور دیوانے نہ ہوں
شمع ہو اور پروانے نہ ہوں
مصطفیٰ ہو اور صحابہ نہ ہوں۔ سبحان اللہ

نعرہ تحقیق۔ حق چار یار

آپ ﷺ کی زبان

یہ آپ ﷺ کی صحبتِ فیض اثر کا نتیجہ ہے یہ آپ ﷺ کی زبان حق ترجمان ہے جس کی بدولت۔

Scanned with CamScanner

ابوبکر۔صدیق بنے۔

عمر۔فاروق بنے۔

عثمان۔ذی النورین بنے۔

علی۔حیدر کرار بنے۔

ہاں ہاں

یہ وہی زبان ہے جو دشمنوں کو دوست بناتی ہے جو بیگانوں کو اپنا بناتی ہے۔

جو غلام کو آقا بناتی ہے۔جو کمترین کو بہترین بناتی ہے۔

جو جہنمیوں کو جنتی بناتی ہے۔جو ارذل کو افضل بناتی ہے۔

جو خالی کو والی بناتی ہے۔جو ذرے کو آفتاب بناتی ہے۔

جو قطرہ کو دریا بناتی ہے۔

اور یہ لعاب دہن وہی لعاب دہن ہے۔

جو کٹے بازو پر لگے تو بازو درست۔

دکھتی آنکھوں پر لگے تو آنکھیں درست۔

کڑوے کنویں میں پڑے تو میٹھا ہو جائے۔

حضرت قتادہ کی کٹی آنکھ کو لگے تو بالکل ٹھیک۔

حضرت صدیق کی ایڑھی پر لگے تو زہر کا اثر زائل۔

حضرت عبداللہ ابن عباس کے دہن میں آئے تو مفسر قرآن بنا ڈالے۔

صادق وامین

جس عبداللہ کے لخت جگر کو آج تک صادق وامین کہتے رہے ہو۔

جس خدا کے پیغمبر کی صداقت کی گواہی تم خود دیتے رہے ہو۔

جس نفیس انسان کے کردار واطوار کو پورا مکہ جانتا ہے وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔

اس نے جو بھی کہا سچا کہا۔سب کچھ ہو سکتا ہے۔

ستارے ٹوٹ سکتے ہیں۔

چاند بے نور ہو سکتا ہے۔

سورج سیاہی میں بدل سکتا ہے۔

پہاڑ روئی بن کر اڑ سکتے ہیں۔

دریا اپنا رخ بدل سکتے ہیں۔لیکن

زبان نبوت جھوٹ نہیں بول سکتی۔

پیغمبر سچا ہے۔

پیغمبر کا خدا سچا ہے۔

پیغمبر کا دین سچا ہے۔

پیغمبر کا مذہب سچا ہے۔

پیغمبر کا اخلاق سچا ہے۔

پیغمبر کا کردار سچا ہے۔

مشرک جھوٹا ہے۔

مشرک کا مذہب جھوٹا ہے۔

مشرک کے معبود جھوٹے ہن۔

مشرک کی زبان جھوٹی ہے۔اور

جن جھوٹے لوگوں نے،جن کذاب انسانوں نے ایک سچے انسان پر،ایک سچے

Scanned with CamScanner

پیغمبر پر ستم کیا۔ ایک رحمدل پیغمبر کو پتھر مارے تو کیا اب ان کے گھروں میں پتھر نہ پڑیں گے یہی وجہ تھی کہ عاتکہ کو خواب میں یہ دکھایا گیا کہ مکہ کے ہر گھر میں پتھر پڑے۔

ابوجہل کی دوڑ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ:۔

حضرت عباس مسجد حرام کی طرف جارہے تھے کہ سامنے سے ابوجہل آتا دکھائی دیا یہ اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف جاتے ہیں تاکہ خواب کا ذکر کر کے اسے اشتعال دلائیں اور جب وہ کوئی بکواس کرے تو پھر اس کی مناسب مرمت کریں ابھی عباس اس کی طرف بڑھے ہی تھے کہ وہ بہت جلدی اور تیزی سے مسجد حرام کے دروازہ کی طرف بھاگ گیا۔

کہ ابوجہل کوئی پہلی مرتبہ نہیں بھاگا۔ یہ ساری زندگی بھاگتا ہی رہا ہے۔

پیغمبر کی شرافت سے یہ بھاگا۔

پیغمبر کی نبوت سے بھاگا۔

پیغمبر کی امانت سے بھاگا۔

پیغمبر کی دیانت سے یہ بھاگا۔

پیغمبر کی رسالت سے یہ بھاگا۔

پیغمبر کی متانت سے یہ بھاگا۔

پیغمبر کی عدالت سے یہ بھاگا۔

پیغمبر کی تلاوت سے یہ بھاگا۔

خدا کی توحید سے یہ بھاگا۔

خدا کی عبادت سے یہ بھاگا۔

خدا کی برکت سے یہ بھاگا۔

خدا کی رحمت سے یہ بھاگا۔

مگر آج یہ اپنی خباثت کی طرف بھاگا تھا۔

آج یہ اپنی رذالت کی طرف بھاگا تھا۔

آج اپنی حماقت کی طرف بھاگا تھا۔

آج بھی جو لوگ پیغمبر ﷺ کے نام سے بھاگتے ہیں وہ ابوجہل کے ہی پیروکار ہیں۔

شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

شہادت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گواہ قرآن ہوگا۔

کسی کی شہادت کی گواہی مکہ کی گلیاں دے گی۔

کسی کی شہادت کی گواہی مدینہ کی گلیاں دے گی۔

کسی کی شہادت کی گواہی میدان بدر دے گا۔

کسی کی شہادت کی گواہی میدان احد دے گا۔

کسی کی شہادت کی گواہی حجاز کے صحرا دیں گے۔

کسی کی شہادت کی گواہی میدان کربلا دے گا۔

لیکن قربان جاؤں تیرے اے عثمانؓ۔!

تیری شہادت کی گواہی اللہ تعالیٰ کا قرآن دے گا؟

ایک اور انداز۔!

روضہ کھلے گا تو اندر سے صدیقؓ و فاروقؓ نکلیں گے۔

قرآن کھلے گا تو اندر سے شہید عثمانؓ نکلیں گے۔!

Scanned with CamScanner

روضہ انور کی چابی بھی رحمٰن کے پاس

قرآن حکیم کی چابی بھی رحمٰن کے پاس

صدیقؓ وفاروقؓ کے دشمنوں کو روضہ انور نصیب نہیں ہوگا

عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو قرآن نصیب نہیں ہوگا

جو سینہ عشقِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ سے خالی

وہ سینہ حفظ قرآن سے الی

یا حی یا قیوم۔ برحمتک استغیث

☆ عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حفظ قرآن اور خدمتِ قرآن سے محروم ہوگئے؟

☆ مسجد میں قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

☆ مدارس قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

☆ سینے قرآن سے آباد اور حافظ اہل سنت کے پاس!

مکہ مدینہ قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

قرآن اہل سنت کے سینے میں

قرآن اہل سنت کے مدینے میں

قرآن کی تشہیر اہل سنت نے کی

قرآن کی تفسیر اہل سنت نے کی

قرآن، رمضان، عثمان تینوں اہل سنت کا سرمایہ ہیں۔

سبحان اللہ

مخلص اعظم کے قدم مشرکِ اعظم کے سینہ پر

روایات میں آتا ہے کہ قتل کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود ابوجہل کی چھاتی پر سوار ہو جاتے ہیں اور اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتے ہیں۔

ابوجہل کہتا ہے کہ اے بھیڑوں کے چروانے والے تو بہت اونچی جگہ چڑھتا ہے۔

میں کہتا ہوں۔

آج مظلوم نے ظالم سے بدلہ لے لیا

آج مخلص نے شرک سے بدلہ لے لیا۔

آج کمزور نے طاقت ور سے بدلہ لے لیا۔

آج ضعیف نے توانا سے بدلہ لے لیا۔

آج پیدل نے سوار سے بدلہ لے لیا۔

آج نہتے نے مسلح سے بدلہ لے لیا۔

آج عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل سے بدلہ لے لیا۔

آج عبداللہ بن مسعود نے اپنے منہ پر لگے طمانچے کا بدلہ لے لیا۔

آج عبداللہ کفر کے سردار کے سینہ پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ شرک کے مینار پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ غلاظت کے ڈھیر پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ شرارت کے ٹیلے پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ خباثت کے محل پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ جہالت کے گنبد پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ حماقت کے گنبد پر چڑھ گیا۔

آج عبداللہ ابوجہل کے سینہ پر چڑھ گیا۔ سبحان اللہ

Scanned with CamScanner

تو مجھے کہنے دیجئے کہ:

آج پتلی ٹانگوں والا عبداللہ پتلے عقیدے والے سینہ پر کھڑا ہے۔

آج بھیڑ چرانے والے کے قدموں کے نیچے شرک کا سردار بھیڑ کی طرح لیٹا ہے۔

آج مظلوم ظالم کے سینہ پر کھڑا مسکرا رہا ہے۔

آج قرآن کی تلاوت کرنے والا شیطان کی عبادت کرنے والے کے سینہ پر دندنا رہا ہے۔

آج رحمان کا بندہ شیطان کے بندے کی گردن پاؤں سے دبا رہا ہے۔

آج مخلص اعظم کے قدم مشرک اعظم کے سینہ پر ہیں۔ سبحان اللہ۔

اے لوگو! غور کرو خدا تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیے۔

نیچے کفر کا امام ہے۔ اوپر اخلاص کا امام ہے۔

نیچے شرک کا امام ہے۔ اوپر شرک کا امام ہے۔

نیچے تکبر کرنے والا کا امام ہے۔ اوپر تکبیر کہنے والا ہے۔

نیچے تحقیر کرنے والا ہے۔ اوپر تقریر کرنے والا ہے۔

نیچے تقصیر کرنے والا ہے۔ اوپر تفسیر کرنے والا ہے۔

نیچے تفریق کرنے والا ہے۔ اوپر قرآن کی تفصیل کرنے والا ہے۔

نیچے ابوجہل تکدر والا ہے۔ اس کے سینہ پر عبداللہ مقدر والا ہے۔

نیچے ابوجہل اپنے غرور والا ہے۔ اوپر عبداللہ اپنے حضور ﷺ والا ہے۔

سبحان اللہ۔

یارانِ مصطفیٰ ﷺ

یارانِ مصطفیٰ دنیا میں سچے ترین انسان ہیں

ان سے بڑھ کر ایمان دار کوئی نہیں

ان سے بڑھ کر متقی اور دیانت دار کوئی نہیں

ان سے بڑھ کر صادق اور عادل کوئی نہیں

ان سے بڑھ کر عاشقانِ مصطفیٰ کوئی نہیں

یہ لوگ اسلام کے پہلے مبلغ اور خادم ہیں

یہ لوگ حضور ﷺ کے بلا واسطہ شاگرد ہیں

یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کریم نے اپنی رضا کا سرٹیفیکیٹ عطا فرمایا ہے۔

یہاں فقیر کو یہ جملہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ

جس کعب صحابی نے ایک مرتبہ سچ بولا تو وہ نجات پا گیا۔

جس کا نام ہی صدیق ؓ ہے وہ نجات کیسے نہ پائے گا اور

جو اس صدیق کے صدق میں شک کرے گا

جو صدیق کے ایمان میں شک کرے گا۔

وہ دنیا اور آخرت میں زندیق کہلائے گا۔

خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

تو مجھے کہنے دیں۔

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ جہان میں سچا نہیں ہے

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ ایمان میں خود سچا نہیں ہے

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ اسلام میں سچا نہیں ہے

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ کلام میں سچا نہیں ہے۔ سبحان اللہ

صدیق جہان میں سچا ہے

صدیق ایمان میں سچا ہے

صدیق اسلام میں سچا ہے

صدیق کلام میں سچا ہے

صدیق قرآن میں سچا ہے

صدیق فرقان میں سچا ہے

صدیق بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سچا ہے

صدیق اصحاب میں سچا ہے

صدیق احباب میں سچا ہے

صدیق خدا کی جناب میں سچا ہے۔ سبحان اللہ

صدیق کو رحمان سچا کہتا ہے

صدیق کو قرآن سچا کہتا ہے

صدیق کو صاحب قرآن سچا کہتا ہے

صدیق کو عمر ذی شان سچا کہتا ہے

چار

اللہ کے حرف
چار

محمد ﷺ کے حرف
چار

احمد کے حرف
چار

رسول کے حرف
چار

قرآن میں ذکر محمد ﷺ
چار

ان چار حرف ہی سے تو کل کائنات ہے

ان چار حرف ہی سے ہماری نجات ہے

خالق کے حرف چار ہیں

واحد کے حرف
چار

وحدت کے حرف
چار

قادر کے حرف
چار

قدرت کے حرف
چار

ساقی کے حرف
چار

کوثر کے حرف
چار

شافع کے حرف
چار

محشر کے حرف
چار

چار چار حرف ہیں رکوع و قیام میں

چار چار حرف ہیں درود و سلام میں

Scanned with CamScanner

حیدر کے چار، چار ہیں زہرا کے نام میں
ہیں چار چار حرف حسین امام میں
پوری کائنات کی تخلیق بھی چار سے ہوئی
چار رسل چار فرشتے' چار کتب 'چار دین
لطف عجب ہے چار میں
آتش و آب و خاک و باد میں سب کا انہی سے ہے ثبات
چار کا ماجرا ختم ہے چار یار میں

اطراف	چار
موسم	چار
دن رات کی حالتیں	چار
عمر کی منزلیں	چار
اہم اعضاء انسانی	چار
عورت کے روپ	چار

☆☆☆

اصحاب صُفّہ

حاضرین گرامی قدر!

تحویل قبلہ کے بعد جب مسجد نبوی کا رخ بیت اللہ شریف کی طرف ہوگیا تو قبلہٗ اول کی طرف دیوار اور اس کے متصل جو جگہ تھی وہ ان فقراء اور غرباء کے ٹھہرنے کے لئے چھوڑ دی گئی کہ جن کے لئے کوئی ٹھکانہ اور گھر بار نہ تھا۔ یہ جگہ صُفّہ کے نام سے مشہور تھی۔

صفہ دراصل سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں وہ کمزور مسلمان اور فقراء جو اپنے فقر پر فقط صابر ہی نہ تھے بلکہ امراء اور اغنیا سے زیادہ خوش وخرم تھے اور ان اصحابِ ثروت سے زیادہ شاکر وصابر تھے۔

وہ فقراء جن کے دلوں میں خدا کی محبت تھی۔
وہ فقراء جن کے دلوں میں نبی کی قدر تھی۔
وہ فقراء جن کے دلوں میں قرآن پاک کی عظمت تھی۔
وہ فقراء جن کی جبین نیاز خدا کے حضور جھکتی تھی۔
وہ فقراء جن کی نگاہ میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔

وہ جب ارشادات نبوی سننے کے لئے حاضر ہوتے تو اسی جگہ بیٹھ جاتے اور جب پیغمبر علیہ السلام کا وعظ ختم ہوتا تو اسی سایہ دار جگہ میں لیٹ جاتے چنانچہ لوگوں نے انہیں اس صفہ پر پڑے دیکھا تو انہیں اصحاب صفہ کہنا شروع کر دیا یعنی صفہ والے۔

یہ اصحابِ صفہ کون تھے؟

میرے محترم دوستو!

Scanned with CamScanner

کوئی اصحاب اخدود کہلاتے ہیں۔یعنی خندق والے۔

کوئی اصحاب فیل کہلاتے ہیں۔یعنی ہاتھیوں والے۔

کوئی اصحاب جنہ کہلاتے ہیں۔یعنی باغ والے۔

کوئی اصحاب کہف کہلاتے ہیں۔یعنی غار والے۔

کوئی اصحاب قریہ کہلاتے ہیں۔یعنی بستی والے۔

کوئی اصحاب سبت کہلاتے ہیں۔یعنی ہفتہ والے۔

کوئی اصحاب رس کہلاتے ہیں۔یعنی کنویں والے۔سبحان اللہ العظیم

تو پھر مجھے کہنے دیجئے۔

کسی گروہ کو اصحاب ثروت کہا جاتا ہے۔

کسی گروہ کو اصحاب شرافت کہا جاتا ہے۔

کسی گروہ کو اصحاب صداقت کہا جاتا ہے۔

کسی گروہ کو اصحاب ظرافت کہا جاتا ہے۔

کسی گروہ کو اصحابِ لطافت کہا جاتا ہے۔

لیکن جو بھوکے اور مفلس تھے مگر درس نبوت کے متعلم تھے انہیں اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔سبحان اللہ۔

اصحابِ ثروت کو دیکھا مگر مروت نظر نہ آئی۔

اصحابِ شرافت کو دیکھا مگر طہارت نظر نہ آئی۔

اصحابِ صداقت کو دیکھا مگر امانت نظر نہ آئی۔

اصحابِ ظرافت کو دیکھا مگر فقاہت نظر نہ آئی۔

اصحاب لطافت کو دیکھا مگر نظافت نظر نہ آئی۔

اصحابِ دیانت کو دیکھا تو صداقت نظر نہ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔اور

جب کوئی اصحاب صفہ کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو

اسے پہلے صفہ نظر آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر

اصحابِ صفہ نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور

جب ان کو دیکھتا ہے تو انہیں تعلیم قرآن دیتے مصطفےٰ نظر آتے ہیں جن کو مصطفےٰ ﷺ تعلیم دیں گے تو وہ اگر:

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے۔

تو دوسری طرف اصحاب صداقت بھی ہوں گے۔

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے۔

تو دوسری طرف اصحاب دیانت بھی ہوں گے۔

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے۔

تو دوسری طرف اصحاب طہارت بھی ہوں گے۔

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے۔

تو دوسری طرف اصحاب فقاہت بھی ہوں گے۔

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے۔

تو دوسری طرف اصحاب مروت بھی ہوں گے۔

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے۔

تو دوسری طرف اصحاب نظافت بھی ہوں گے۔

اگر ایک طرف یہ غریب ہوں گے تو دوسری طرف یہ مصطفےٰ کے حبیب ہوں گے۔

ظاہر میں مفلس ہوں گے مگر باطن میں مخلص ہوں گے۔

Scanned with CamScanner

ظاہر میں خاموش ہوں گے مگر اندر سے پر جوش ہوں گے۔

دیکھنے میں یہ کمزور ہیں مگر اندر سے شاہ زور ہیں۔

دیکھنے میں یہ فرشی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حقیقت میں یہ عرشی ہیں۔

دیکھنے میں یہ میلے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔حقیقت میں یہ مولےُ والے ہیں۔

دیکھنے میں موکّل ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔حقیقت میں ارباب توکل ہیں۔

حضرات گرامی!

یہی وہ لوگ تھے جنہیں ارباب توکل کہا جاتا ہے۔

انہی لوگوں کو اصحاب تبتّل کہا جاتا ہے۔

انہی لوگوں کو پیغمبر کے ارشادات سننے کا شب وروز موقع ملتا تھا۔

یہی لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے تھے۔

انہی غرباء نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار کے لئے وقف کر دیا تھا۔

انہی مساکین نے اپنے کانوں کو آپ ﷺ کے کلمات سننے کے لئے وقف کر دیا تھا۔

انہی بے کسوں اور مجبوروں نے اپنے جسموں کو پیغمبر کی صحبت ومعیت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

یہ پیغمبر کے مدرسہ کے طلباء تھے جنہیں نہ تو تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ ہی زراعت سے کوئی سروکار تھا۔ انہیں تو فقط خدا اور اس کے رسول سے پیار تھا۔ سبحان اللہ العظیم۔

☆☆☆

عاشقانِ اسم محمد (ﷺ)

عشاقان نام محمد نے بھی کمال کر دیا ہے اہل سنت و جماعت کے عظیم خطیب سلطان الواعظین علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی نے حضور کے اسم گرامی کے ایک ایک حرف پر ایک ایک مصرعہ لکھ کر نام محمد کی تعریف وثناء لکھی ہے وہ فرماتے ہیں۔

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے۔
ح سے حاکم عجم و عرب کے
دوسری میم سے مالک سب کے
دال سے داتا دونوں جہاں کے، جود ہے ان کا عام؟
شہد سے میٹھا محمد نام شہد سے میٹھا محمد نام
میم محبت کی مئے لایا
ح نے حق کا جام پلایا
دوسری میم مئے مست بنایا
دال بجا کر دوزخ سے جنت کا دے پیغام
شہد سے میٹھا محمد نام شہد سے میٹھا محمد نام

شہد کی مکھی کا عشق مصطفیٰ

مولانا رومی فرماتے ہیں سرکارِ دوعالم ﷺ نے ایک مرتبہ شہد کی مکھی کو پکڑا اور پوچھا کہ اے مکھی بتا تو شہد کس طرح تیار کرتی ہے۔

مکھی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ میں باغات میں جاتی ہوں پھلوں کا رس چوستی ہوں جب اس کا مجھ سے خروج ہوتا ہے تو وہ شہد بن جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

فرمایا۔ اے مکھی بات سچی اور صحیح کر۔ تجھے پتہ نہیں تو کس کے ہاتھ میں ہے۔

عرض کیا۔ حضور میں بھی اسی لئے کلام کو طویل کر رہی ہوں۔

میں جانتی ہوں کہاں میں مکھی اور کہاں چودہ طبق کے سلطان کا ہاتھ۔ اگر قسمت سے میں اس ید اللہ والے ہاتھ میں آگئی ہوں تو رج رج کے بوسے لے لوں۔ فرمایا تو پھر صحیح بات بتا۔

مکھی نے عرض کیا۔

گفت چوں خوانیم براحمد درود!
می شود شیریں و تلخی را ربود؟

جب میں عرق لے کر چلتی ہوں تو وہ پھیکا ہوتا ہے اور جب میں حضور کا نام نامی پڑھتی ہوتو میرا پھیکا میٹھا ہو جاتا ہے۔

دونوں ہونٹ ملتے ہیں

ایک مرتبہ سب کہیں اللہ۔ اب پھر کہیں اللہ اور دیکھیں کہ دونوں ہونٹ آپس میں ملتے ہیں۔ نہیں ملتے۔

اب کہیں محمد ﷺ اور دیکھیے دونوں ہونٹ آپس میں ملتے ہیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ ملتے ہیں۔

لب چمٹ جاتے ہیں لیتے جو کوئی نامِ نبی
اور اس نام سے بڑھ کر کوئی میٹھا کیا ہے

گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ اللہ کرتے رہو میں تو تجھے کیا ملوں گا تیرے ہونٹ بھی آپس میں نہیں ملیں گے اور میرے محبوب کا نام نامی ایک مرتبہ لو گے تو ہونٹ دو مرتبہ آپس میں ملیں گے۔

شیریں نام محمد والا جدوں کوئی الاوے
اک لب دوجے نال بھی یارو گھٹ گھٹ جھپیاں پاوے
(ﷺ)

☆☆☆

کفر واسلام آمنے سامنے

حضرات گرامی! دونوں طرف کے لشکر صفیں باندھ کر آمنے سامنے کھڑے تھے یوں سمجھ لیں کہ۔

آج دولت غربت کو شکست دینے آئی تھی۔
آج جہالت علم سے ٹکرانے آئی تھی۔
آج خباثت طہارت سے لڑنے کے لئے آئی تھی۔
آج غرور والے حضور والوں سے ٹکرانے آئے تھے۔
آج شیطان والے رحمان والوں سے بھڑنے آئے تھے۔
آج شیطان کے چیلے رحمان کے بندوں کے مقابل تھے۔ سبحان اللہ العظیم۔
آج نور اور ظلمت کی جنگ ہونے والی ہے۔
آج تہی دامنوں کی ساز وسامان والوں سے لڑائی ہونے والی ہے۔
آج غریب امیر سے ٹکرائے گا۔
آج بلال ؓ امیہ سے ٹکرائے گا۔
آج صہیب ؓ ظالم آقا سے ٹکرائے گا۔ سبحان اللہ العظیم۔
ایک طرف آہنی خود والے ہیں۔ ایک طرف ایک خدا والے ہیں۔
ایک طرف شیطان والے ہیں۔ ایک طرح رحمان والے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ایک طرف سامان والے ہیں۔ایک طرف قرآن والے ہیں۔

ایک طرف حیا سے عاری ہیں۔دوسری طرف قرآن کے قاری ہیں۔

ایک طرف بے شرم ہیں۔دوسری طرف باشرم ہیں۔

ایک طرف بے حیا ہیں۔دوسری طرف باحیا ہیں۔

ایک طرف بے وفا ہیں۔دوسری طرف باوفا ہیں۔

ایک طرف مشرکین ہیں دوسری طرف موحدین ہیں۔

ایک طرف بت پرست ہیں دوسری طرف خدا پرست ہیں۔

ایک طرف نبی کے دشمن ہیں۔دوسری طرف نبی کے محسن ہیں۔

ایک طرف اسلام کے قزاق ہیں۔دوسری طرف اسلام کے عشاق ہیں۔

☆☆☆

اہل بیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Scanned with CamScanner

فضائل اہلبیت

اِنّما یرید اللہ لَیذھِب عَنکُم الرّجسَ اھل البیت و یطھر کو تطھیرا ۱

حضرت سیدہ عائشۃ الصدیقہؓ فرماتی ہیں طلوعِ صبح کے وقت سرکارِ دو عالم سیاہ رنگ کا اُونی کمبل اوڑھے ہوئے تھے کہ امام حسن اور امام حسین تشریف لائے تو آپ نے ان دونوں کو کمبل کے اندر داخل فرمایا۔ حضرت فاطمہ آئیں انہیں بھی داخل فرمایا پھر جناب علی المرتضیٰ شیرِ خدا تشریف لائے آپ نے ان کو بھی داخل فرمایا اور پھر قرآن پاک کی یہ آیتِ کریم تلاوت فرمائی۔

اِنما یُرید واللہِ لیذُھِبَ عَنکُ الرجس اھل البیت

تفسیر ابن جریر طبری تفسیرِ دُرِ منثورِ امام سیوطی مُسند امام احمد بن حنبل میں یہ روایت موجود ہے۔ اور پھر بیدم وارثی پکار اٹھے۔

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساء حُسینؑ و حَسنؑ مُصطفےٰ علی

اور تب سے ہی پانچ تن پاک کہا جانے لگا

پھر اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی ؒ پکار اٹھے۔

تیری نسل میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عینِ نُور تیرا سَب گھرانہ نُور کا

ظاہری طور پر تو ہمیں پنجتن پاک کیلئے جو سرکار کے فرمان پر اعزاز ہوا قرآن پاک کی یہ آیۂ مبارکہ سے ظاہر ہوا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا اَبوالبشر آدم علیہ ا

Scanned with CamScanner

لسلام کو پیدا فرمایا اور پھر جبریل سے فرمایا اے جبریل ذرا آدم کو جنّت کی سیر تو کراؤ حضرت جبریل اور حضرت آدم جنّت میں گئے وہاں ایک محل کے دروازے پر ایک نورانی تختی دیکھی اس پر نورانی تحریر لکھی ہوئی تھی۔

اَنَا المحمود هَذاَ محمود میں محمد ہوں، یہ محمد ہیں اَنَا الاَعَلیٰ هذا علی میں اعلیٰ ہوں، یہ علی ہیں اَنَا الفَاطِر هَذَا الفَاطِمه میں، اَنَا المحسن هذَا الحَسن میں محسن ہوں، یہ حسن ہیں اِمنّی اَلاِحسَاَن هذَا الحُسین میں اِحسان ہوں، یہ حُسین ہیں۔

حضرت آدمؑ نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے۔

عرض کی اِن ناموں کو یاد کرلیں ہوسکتا ہے آپ کے کام آجائیں۔

النزہتہ المجالس میں علامہ عبدالرحمٰن صفوری لکھتے ہیں۔

حضرت آدم نے ساڑھے تین سو سال تک توبہ کی لیکن توبہ قبول نہ ہوئی حضرت جبریل آئے اور پُوچھا یا آدم کیا بنا؟ آپ نے فرمایا ابھی کچھ نہیں بنا۔

حضرت جبریل نے کہا وہ نام یاد ہیں جو جنّت میں دیکھے تھے اُن کے وسیلے سے دُعا کریں۔

حضرت آدم نے دُعا کی۔

اللھم بِحَقِ مُحَمد وعَلی و فَاطِمَه وَ حَسن وَ حُسین یا اعلیٰ یا فاطر یا مُحسن. دُعا کی تھی کہ پھر جبریل آگئے اور کہا اے آدم اگر اس وسیلہ سے آپ نے اپنی تمام اولاد کی بخشش کی دعا کی ہوتی وہ بھی قبول فرماتے۔ نزہتہ المجالس (۲۳۲) جلد۲۔

ہیں کائناتِ حسن کے انوار پانچ تن
خالق کا بیمثال ہیں شہکار پانچ تن
ان کے ہی دم سے رونقِ کونین ہے تمام
کونین کے ہیں مالک و مختار پانچ تن

ہیں مصطفےٰ و مرتضیٰ زہرا حسن حسین
ہر جلوہ گاہِ نور کا سنگھار پانچ تن
خود جھیلتے ہیں جاں پہ ہزاروں مصیبتیں
کرتے ہیں دور خلق کے آزار پانچ تن
کانپے نصاریٰ چھوڑ کر بھاگے مباہلہ
دیکھے جو آتے سامنے سرکار پانچ تن
صائمؔ میں ایک کس طرح بخشانہ جاؤں گا
ہوں گے جو میرے حشر میں غم خوار پانچ تن

انبیا کی تبلیغ کا صلہ!

آئیں دیکھیں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا سورۃ ہود آئت ۲۹ اور اے قوم میں تجھ سے اس پر مال طلب نہیں کرتا میرا اُجر تو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ سورۃ ہود آئت (۵۱) اے قوم میں تم سے صِلہ نہیں مانگتا میرا صِلہ تو اس کے زمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے کہا سورۃ الشعرا آئت (۱۴۵)
اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صِلہ تو تمام جہانوں کے پالنے والے کے زمہ ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے کہا۔

سورۃ الشعرا آئت (۱۶۴) اور میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اُجر تو عالمین کے پروردگار کے زمہ ہے۔

☆ اور جب باری آئی کملی والے کی

☆ جب باری آئی رحمت عالم کی

☆ جب باری آئی سرکار دو عالم کی

☆ جب باری آئی آمنہ کے لال کی

☆ جب باری آئی محبوب رب ذوالجلال کی

☆ جب باری آئی بیمثل و بیمثال کی

☆ جب باری آئی نورالانوار کی

☆ جب باری آئی تمام جہانوں کے سردار کی۔

اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا اے محبوب اِن کو فرما دیجئے کہ ہم اپنی تبلیغ کا صِلہ تم سے صرف یہ مانگیں گے وہ یہ ہے کہ تم میرے قریبیوں سے محبت کرو۔

قل لا اسلکم علیه اجرًا الا المودة فی القربی!

جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی صحابہ نے پوچھا آقا یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی۔ سرکار نے فرمایا۔

فاطِمه وعلی حَسن و حسین هوُّ لاءِ اهلِ بیتی یہ چار میرے قریبی ہیں میرے اہلِ بیت ہیں میرے پیارے ہیں تم ان سے محبت کرو۔

اشرف المؤید۔ امام نبھانی۔ انوارِ محمدیہ۔ امامِ نبھانی۔ زرقانی تفسیرِ خازن معالم التنزیل۔ ابنِ جریر۔ تفسیرِ صادی اور تفسیرِ کبیر کے حوالے سے بات کر رہا ہوں تو پھر کیوں نہ کہوں!

جیہڑا پنجتن نال پیار نہیں اوہدے کلمے دا اعتبار نہیں
جیہڑا پنجتن پاک دا منکر اے اوہدا ہونا بیڑا پار نہیں

جس کو جو کچھ ملا اسی در سے ملا۔

☆ فضیلت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ سخاوت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ عدالت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ اِمامت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ شجاعت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ شہادت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ نبوت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ رِسالت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ قیادت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ سیادت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ عنایت ہے تو اِسی گھر میں ہے

☆ رحمت ہے تو اِس گھر میں ہے

☆ اِیمان ملا تو یہیں سے ملا ہے

☆ فیضان ملا تو یہیں سے ملا ہے

☆ رحمان ملا تو یہیں سے ملا ہے

مصطفیٰ و مرتضیٰ شبیر و شبر فاطمہ
ترجمہ پانچوں ہیں صائم آیتِ تطہیر کا

علامہ صائم چشتی کہتے ہیں کہ

پنجتن پاک دے نام دی پھیر مالا مال نہ ہویں تے مینوں پھڑ لیں
با کمالاں دا ویکھ کمال مَن کے با کمال نہ ہویں تے مینوں پھڑ لیں
خاکیا خاک نجف دی چم جا کے سچا لعل نہ ہویں تے مینوں پھڑ لیں
اِتھے بن جا علی دا ملنگ صائم اوتھے ناں نہ ہویں تے مینوں پھڑ لیں

☆☆☆

اِس گھر چوں نورِ عشق تے عِرفان مینوں لبھیا
پڑھ پڑھ قصیدے انہاندے ایمان مینوں لبھیا
اِنہاں دے کولوں جلوۂ جاناں مینوں لبھیا
اِس گھر دے گائے گیت تے رحمان مینوں لبھیا

☆☆☆

دامن نوں رنگ و نور تھیں رنگن دی مینوں جاچ اے
سد دے ہر اک بال توں تو منگن دی مینوں جاچ اے

☆☆☆

میں سیداں دا کرم تے حسنِ سخاوت جاناں
منگتا ھاں اہل بیت دا اس گھر دِی عادت جاناں

☆☆☆

جد تیک وِی ایہہ سِلسلہ سا ہواں دا قائم رہوے گا
مِدحت نبی دِی آل دِی کردا اے صائم رہوے گا

☆☆☆

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے گور و کفن لاشہ۔ وادی احد میں آدمیت کا بول بالا کر گیا

وادی احد خون شہید سے مشک بار ہو گئی جن گردنوں میں حضرت حمزہؓ کے ٹکڑے ہار بن کر لٹکے۔

یا تو وہ گردنیں خدا کے حضور ہمیشہ کے لیے جھک گئیں یا ہمیشہ کے لیے شکست کھا کر اہل حق کے ہاتھوں کٹ گئیں۔

خدا کے حضور گردنیں جھک گئیں تو بھی حمزہؓ کی جیت
اہل حق کے ہاتھوں کٹ گئیں تو بھی حمزہؓ کی جیت

زندہ رہا تو حق کا بول بالا
شہید ہوا تو حق کا بول بالا
فقیر کہتا ہے
ہندہ! یہ ہار گلے میں نہ ڈال
گلہ حق کے سامنے ہار کھا جائے گا
یہ ہار گردن میں نہ ڈال
یہ گردن حق کے سامنے جھک جائے گی
یہ پھولوں کا ہار نہیں
یہ سونے کا ہار نہیں
یہ چاندی کا ہار نہیں
یہ حمزہؓ کی کٹی ہوئی زبان کا ہار ہے

Scanned with CamScanner

یہ حمزہؓ کی کٹی ہوئی بوٹیوں کا ہار ہے

یہ حمزہؓ کی کٹی ہوئی انگلیوں کا ہار ہے

یہ حمزہؓ کے کٹے ہوئے جسم کا ہار ہے

یہ حمزہؓ کے جگر پاروں کا ہار ہے!

یہ ہار تیری اکڑی ہوئی گردن کو خدا کے حضور جھکا دے گا

یہ ہار تیری انگشت شہادت کو کلمہ توحید کے لیے اٹھا دے گا۔

یہ ہار تیری زبان پر توحید رسالت کی صداقت جاری کرا دے گا۔

یہ ہار تیرے مغرور جسم کو رکوع وسجدہ کی تصویر بنا دے گا۔

یہ ہار	تیری ہار
اور	حمزہؓ کی فتح
خدا کی	نصرت

اور رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کی فتح کا اعلان ثابت ہوگا۔

اور بالآخر تجھے دامن توحید ورسالت میں لے آئے گا۔

زمانہ جانتا ہے کہ۔ شہید اعظم سیدنا امیر حمزہؓ کا خون رنگ لایا اور ہندہ کو رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کے دامن رحمت میں ہی پناہ لینا پڑی۔

☆☆☆

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

ایمان علی شیر خدا

1۔ ایمان علیؓ کی مثال' حضرت نوح علیہ اسلام کی کشتی کی سی ہے جو کشتی میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو کشتی سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا جو علی کی کشتی میں سوار ہو گیا' کامیاب ہو گیا۔

2۔ ایمان علیؓ کی مثال' حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے عصا کی سی ہے کہ سینکڑوں اس کے سامنے بے حقیقت ہو گئے اسی طرح کفر اور گناہ ایمان کے سامنے بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔ علی کی محبت کفر ختم کر دیتی ہے۔

3۔ ایمان علیؓ کی مثال' حضرت سلیمان علیہ اسلام کی انگوٹھی کی سی ہے۔ جو حضرت سلیمان علیہ اسلام کی عزت اور توقیر کا باعث تھی۔ یہی حال ایمان کا ہے۔ جس نے ایمان قبول کر لیا۔ وہ مالک اور بادشاہ بن گیا' اور جس نے قبول نہیں کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ علیؓ سے تعلق والا ناکام نہیں ہو سکتا۔

4۔ ایمان علیؓ کی مثال' عرش کی سی ہے' اور عرش ہر چیز کے اوپر ہے۔ بلند ہے' علی کی نگاہ آسمانوں کے پار چلی جاتی ہے۔

5۔ ایمان علیؓ کی مثال' آسمان کی سی ہے' کہ نور اس میں گردش کر رہا ہے۔ علی کا نور آسمان کے نور کے پار چلا جاتا ہے۔

6۔ ایمان علیؓ کی مثال' آفتاب کی سی ہے' جب نکلتا ہے تو روئے زمین پر اندھیرا نہیں رہتا۔ نور کفر کے اندھیروں کو روشن کر دیتا ہے۔ علی کی محبت آفتاب سے زیادہ روشن کر دیتی ہے۔

Scanned with CamScanner

7- ایمان علیؓ کی مثال' ستاروں کی سی ہے' راہ بھولا اس سبب سے راہ پالیتا ہے' علی کفر وطغیان کے پیکروں کو نور ایمان سے منور کر دیتے ہیں۔

8- ایمان علیؓ کی مثال' مٹی کی سی ہے۔ کہ ہر چیز اس پر اگ آتی ہے۔ علی مٹی سے سونا بنا سکتا ہے۔

9- ایمان علیؓ کی مثال' سونے کی سی ہے۔ کہ ہر ایک چیز اس سے خریدی جا سکتی ہے۔ علی سے کائنات کی ہر چیز مل جاتی ہے۔

10- ایمان علیؓ کی مثال' چاندی کی سی ہے' کہ دس درہم میں ایک درہم تانبے کا ہو تو پہچانا جاتا ہے۔ علی کا غلام جہاں بھی ہو پہچانا جاتا ہے۔

11- ایمان علیؓ کی مثال' دریا کی سی ہے۔ کہ دریا نجاست قبول نہیں کرتا علی گندگی دور کر کے نور ایمان دیتا ہے۔

12- ایمان علیؓ کی مثال' مشک کی سی ہے۔ کہ اس کی خوشبو ہر ایک قریب و بعید سونگھتا ہے علیؑ کو خوشبو سے پوری دنیا معطر ہوتی ہے۔

13- ایمان علیؓ کی مثال' گل لالہ کی سی ہے۔ کہ زمین اس سے آراستہ ہو جاتی ہے علیؑ کی ولایت سے پوری کائنات کو ایمان کی دولت سے آراستہ کر سکتا ہے۔

14- ایمان علیؓ کی مثال' کافور کی سی ہے۔ کہ وہ گنہگار کے دل کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اسی طرح علی کی محبت جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

☆☆☆

مدح علی رضی اللہ عنہ

سچ ہے دین و دنیا کا سلطان علیؑ ہے
پھر قبر کا اور حشر کا سامان علیؑ ہے

ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان کی قسم میرا تو ایمان علیؑ ہے

☆☆☆

جسے علیؑ کی ولایت کا اعتراف نہیں
ہزار سجدے کرے یہ گناہ معاف نہیں

بدن پہ حج کا ہو احرام دل میں بغض علیؑ
یہ کعبے پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

☆☆☆

جا کے ہوتے ہیں مسجد میں صف آراء تو غریب
رحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب

نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب

امراء نشہ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملتِ بیضاء غربا کے دم سے

(اقبالؒ)

Scanned with CamScanner

حضرات محترم !

اس کائنات میں ایک اَیسا گھر ہے
☆ جِسے بیت اللہ کہتے ہیں
☆ بیت اللہ کی شان و رِفعت کیا کہنا
☆ کعبہ مہبطِ نُور ہے
☆ کعبہ اہلِ اسلام کا قبلہ ہے
☆ کعبہ حرمِ مُحترم ہے
☆ کعبہ بَیت الہُدیٰ ہے
☆ کعبہ مَنبعِ خَیر و بَرکت ہے
☆ کعبہ سَر چشمۂ ہدایت ہے
☆ کعبہ مقامِ تَقدیش و عظمت ہے
☆ کعبہ منزلِ عبادت ہے
☆ کعبہ مرکزِ جمال ہے
☆ کعبہ محورِ کمال ہے
☆ کعبہ پیکرِ جَلال ہے
☆ کعبہ لازوال تھا کعبہ لازوال ہے
☆ کعبہ بے مثال تھا کعبہ بے مثال ہے

پھراخی رسول، زوجِ بتول اَسد اللہِ الغَالب کی شَان وعظمت کا اظہار کرنے کیلئے اسے ولادت گہہِ علی بنا دیا گیا۔

☆ کعبہ پر ہمارا ایمان ہے تو

☆ علی جانِ ایمان ہے
☆ کعبہ اگر بیت اللہ ہے
☆ تو علی اَسدُ اللہ ہے
☆ کعبہ مرکزِ تجلیاتِ خُدا ہے
☆ تو علی کا دِل عرشِ خُدا ہے
☆ کعبے کی زیارت سے گُناہ دُھل جاتے ہیں
☆ تو علی کی زیارت سے عبادت ہو جاتی ہے
☆ کعبے کا طواف کرنے سے رُکن حج اَدا ہوتا ہے
☆ کعبہ علی کی زیارت سے ہزاروں حج کا ثواب ملتا ہے

حقیقت یہ ہے

☆ کعبہ بھی مُحترم ہے ☆ علی بھی مُحترم ہے
☆ کعبہ بھی مکّرم ہے ☆ علی بھی مکّرم ہے
☆ کعبہ بھی مُعظّم ہے ☆ علی بھی مُعظّم ہے
☆ کعبہ بھی مُحتشم ہے ☆ علی بھی مُحتشم ہے
☆ دونوں عالم میں علی کا فَیض عام ہے
اللہ کے نام سے علی کا نام ہے
عقلوں سے بالا علی کامقام ہے
☆ علی نفسِ رسولِ اَنام ہے
☆ علی علی کا وَظیفہ قاطعِ آلام ہے
☆ علی کی مُحبّت مَعرفت کاجَام ہے

☆ علی کا دُشمن ولد الحرام ہے

کیونکہ !

علی تارا نبیؐ دی اَنجمن دا
علی وَارث محمّد دے چمن دا
علی او گُل ہے صائمؔ جس تھیں ہویا
ایہہ گلدستہ مکمّل پنجتن دا

اس لئے کہ

☆ علی کی زیارت خُدا کی عِبادت ہے

☆ علی کی معرفت خُدا کی مَعرفت ہے

☆ علی کی محبت نبی صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم کی محبت ہے اور نبی صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم کی محبت خُدا کی محبّت ہے۔

☆ خُدا کی محبّت راہ نجات ہے

☆ علی سے محبت کرو اس لئے کہ جنّت علی کی ہے

اَنَا دَارُ الحِکمَة وَ عَلِیٌ بَابُهَا

میں حِکمت کا گھر ہوں علی اس کا دَروازہ ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا

مَن کُنتُ مَولاہُ فَھٰذا عَلِیٌ "مَولا"

جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا

اَنَا مَدِینَةُ العِلم وَ عَلِیٌ" بَابُهَا

میں علم کا شہر ہوں علی اُس کا دَروازہ ہیں۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا

اَنَا وَعَلِیٌ مِن نُورِ وَاحد

میں اور علی ایک نُور سے پیدا کئے گئے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا

علی دُنیا میں اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی سے مُحبّت ایمان کی نشانی۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی سے نفرت منافقت کی علامت۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی تمام مومنین کے مَولا ہیں۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی کی طرف دیکھنا عِبادت ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی کا جسم میرا جسم ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی کا گوشت میرا گوشت ہے۔

☆ حضور صلّی اللہ علیہٖ وَآلِہٖ وَسلّم نے فرمایا! علی کی رُوح میری رُوح ہے۔

حضرات مولا علی علیہ السّلام کی فضیلت کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سب سے زیادہ محبت شیرِ ہَل اَتیٰ علی المرتضیٰ کرّم اللہ وَجہہ سے فرماتے ہیں۔ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی فضیلت علی کے قائل تھے۔ اور منافقین کو مولا علی کے ذِکر سے پہچان لیتے تھے۔

علی کے دُشمن پر جنّت حرام ہے

عَجب شانِ مُعلّٰے ہے علی دا عَجب حُسنِ تجلّٰی ہے علی دا

میں صائمؔ ایس لئی حیدر توں منگناں

علی اللہ دا اللہ ہے علی دا !!!

حدیثِ مصطفٰے صلّی اللہ علَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ہے !

علیٌ یُحِبُّ اللہ وَ رَ سُولَہٗ وَ اللہ ورسولہ یحبہ

حضراتِ گرامی!

مَولا علی کا تذکرہ بھی عَین عِبادت ہے

مَولا علی کے بارے میں گُفتگو کرنا بھی عَین عِبادت ہے

کیونکہ علی اللہ کے محبوب ہیں۔

میں صائم ایس لئی حیدر توں منگناں

علی اللہ دا اللہ ہے علی دا

علی مِنّی فَرمان حضُور دَا اے مُلّاں وَنڈیاں پَان دی لوڑ کی اے

سِدّھا چھڈّ کے رَاہ فِردَوس وَالا اَیویں دوزخ وَلّ جان دی لوڑ کی اے

جو گُستاخ ہووے مَولا مُرتضٰی دا اُس تھیں یَاریاں لان دی لوڑ کی اے

ساجد علی نُوں حقّ جونہیں مَن دا رَبّ نُوں اَوہدے ایمان دی لوڑ کی اے

علی وہ ہیں جن کی وِلادت بھی خُدا کے گھر میں ہوئی اور شہادت بھی خُدا کے گھر میں ہوئی۔

کسے را میّسر نہ شُدایں سعادت

بکعبہ وِلادت بمسجد شہادت

☆ علی وہ ہیں جن کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

اَلظَرُ اِلیٰ وَجھہ علی" عبادۃ" (المستدرک حاکم)

☆ علی وہ ہیں جن کو رسولِ ہاشمی صلّی اللہ علَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے اپنا بھائی قرار دیا۔

اَنْتَ اَخِی فِیْ الُّدنیاَ وَ آلا خِرَۃِ

☆ علی وہ ہیں جن کو حضورِ رسالت مآب نے اپنی جان کہا ہے۔

☆ علی وہ ہیں جنہیں حضور صلّی اللہ علَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے بابِ مَدِینَتہُ العِلم کہا ہے۔

اَنَا مَدِینَتہ العِلمِ وَ عَلی" بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔

☆ علی وہ ہیں جنہیں سرکارِ دوعالم نے بابِ دَارُالحِکمۃ فرمایا ہے۔

☆ علی کے فضائل کا حصر واحاطہ کون کرسکتا ہے۔

☆ علی کی تیغِ مَسلُول ہے

☆ علی مَردِ مَقبُول ہے

☆ علی نَفسِ رَسُول ہے

☆ علیؑ زوجِ بتُول ہے

☆ علیؑ کا دوست خدا کا مَقبُول دوست ہے

☆ علیؑ کا دشمن مُرتد جھول ہے

☆ کیونکہ حضرت علی مَولا کی شان وَری الوَرٰی ہے

☆ علیؑ اَمیرالمؤمنین ہے

☆ علیؑ اِمام المتقین ہے

☆ علیؑ شفیع المذنبین ہے

☆ علیؑ خلیفۃ المسلمین ہے

☆ علیؑ وَسیلۂ دُنیا و دِین ہے

☆ علیؑ مُصطفےٰ کی جان ہیں

☆ علیؑ مَنارالایمان ہے

☆ علیؑ معرفت کا آسمان ہے

☆ علیؑ شمعِ عرفان ہیں

☆ علیؑ گُلشن مُصطفےٰ کا باغبان ہے

☆ علیؑ کی مُحبت روح ایمان ہے

☆ علیؑ کی مُحبت رُوحِ اسلام ہے

☆ علیؑ خُدا کی برہان ہے

☆ علیؑ خُدا کی شان ہے

☆ علیؑ اِسلام کی آن بان ہے

☆ علیؑ محمد صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کا پہلوان ہے

☆ علیؑ ناطقِ قُران ہے

☆ علیؑ حافظ قرآن ہے

☆ علیؑ جامع قُرآن ہے

☆ علیؑ کی شان محمد صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کی شان ہے

☆ علیؑ اَولیاَ کا سلطان ہے

☆ علیؑ صداقت کا نشان ہے

حضرت علی کی شان وعظمت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ میں علی کی شان بیان کروں تو کہوں!

☆ علیؑ اولیاء کا اِمام ہے

☆ علی کا کلام محمد صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کا کلام ہے

☆ علیؑ جانِ اسلام اور حق کا اِمام ہے

☆ علیؑ کے ہاتھوں میں ولایت کا نظام ہے

☆ علیؑ کا لقب کاسرالاصنام ہے

☆ علیؑ کا مولد بیت الحرام ہے

☆ علیؑ کا احترام محمد صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کا احترام ہے

☆ علیؑ کی سلطنت سلطنت دوام ہے

☆ دونوں عالم میں علی کا فیضِ عام ہے

☆ اللہ کے نام سے علی کا نام ہے

☆ علیؑ سُلطان اَولیاَ ہیں

☆ علیؑ سرتاج الاصفیاَ ہیں

☆ علیؑ اِمام الاتقیاَ ہیں

☆ علیؑ دامادِ مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ نفسِ مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ جانِ مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ نائبِ مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ اخی مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ وصی مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ وارثِ مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ رازدار مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

Scanned with CamScanner

☆ علیؑ نورِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ تنویرِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ تصویرِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ محبوبِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ عکسِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ ظلِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ پرتوِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ فنافی المُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ عاشقِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ طالبِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ جانثارِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ یارِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ بہارِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم ہیں

☆ علیؑ شیرِ خدا ہیں

☆ علیؑ سیفِ خُدا ہیں

☆ علیؑ رازِ خُدا ہیں

☆ علیؑ مَنبعِ فیض وعطا ہیں

☆ علیؑ مرکزِ مہر ووفا ہیں

☆ علیؑ نیّرِ بُرجِ سخا ہیں

☆ علیؑ شمعِ بزمِ ھدیٰ ہیں

☆ علیؑ مُرتضیٰ مُشکلکُشا ہیں

☆ علیؑ قاتل الکفار ہیں

☆ علیؑ مرکزِ انوار ہیں

☆ علیؑ مَطلعِ اَنوار ہیں

☆ علیؑ شیخ المہاجرین ہیں

☆ علیؑ شیخ الانصار ہیں

☆ علیؑ قسیم الجنّۃ والنار ہیں

☆ علیؑ علی یعسُوب الدین ہیں

☆ علیؑ اِمام المتقین ہیں

☆ علیؑ امام المؤمنین ہیں

☆ علیؑ ولی المتقین ہیں

☆ علیؑ صالح المؤمنین ہیں

☆ علیؑ سیّدالمسلمین ہیں

☆ علیؑ قاتلِ کُفار ومُشرکین ہیں

☆ علیؑ سیّدالرّاکعین ہیں

☆ علیؑ سیّدالنّاصحین ہیں

☆ علیؑ خاتم الواصلین ہیں

☆ علیؑ سیّدالصالحین ہیں

☆ علیؑ قاضیِ دین ہیں

☆ علیؑ امام عادلین ہیں

☆ علیؑ زینت العارفین ہیں

☆ علیؑ اوّل المؤمنین ہیں

☆ علیؑ سیّد الساجدین ہیں

☆ علیؑ حاملِ انوارِ رحمۃ اللعالمین ہیں

☆ علیؑ وصیِ رسول ہیں

☆ علیؑ امینِ رسول ہیں

☆ علیؑ شاہدِ رسول ہیں

☆ علیؑ وزیرِ رسول ہیں

☆ علیؑ حبیبِ رسول ہیں

☆ علیؑ رفیقِ رسول ہیں

☆ علیؑ علمبردارِ رسول ہیں

☆ علیؑ ناصرِ رسول ہیں

☆ علیؑ محبوبِ رسول ہیں

عزیزانِ محترم!

یہی نہیں بلکہ

☆ علیؑ اسد اللہ ہیں

☆ علیؑ کرم اللہ ہیں

☆ علیؑ وجہُ اللہ ہیں

☆ علیؑ ید اللہ ہیں

☆ علیؑ حُجۃ اللہ ہیں

☆ علیؑ نُور اللہ ہیں

☆ علیؑ وَلی ہیں

☆ علیؑ منصوص فی الذات اللہ ہیں

☆ علیؑ قائم باَمر اللہ ہیں

☆ علیؑ اعظم عِند اللہ ہیں

☆ علیؑ مَعَ اللہ ہیں

☆ علیؑ سَیف اللہ ہیں

☆ علیؑ حبیب اللہ ہیں

☆ علیؑ سیّد العرب ہیں

☆ علیؑ عَلیٰ وَ اعلےٰ ہیں

☆ علیؑ وَلیٔ دُنیا وفی الآخرہ ہیں

حضرات گرامی !

سیّدنا علی المُرتضٰی مُومنین کے مولا ہیں۔

علی علی مَولا مَولا علی مَولا غَوث قُطب سارے علی علی کردے
حکم علی دا چلّے اَسمان اُتّے سُورج چنّ تارے علی علی کردے
غُنچے پھُلّ پتّے علی علی کردے سارے ماہ پارے علی علی کردے
غَم خُوشی اندر بدل جان صائمؔ جدوں غماں مارے علی علی کردے

☆☆☆

مولا تیرے نوکر کے برابر

دل جب سے ہے خاکِ رہ قنبر کے برابر
میں خود کو سمجھتا ہوں سکندر کے برابر

سر نقشِ کفِ پائے ابو ذر پہ ہے جب سے
دنیا ہے مرے پاؤں کی ٹھوکر کے برابر

مشکل ہے کوئی رتبہ حیدرؑ کو سمجھ لے
ممکن نہیں قطرہ ہو سمندر کے برابر

صد شکر مری تشنہ لبی یاد ہے جس کو
بیٹھا ہے وہی ساقیِ کوثر کے برابر

نسبت نہ دو خورشید کو رخسار علیؑ سے
کنکر کو نہ لاؤ رُخِ گوہر کے برابر

شبیر کے ہاتھوں پہ تو اصغرؑ تھا وہ لیکن
نکلا سرِ میداں علی اکبرؑ کے برابر

محسن کو نہیں خوف "نکیرین" لحد ہیں
کون آئے گا مولاؑ ترے نوکر کے برابر

☆☆☆

یا علیؑ کہنے کے بعد

نفس امارا کو مارا یا علیؑ کہنے کے بعد
اور اپنا مستقبل سنوارا یا علیؑ کہنے کے بعد
پہلے میں مُشکل میں تھا مشکلیں اب مشکل میں ہیں
اک بدلا ہے نظارہ یا علیؑ کہنے کے بعد
اس لیے بارہ مہینے چین سے رہتا ہوں میں
اسم پڑھتا ہوں گیارہ یا علیؑ کہنے کے بعد
راہِ زیست پر چلنا سکھانے کے لیے
ماں نے گودی سے اُتارا یا علیؑ کہنے کے بعد

☆☆☆

گناہ دھو دے جو ساری زندگی کے
تیری محبت میں وہ نکلا اک آنسو اچھا

☆☆☆

علیؑ علیؑ مولا ، مولا علیؑ مولا
غوث قطب سارے علیؑ علیؑ کردے
حکم علیؑ دا چلے آسمان اُتے
سورج چن ، تارے علیؑ علیؑ کردے
غنچے پھل پتے علیؑ علیؑ کردے
سارے ماہ پارے علیؑ علیؑ کردے

غم خوشی اندر بدل جان صائم
جدوں غماں مارے علیؑ علیؑ کردے

☆☆☆

باراں سالاں دے بھانویں تو رکھ روزے
مان کریں نہ یار تراویحاں دا
دامن علیؑ دا چھڈ کے ٹرے جیہڑے
رستہ ناپیاں اوہناں خرابیاں دا
باجھوں علیؑ دے پُل نئیں پار ہونا
بس چلنا نئیں اوتھے حاجیاں دا
حُب علیؑ دے وچ جیہڑا مرے وردی
وارث اوہو ای فردوس دی چابیاں دا

☆☆☆

مشکل میں تیرا ہی ساتھ کام آیا ہے
مجھ پر تیرے ہی فضل کا سایا ہے
اب وقت پڑا تو دے مجھے مہنہ مانگا
تیرا ہی دیا تو عمر بھر کھایا ہے

☆☆☆

تجلی حسن احمد مولا علیؑ کی بستی
حسنینؑ کے نظارے غوث جلی کی ہستی
کلیہ ولی کی بلبلیں بھی کرتی ہیں گل پرستی
اجمیر میں جا کے دیکھو رحمت خدا برستی

☆☆☆

ہجرت کی رات

ہجرت کی رات آئی ۔ آقاﷺ نے فرمایا کہ علیؑ میرا بستر ہے سو جا صبح امانتیں واپس کر کے میرے پیچھے چلے آنا

آپﷺ چلے گئے۔ کفار سمجھتے رہے کہ آپﷺ سو رہے ہیں۔ لیکن جب صبح حضرت علیؑ بیدار ہوئے تو کفار آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے محمدﷺ ہیں کوئی کہتا ہے علیؑ ایک کافر پکار کے یہ کہتا ہے۔

کپڑے وہی چادر وہی دستار وہی ہے
چلتا ہے تو لگتا ہے اللہ کا نبی ہے
انگشتِ بدنداں ہیں سب مکہ کے کافر
سویا تو محمدؐ تھا یہ جاگا کیوں علیؑ ہے

(ایک کافر پھر کہتا ہے کہ)

وہ رحمت یزداں تھا کہ قہر جلی ہے
قضا تو اس کے محلّہ کی گلی ہے
احباب جان بچانی ہے تو بھاگو یہاں سے
سمجھے تھے جسے احمدﷺ یہ تو علیؑ ہے

رباعی

علیؑ کے ایک نعرے سے فضا بھی کانپ جاتی ہے
مصیبت میں محبوں کے مقدر جیت جاتے ہیں
اے نادانو ! تمہیں غلط فہمی ہے کہ تم ہمیں مٹا دو گے
ہمارے ہاں تو لاکھوں سے بہتر جیت جاتے ہیں

☆☆☆

رُک گیا روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے تو علیؑ کو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کُل تسلیم کرتا ہے
موت کیوں آتی ہے تجھے یا علیؑ کہتے ہوئے

☆☆☆

خدا مصطفٰی مرتضٰی کا اقرار واجب ہے
نبی پیغمبر کے ہر دشمن کا اِنکار واجب ہے
ہم کسی فتوے ترمیم سے نہیں ڈرتے شوکت
شریعت بس ہے وہ جس میں علیؑ کا پیار واجب ہے

☆☆☆

ہم بے خبر نہیں ہمیں اتنی تمیز ہے
جنت علیؑ ولی کے در کی کنیز ہے
تم متقیو ڈھونڈو کوئی اور میکدہ
جنت تو پیر علیؑ کے پینے کی چیز ہے

رباعی

دو ٹکڑے ہو گیا ہے چاند بھی سورج پلٹ آیا
گواہی دیتے پتھر ہیں بتوں کا سر بھی جھکا آیا
بسجدے ہو گیا کعبہ فلک نے کیسے خم کھایا
ہوا نے جوش مستی میں ترانہ نور کا گایا

☆☆☆

باد بہاری

خوشبوئیں ساتھ لئے باد بہاری آئی
دل نے یہ جان لیا کہ ان کی سواری آئی
ان کے آنے سے جو شر بھاگا تو سارا بھاگا
خیر جو آئی تو وہ ساری کی ساری آئی
جی رہا ہوں مدینے کی تڑپ میں نازش
کاش کہہ دے کوئی چل اٹھ تیری باری آئی

☆☆☆

احباب بھی اعداء کی طرح تیر بکف ہیں،
اب موت بھٹکتی ہے صفِ چارہ گراں میں
سنسان ہے مقتل کی طرح شہرِ تصور
سہمی ہوئی رہتی ہے فغاںؔ خیمۂ جاں میں

☆☆☆

علیؑ کا عشق مقدر سنوار دیتا ہے
علیؑ کا بغض تو چہرہ بگاڑ دیتا ہے
تو اس کے ذکر کو ادنیٰ سمجھ رہا ہے لعین
جو ایک ہاتھ سے خیبر اکھاڑ دیتا ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

لجپال

جینے کا ملا ہے تیری سیرت سے قرینہ
قرآن مجسم تیری ہر ایک ادا ہے
ہٹتی ہی نہیں تیری سیرت سے نگاہیں
ہر وقت میرے سامنے قرآن کھلا ہے
کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے میری لاج وہ لجپال بڑا ہے

☆☆☆

سفینہ نظر آیا

گرداب مین جس وقت سفینہ نظر آیا
میں ڈوب رہا تھا کہ مدینہ نظر آیا
سرکارِ دو عالم ﷺ کا لیا نام جو ناصر
طوفان کے ماتھے پہ پسینہ نظر آیا
تیری شان رحمت کا کہنا ہی کیا ہے
نہیں ہے الٰہی تیرا کوئی ہمسر
یہ ہے تیری عظمت کی برہاں محکم
محمد ﷺ کا رب ہے تو اللہ اکبر
ہر قلب علیؑ جسم علیؑ ہے

مجھ بے سروسامان کا سامان علیؑ ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے کہ میرا ایمان علیؑ ہے
مجھے وجدان جامی مل گیا ہے
وہی ذوق دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لئے صائم کو آقا ﷺ
تیرا اسم گرامی مل گیا ہے
عرش سے بھی اونچا ہے روضی حضور کا
طالب ہے جو کہ محمد ﷺ کے نور کا
جلوہ احمد ہے یارب غفور کا
دامن جلایا تھا جس نے کوہ طور کا

☆☆☆

میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتا ہوا خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علی گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پر بھی پسینہ دیکھا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر

نہ کوئی فلک بوس عمارت
نہ کوئی اعلیٰ بلڈنگ
نہ کوئی بیڈروم
نہ کوئی کچن
نہ کوئی ڈرائنگ روم
نہ کوئی مخملیں بستر
نہ کوئی بچھونے
بلکہ
چھوٹی چھوٹی دیواریں
ٹپکتی ہوئی چھت
کھجور کی چٹائی
یہ کس کا گھر ہے۔
یہ جنت کی ملکہ کا گھر ہے
یہ عورتوں کی سردار کا گھر ہے۔
یہ جگر گوشہ رسول ﷺ کا گھر ہے۔
یہ مخدومہ کونین کا گھر ہے۔
یہ والدہ حسنین کا گھر ہے۔

یہ علیؓ کے دل کے چین کا گھر ہے۔
یہ خاتون جنت کا گھر ہے۔
یہ سیدہ دارین کا گھر ہے۔
یہ فاطمہ زہرا طاہرہ کا گھر ہے۔
کون فاطمہ؟

وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی
وہ کملی اوڑھنے والے محمدؐ نور کی بیٹی

ملا تھا اور بھی حصہ اسے عز و شرافت کا
اسی کی گود سے دریا ابلنا تھا شہادت کا

کون فاطمہ
جس کی سیرت، سیرتِ مصطفیٰ میں ڈھلی ہوئی ہے۔
جس کی صورت نقشہ صورت نبوی ہے۔
جس کے لہجہ میں جھلک گفتار مصطفیٰ ہے اور
جس کی رفتار میں نظارۂ رفتارِ رسول ہے۔
کون فاطمہ

سیدہ، طیبہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ، راکعہ، ساجدہ، نیرہ، منورہ، عالمہ، ل عاملہ، فاضلہ، کاملہ، ناصحہ، راشدہ، مرشدہ، ہادیہ، مہدیہ، فاطمہ زاہرہ۔

جس دی تُربت تے دھون نوان باجوں!
نہ کوئی غوث ہووے نہ کوئی ولی ہووے
جس دے پُتر حسنین جیہے لال ہوون

Scanned with CamScanner

تے سرتاج جسدا مولا علی ہووے
جس دے در اُتے خدمت کرن خاطر
ہر اک حور بہشت دی کھلی ہووے
اوہدی دیاں تے دیاں مثال کیویں
جو محمد ﷺ دی گود وچہ پلی ہووے

سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا

علامہ صائم چشتی اپنی مقبول و معروف تصنیف البتول میں خاتون قیامت سیدہ طیبہ فاطمہ الزہر کی شان اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں!

ان کے القاب صائمؔ کیسے ہو بیاں
ہیں خرد سے دری سیدہ فاطمہ

☆ عظمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
☆ رفعت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
☆ عصمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
☆ عفت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
☆ رحمت کی وارث ہیں تو زہرا بتول
☆ جنت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
☆ عظمت فاطمہ کی لونڈی
☆ رفعت فاطمہ کی کنیز
☆ عصمت فاطمہ کا گہنا
☆ عفت فاطمہ کا زیور

☆ رحمت فاطمہ پہ صدقے
☆ جنت فاطمہ کی جاگیر

ہاں ہاں!

☆ شہزادی کون و مکاں ہیں تو فاطمہ
☆ ملکہ ملک جناں ہیں تو فاطمہ
☆ عصمت کا درِ نہاں ہیں تو فاطمہ
☆ عقیقہ ہیں تو فاطمہ
☆ صدیقہ ہیں تو فاطمہ
☆ مکرمہ ہیں تو فاطمہ
☆ معلمہ ہیں تو فاطمہ
☆ معظمہ ہیں تو فاطمہ
☆ مخدومہ ہیں تو فاطمہ
☆ معصومہ ہیں تو فاطمہ
☆ منورہ ہیں تو فاطمہ
☆ مطہرہ ہیں تو فاطمہ
☆ عفیفہ ہیں تو فاطمہ
☆ منیفہ ہیں تو فاطمہ
☆ رحیمہ ہیں تو فاطمہ
☆ کریمہ ہیں تو فاطمہ
☆ رفیقہ ہیں تو فاطمہ

Scanned with CamScanner

☆ شفیقہ ہیں تو فاطمہ

☆ محدثہ ہیں تو فاطمہ

☆ مجتہدہ ہیں تو فاطمہ

☆ امینہ ہیں تو فاطمہ

☆ ثمینہ ہیں تو فاطمہ

☆ ہاشمیہ ہیں تو فاطمہ قرشیہ ہیں تو فاطمہ

سیدہ فاطمہ الزہرا کی شان وعظمت کا احاطہ وحصر ناممکن ہی نہیں امر محال ہے اس لئے کہ

ولایت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

امامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

شہادت تو فاطمہ کے گھر میں

صداقت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

شجاعت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

ہدایت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

سیادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

کرامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

یہی نہیں بلکہ

☆ اصالت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ نجابت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ تلاوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ رحمت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ راحت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

یہی نہیں بلکہ

☆ شفاعت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ جنت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ نبوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

☆ رسالت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

سیدہ فاطمۃ الزہرؓ کے گھر کی کیا بات ہے۔

☆ جہاں پر اصول دین مرتب ہوتے ہیں

☆ جہاں سے دستور اسلام کا نفاذ ہوتا ہے

☆ جہاں سے قانون خداوندی کو نافذ کیا جاتا ہے

☆ جہاں سے کائنات عالم کو درسِ حیات ملتا ہے

☆ جہاں سے زندگی کی پر پیچ راہوں کی رہبری ہوتی ہے۔

☆ جہاں سے منزلِ طریقت وشریعت اور حقیقت ومعرفت کی انتہا ہوتی ہے۔

☆ یہی تو وہ دَولت کدہ بتُول ہے جس میں اللہ تبارک وَتعالیٰ نے اپنی تمام نعمتیں جمع فرمادی ہیں۔

جنّت پہ کس کا قبضہ زہرا بتُول کا
رحمت ہے کس کا صدقہ زہرا بتُول کا
عِفت کی کون مالک؟ بیٹی رسول کی
عصمت کی کون مالک؟ بیٹی رسول کی

رحمت ہے عام کس کی بنتِ رسول کی
حوریں غلام کس کی بنتِ رسولؐ کی
جس کو ہے جو بھی صائمؔ لینا حضور سے
کرنا طلب ہے پڑتا زہرا بتول سے

سیّدہ طیّبہ فاطمۃ الزہرا کے حضور خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں !

طیّبہ طاہرہؓ عابدہ زاہدہ
بنتِ خیر الوریٰ سیدہ فاطمہ
سیّدہ صالحہ را کعہ ساجدہ
نورِ شمس الضحٰی سیدہ فاطمہؓ
راضیہ ، مرضیہ ، صائمہؓ ، عاصمہؓ
نیّرہ ، انورہ ، ناظمہ ، ناصرہؓ
ذاکیہ ، ازکیہ ، اکرمہ ، اعظمہؓ
عکسِ ظلِ خدا سیّدہ فاطمہؓ
کاملہ ، فاضلہ ، راحمہ ، راشدہ
شاہدہ ، شافعہ ، قاسمہ ، آمنہ
عذرا خیرُ النساء سیّدہ فاطمہؓ
ہادیہ مہدیہ جیدہ ناصحہ
مکیہ ، مدنیہ ، قرشیہ ، سرورہ
مشفقہ ، محسنہ ، ذاکرہ ، زاہرہ

حافظہ ، حامدہ ، سیّدہ ، فاطمہؓ
خازنہ ، حاکمہ ، صابرہ ، شاکرہ
حاذقہ ، قائدہ ، احسنہ ، افضلہ
وارثہ ، پارسا ، سیدہ ، فاطمہ
واظمہ ، واصفہ ، شافعہ ، کافیہ
زاہرہ ، فائقہ ، واقفہ ، عارفہ
عالیہ ، اشرفہ ، قاطعہ ، ساطعہ
عاقلہ ، اظہرہ ، سیدہ ، فاطمہ
امجدہ ، اجملہ ، مخلصہ ، تارکہ
ثابتہ ، ثاقبہ ، سیّدہ ، فاطمہ
عفت کا درِ نہاں ہیں تو فاطمہ
عصمت کا گنجِ گراں ہیں تو فاطمہ
کرم کا بحرِ بیکراں ہیں تو فاطمہ
نبیؐ کی روحِ رواں ہیں تو فاطمہ
عظمتوں کا آسماں ہیں تو فاطمہ
رفعتوں کا ارفع نشاں ہیں تو فاطمہ
شہیدوں کی مادرِ مہرباں ہیں تو فاطمہ
شہیدوں کی مادرِ مہرباں ہیں تو فاطمہ

عزیزانِ من !

پیکرِ شرم و حیا ہیں تو فاطمہ
علی کے گھر کی ضیا ہیں تو فاطمہ

مخزنِ لطف و عطا ہیں تو فاطمہ
مرکزِ مہر و وفا ہیں تو فاطمہ
محورِ صدق و صفا ہیں تو فاطمہ
مصدرِ جُود و سخا ہیں تو فاطمہ
فقر کی ابتدا و انتہا ہیں تو فاطمہ
سَرا پائے صبر و رضا ہیں تو فاطمہ
نقشہ خیر الوریٰ ہیں تو فاطمہ
عزّتِ مُرتضیٰ ہیں تو فاطمہ
راحتِ مُصطفیٰ ہیں تو فاطمہ
ناموس رسول خدا ہیں تو فاطمہ
مُنزّہ ہیں تو فاطمہ
مُقدِسہ ہیں تو فاطمہ
حَمیدہ ہیں تو فاطمہ
محمودہ ہیں تو فاطمہ

حضراتِ محترم !

☆ تاجدارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صاجزادی مکرمہ۔
☆ خطیبہ بھی ہیں اور ادیبہ بھی
☆ مرشدہ بھی ہیں مُجدہ بھی
☆ ولیہ بھی ہیں اور علیہ بھی
☆ شہیدہ بھی ہیں اور مجیدہ بھی

☆ آیت اللہ بھی ہیں اور اَمت اللہ بھی
☆ صَفیہ بھی ہیں اور تقیہ بھی
☆ ناصرہ بھی ہیں اور منصورہ بھی
☆ ظاہرہ بھی ہیں اور مستورہ بھی
☆ سَعیدہ بھی ہیں اور مسعودہ بھی
☆ حَمیدہ بھی ہیں اور مسعودہ بھی
☆ جمیلہ بھی ہیں اور جلیلہ بھی
☆ سلیمہ بھی ہیں اور حلیمہ بھی
☆ سیدۃ النساءٔ العالمین بھی ہیں اور سیدۃ النساءٔ اہل الجنۃ بھی
☆ عذرا بھی ہیں اور بتول بھی
☆ مُبارکہ بھی ہیں اور مُخیرہ بھی
☆ بضعۃ الرسول بھی ہیں اور جانِ رسول بھی
☆ ریحانۃ النبی ﷺ بھی ہیں اور زینت کا شانہ علی بھی
☆ امام الانبیاء کی تصویر بھی ہیں اور مالکِ ردائے تطہیر بھی
☆ حلیمہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی
☆ تہامیہ بھی ہیں اور ابطحیہ بھی
☆ مخزنِ رُشد و ہدایت بھی ہیں اور مخزنِ امامت بھی

میرے دوستو اور بزرگو !

☆ چمن زارِ مُصطفیٰ کی بہار ہیں تو زہرا بتول
☆ سراپا ایثار ہیں تو زہرا بتول

Scanned with CamScanner

☆ عِصمت و عفت کا دُرِّ شہوار ہیں تو فاطمہ

☆ جنّت کی عورتوں کی سَردار ہیں تو فاطمہ

☆ تمام عورتوں کی تاجدار ہیں تو فاطمہ

☆ انبیاء علیہم السلام کی مائیں ہوں یا بہنیں بیویاں ہوں بیٹیاں

☆ شہزادیٔ رسول جناب سیّدہ کی شان اقدس سب سے اَرفع و اَعلےٰ ہے

الغرض !

☆ شہزادیٔ سَرورِ کونین ہیں تو فاطمہ

☆ مخدومہ ثقلین ہیں تو فاطمہ

☆ حاملِ عظمت دارین ہیں تو فاطمہ

☆ مادرِ حسنین ہیں تو فاطمہ

عزیزانِ من

☆ فَقر و سلطانی کا مرکز ہیں تو ہیں تو فاطمہ

☆ الطاف رَبانی کا مرکز ہیں تو فاطمہ

☆ اُولیاً فاطمہ کے ......اُولیائی فاطمہ کی

☆ اَصفیاً فاطمہ کے اَصفیائی فاطمہ کی

☆ مُرتضیٰ فاطمہ کا مُرتضائی فاطمہؑ کی

☆ مُصطفےٰ فاطمہ کا مصطفائی فاطمہؑ کی

☆ خُدا فاطمہ کا خُدائی فاطمہؑ کی

☆ چمنستانِ نبوت کی کل ہیں تو فاطمہؑ

☆ رَاحتِ خانہء علی ہیں تو فاطمہؑ

☆ طاہرہ بتُول ہیں تو فاطمہؑ

☆ دین کی اصل اصُول ہیں تو فاطمہؑ سلام اللہ علیہاَ

جناب سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ کائنات شہزادی رسول سیدہ زہرا بتول کی شان اقدس کی ابتداء اس مقام ذوالکرام سے ہوتی ہے جہاں

الفاظ دم توڑ دیتے ہیں

☆ قلم ٹوٹ جاتے ہیں

☆ سیاہی خشک ہو جاتی ہے

☆ تصوّرات بکھر جاتے ہیں

☆ تخیّلات ٹوٹ جاتے ہیں

☆ عِلم کلام ششدر رہ جاتا ہے

☆ فلسفہ متحیر ہو جاتا ہے

☆ منطِق کے نُطق پر مُہر لگ جاتی ہے

☆ شہباز لسانیت کے پَر کُترے جاتے ہیں

☆ بیان ختم ہو جاتے ہیں

☆ زَبان گُنگ ہو جاتی ہے

☆ قلم کاریاں فنَا ہو جاتی ہیں

☆ نکتہ آفرینوں کا دَم نِکل جاتا ہے

اس ملکہ مملکتِ تقدس وطہارت کے حضور خراج عقیدت ومودّت پیش کرنے کیلیے کرنے کیلئے الفاظ کہاں سے لائے جائیں ہاں !

آپ کا اسمِ گرامی لیتے وقت اِحترام وعقیدت سے لینا چاہیے۔

☆ کیونکہ سیّدہ پاک عصمت رسول ہیں

☆ سیّدہ پاک عِفتِ رسول ہیں

☆ سیّدہ پاک عِزّت رسول ہیں

☆ سیّدہ پاک جانِ رسول ہیں

☆ سیّدہ پاک شانِ رسول ہیں

سیّدہ پاک میں اللہ تبارک تعالیٰ نے امامت کے خصائص رکھے تھے۔

کیونکہ آپ کی گود میں امامت کو پروان چڑھنا تھا جنت کے سردار کو پروان چڑھنا تھا۔

رُتبہ ہے سب سے اَرفع و اعلیٰ بتول کا
اخی رسول پاک ہے دُولہا بتول کا
نبیوں کے تاجدار کی بیٹی بتول ہے
وَلیوں کا تاجدار ہے بیٹا بتول کا
اُن کو بنایا سرورِ عالم نے ہے قسیم
مِلتا ہے دو جہان کو صدقہ بتول کا
نارِ سقر کا کس طرح کچھ خوف ہو اُسے
صائمؔ تو اِک غلام ہے ادنیٰ بتول کا

☆☆☆

امام حسن رضی اللہ عنہ

محبت و عقیدت سے با آواز بلند درود شریف پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْب اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَاللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل اللّٰہ

حضرات گرامی۔

جس ہستی کا ذِکر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں وہ ہستی کملی والے آقا صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کے نہایت ہی پیارے شہزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے۔

☆ کون امام حسن ! جو شبیہِ مُصطفےٰ ہیں

☆ کون امام حسن ! جو مُصطفےٰ کا پیکر ہیں

☆ کون امام حسن ! جو گُل گلدستہ پنجتن ہیں

☆ کون امام حسن ! جن پر درود پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی

☆ کون امام حسن ! جو شہزادہَ رسول ہیں

☆ کون امام حسن ! جو چینِ بتول ہیں

☆ کون امام حسن ! جو باغِ نبوت کا پھول ہیں

☆ کون امام حسن ! جو بدر اہلِ بیت ہیں

☆ کون امام حسن ! جو اُمتِ مُصطفےٰ کا امن ہیں

☆ کون امام حسن ! جو غلاموں کیلئے جنت کا ضامن ہیں

☆ کون امام حسن ! جو صحابہ کرام کے ساجن ہیں

☆ کون امام حسن ! جو اسلام کے محسنین

☆ حضرت اِمام حسن رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت کی کیا بات ہے۔

☆ آپ کی ذات اَرفع واعلیٰ ہے

☆ آپ کی ذات بالا و والا ہے

☆ حَسن !مملکتِ شہادت کا تاجدار ہے

☆ حَسن !کانِ نبوت کا درِ شہسوار ہے

☆ حَسن !بحرِ رسالت دُرِّ تابدار ہے

☆ حَسن !گلشنِ اِمامت کا گُلِ نَو بہار ہے

☆ حَسن !ملکِ ولایت کا سلطان ذی وقار ہے

☆ حَسن !سلطنتِ رُوحانیت کا شہریار ہے

☆ حَسن !میدانِ عِشق ومحبت کا شہسوار ہے

☆ حَسن !نوجوان فردوس کا سردار ہے

☆ حَسن !دنیائے معرفت کا مالک ومختار ہے

☆ حَسن !تقدیس وعظمت کا رَوشن مینار ہے

☆ حَسن !سِرّ الاَسرار ہے

☆ حَسن !نورِ نوار ہے

☆ حَسن !قافلہ سالارِ عشق ہے

☆ حَسن !مَرکزِ پرکارِ عشق ہے

☆ حَسن !مَہبطِ اَنوارِ عشق ہے

☆ حَسن !گرمیِ بازارِ عشق ہے

☆ حَسن !فرحتِ گلزارِ عشق ہے

☆ حَسن !مخزنِ اَنوارِ عشق ہے

☆ حَسن !نازشِ دَربارِ عشق ہے

☆ حَسن !شمشیرِ تلوارِ عشق ہے

☆ حَسن !رَونقِ ریاضِ بتُول ہے

☆ حَسن !گُلِ گلشنِ رسول ہے

☆ حَسن !نواسہ سیّد الثقلین ہے

☆ حَسن !زینتِ بزمِ کونین ہے

☆ حَسن !زہرا کا نُورِ عین ہے

☆ حَسن !حیدر کے دِل کا چین ہے

حضرات گرامی !

حضرت سیّدنا اِمام حَسن رضی اللہ عنہ کے فضائل وخصائل کیا بیان کروں حضورِ اکرم فرماتے ہیں میرا بیٹا حَسن سردار ہے۔

☆ حضورِ اکرم صلَّی اللہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم فرماتے ہیں میں نے اپنا خُلق حَسن کو عطا کردیا۔

☆ حضورِ اکرم صلَّی اللہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم فرماتے ہیں حَسنؓ میرا پھول ہے۔

حضرات گرامی۔

جب امام حسن مَسجدِ نبوی میں تشریف لاتے تو سرکار خُطبہ چھوڑ کر امام حسن رضی اللہ عنہ کو اُٹھالیا کرتے ۔جتنی محبت سرکار نے اپنے نُواسوں سے کی ہے اور جتنے فضائل سرکار کے نُواسوں کے ہیں ساری خُدائی میں ایسے فضائل کسی کو عطا نہیں ہوئے۔

اِمامِ حَسن وہ ہستی ہیں جن سے حضرت سیّدنا علی کی روحانی خلافت شروع ہوتی ہے۔

حضرات گرامی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا

تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا

☆☆☆

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

سیّدالشہداءامام حسین

نبی رحمت ﷺ کے ارشاد کے مطابق خانوادۂ نبوت کے اس بے مثال شہزادہ نے اپنے قدومِ میمنت لزوم سے اس کرۂ ارضی کو سرفراز فرمایا تو سرکار دو عالم ﷺ اپنی لختِ جگر کے ہاں خراماں خراماں تشریف لے گئے اور اپنے بیٹے کو اپنی گود میں لے لیا اور دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمائی۔

لوگو! ذرا یہ تو دیکھو؟

یہ کس کی ولادت ہے اور تشریف لانے والا کون ہے؟

آج کسی کے بیٹے کی ولادت ہو تو اگر اس کا پیرومرشد تشریف لے آئے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ساری عمر مرید کہتا ہے میرا یہ نورِ نظر وہ ہے جس کی ولادت پر میرے مرشد گرامی تشریف لائے تھے مگر یہ پیدا ہونے والا سیدالشہداء ہے اور تشریف لانے والا سیدالانبیاء۔

یہ بیٹا کیسا پیارا بیٹا ہے جس کی ولادت پر دونوں عالم کا تاجدار تشریف لایا۔

یہ بچہ پیارا بچہ چاند ہے عرش ہدایت کا
یہ بانی ہے بناء لہ الا کی ولایت کا
یہ بچہ جب جواں ہوگا جہاں میں دھوم ڈالے گا
مدینہ چھوڑ کر جنگل میں اپنا گھر بنالے گا
یہ وہ بچہ ہے جس کے مدح خواں ارض ہما ہونگے
یہ وہ بچہ ہے جس بچے کے بچے بھی فدا ہونگے

(دائیم اقبال)

یہ وہ فرزند دلبند رسول ہے۔

جس کا نانا سیدالانبیاء۔

جس کا بابا سیدالاولیاء۔

جس کی اماں سیدۃ النساء۔

جس کا بھائی سیدالاسخیاء۔

اور جو خود ہے سیّدالشہداء۔

اللہ اکبر۔

حسین اس باپ کا بیٹا ہے جو ولیوں کا والی ہے
حسین اس ماں کا بچہ ہے جو ہر نسبت میں عالی ہے
حسین اس باپ کا بیٹا ہے رتبہ اھل اتی جس کا
حسین اس ماں کا بچہ ہے لقب خیر النساء جس کا
حسین اس باپ کا بیٹا ہے جو کانِ سخاوت ہے
حسین اس ماں کا بچہ ہے جو بستانِ مروت ہے
حسین اس پاب کا بیٹا ہے جو دانائے قرآں ہے
حسین اس ماں کا بچہ ہے جو ہمدرد غریباں ہے

یہ بچہ مسکراتا ہے دو عالم ﷺ جھوم جاتے ہیں۔

فرشتے فاطمہ کے لال کا جھولا جھلاتے ہیں۔

اللہ اکبر۔

یہ کیسا پیارا بچہ ہے کہ:۔

جس کی تنویر۔ تنویر مصطفٰے

Scanned with CamScanner

جس کی تقریر۔ تقریرِ مصطفیٰ

جس کی تصویر۔ تصویرِ مصطفیٰ

جس کی تحریر۔ تحریرِ مصطفیٰ

جس کی تشہیر۔ تشہیرِ مصطفیٰ

جس کی تاثیر۔ تاثیرِ مصطفیٰ

جس کا جمال۔ جمالِ رسول

جس کا کمال۔ کمالِ رسول

جس کا خیال۔ خیالِ رسول

جس کا وصال۔ وصالِ رسول

جس کا ہے قال۔ قالِ رسول

جس کا ہے حال۔ حالِ رسول

جس کا نانا نبیؐ جس کا بابا علیؓ
اس حسینؓ ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام
کرلیا نوش جس نے شہادت کا جام
اس حُسینؓ ابنِ حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

"وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ" يُّوْحٰى ط

خدا بولدا نئیں اوہ بے مثل ذات اے خدا بولدا اے جہاں بولے محمد (ﷺ)

گھٹی حسینؓ کی

اور جب یہ لال بے مثال ہے تو اسے گھٹی بھی بے مثال دی گئی۔

کسی کو گھٹی ملتی ہے۔ کھجور کی۔

کسی کو گھٹی ملتی ہے۔ چینی کی۔

کسی کو گھٹی ملتی ہے۔ شہد کی۔

مگر اس شہزادے کو گھٹی ملی۔

زبان مصطفیٰ کی۔

لعابِ دہن رسول کی۔

وہ زبان کہ جس کا لعاب کھاری کنویں میٹھے کر دے۔

اور وہ زبان جو امر کن کی مظہر ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام!
جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

یہ وہی زبان ہے جس سے حرام وحلال کے فیصلے صادر ہوتے ہیں یہ وہی زبان ہے جس سے۔

آذان حسینؓ

ہاں ہاں

کسی کے کان میں اذان۔ کسی مولوی نے دی۔

کسی کے کان میں اذان۔ کسی مفتی نے دی۔

کسی کے کان میں اذان۔ کسی درویش نے دی۔

Scanned with CamScanner

کسی کے کان میں اذان۔ کسی پیر نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی فقیر نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی مفسر نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی محدث نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی مجدد نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ داتا ہجویری نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ خواجہ اجمیری نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ مہر علی نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ غوث جلی نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ مولا علی نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ عثمان غنی نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ فاروق اعظم نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ صدیق اکبر نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی رسول نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی پیغمبر نے دی۔
کسی کے کان میں اذان۔ کسی نبی نے دی۔

مگر حسینؓ کے کان میں اذان اس نے دی جس کے لبوں پر خدا کلام فرماتا ہے۔

نیزے پر کی جس نے قرآن کی تلاوت وہ حسین
ہنس کے جس نے پی لیا جام شہادت وہ حسین

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوب اس زبان مبارک اور لعاب دہن کو چوسا اور

تاثیر لعاب دہن مصطفےٰ کے امین بن گئے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس چرخ نیلی فام کے نیچے اور اس کرۂ ارضی پر چشم فلک نے ایسا قرآن کا قاری نہ پہلے ملاحظہ کیا اور نہ اس کے بعد۔

پنجتن کے گھرانے کی عادت تو ذرا دیکھو!
سر نیزے پر ہے پھر بھی قرآن سناتے ہیں

باکمال اور بے مثال کھلاڑی، باکمال و بے مثال گراؤنڈ

جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت بے مثال ننھیال، بے مثال ددھیال، بے مثال ان کے کانوں میں اذان وتکبیر بے مثال۔ ان کی گھٹی بے مثال۔ تو پھر ان کے کھیلنے کی گراؤنڈ بھی بے مثال۔ لوگو!

کسی کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ فیصل آباد کا دھوبی گھاٹ ہے۔
کسی کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ لاہور کا قذافی اسٹیڈیم ہے۔
کسی کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ پشاور کا قصہ خانی بازار ہے
کسی کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ کراچی کا آرام باغ ہے

مگر اے بے مثال حسین تیرے کھیلنے کی گراؤنڈ الم نشرح کا سینہ ہے یا مہر نبوت ہے یہ بھی بے مثال ہے۔

ایہ ہے نانے جیہا کسے دا نہیں نانا
ایہدی ماں جئی کسے دی ماں وی نہیں

☆☆☆

امام حسین رضی اللہ عنہ کا آخری خطبہ

امام عالی مقام نے یزیدی فوجوں میں پہنچ کر اتمام حجت کے لئے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ:۔

اے گروہ اشقیا اور یزید کے سپاہیو! آج بھی تم میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی موجود ہیں، ضعیف العمر حضرت انس بن مالک سے پوچھو! کیا تمہارے نبی ﷺ جن کا تم کلمہ پڑھتے ہو اور میرے نانا جان جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے میرے اور میرے بھائی کے متعلق:۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط

ہونے کا ارشاد فرمایا؟ کیا میں اس نبی کا نواسہ نہیں ہوں جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو؟ کیا میں اس علی المرتضیٰ کا شہزادہ نہیں ہوں جن کے پیچھے تم نے نمازیں پڑھیں کیا میری اماں بنتِ رسول اللہ نہیں ہیں۔

یاد رکھو اگر تم مجھے شہید کر دو گے تو اس روئے زمین پر کوئی نواسہ رسول نہ رہے گا کیونکہ میرے سوا کسی نبی کا کوئی نواسہ زمین کے اوپر موجود نہیں ہے اور پھر تم نے خود ہی تو مجھے بلایا تھا میری بیعتیں کی تھیں اور میری خاطر مر مٹنے کے عہد کئے تھے میں خود نہیں آیا تمہارا ہی بلایا ہوا ہوں میرا حق پہچانو اور جہنم کی آگ سے بچ جاؤ۔

سُنیئے اور فیصلہ کیجئے

ایک شخص تو نبی کی بددُعا سے واصل جہنم ہوتا ہے۔ اور

دوسرا ہمیشہ کے لئے جنت کا حقدار ہوتا ہے۔

ایک بدبخت تو پیغمبر کے چہرہ کو لہولہان کر کے جہنمی بن جاتا ہے۔ اور

دوسرا مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سنان چہرہ نبوت سے اپنی زبان کے ساتھ سارا

خون چوس کر جنتی بن جاتا ہے اور حضور ﷺ مالک بن سنار سے فرماتے ہیں۔

لَنْ تَمَسَّکَ النَّارَ (زرقانی)

تجھ کو جہنم کی آگ ہر گز نہ لگے گی۔

مجھے کہنے دیجئے کہ جس نے نبی ﷺ کے چہرہ سے بہنے والا خون چوس لیا اس کو تو دوزخ کی آگ کبھی نہ لگے گی۔ لیکن جس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگوں میں مصطفےٰ کا خون گردش کر رہا ہو اس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوزخ کی آگ کیسے چھو سکتی ہے۔ جو خارجی لوگ حضرت حسین علیہ السلام کی ذات پر طعن و تشنیع کرتے ہیں انہیں اپنے باطل عقائد سے تائب ہونا چاہیئے تاکہ وہ آخرت کے عذاب سے بچ سکیں خدا تعالےٰ ہمیں صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھو۔

جو نبی کے جسم سے رِستا ہوا خون چوسے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے اپنا خون بہائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے اپنا مال لٹائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے زخم کھائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے سانپ سے ڈسوائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے تکیہ بن جائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے دربان بن جائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے سواری بن جائے وہ جنتی۔

جو نبی کے لئے حواری بن جائے وہ جنتی۔

سبحان اللہ۔

Scanned with CamScanner

رباعی

خلوص والے کلیجے کا چین کہتے ہیں
اہل ایماں شاہِ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا نہ کچھ یاد رہے
زبانِ عشق میں اسے حسینؓ کہتے ہیں

☆☆☆

کربلا شریف دے ٹبیاں وچ
سب کجھ سخی حسینؓ نے وار دتا
ظلم و ستم دی اگ جو بھڑکدی سی
دے کے خون شبیر دا ٹھار دتا
چنّو لا عباسؓ دے بازوواں دے
بیڑا پاک اسلام دا تار دتا
کر کے پت قربان سردار میاں
ابراہیمؑ دا قرض اتار دتا

☆☆☆

(نبی پاک ﷺ سجدے میں تھے سیدنا حسینؓ کندھے پہ سوار ہو گئے۔ شاعر نے نقشہ کھینچا)

طہارتوں کے مقدس کا زین بیٹھا ہے
میری بتولؓ کے جیون کا چین بیٹھا ہے

میرے محبوب سجدے کو ذرا لمبا کرر دے
تیری پشت پہ میرا حسینؓ بیٹھا ہے

☆☆☆

دنیا میں بے مثل ہے شجاعت حسینؓ کی
دشمن سے بھی نہیں ہے عداوت حسینؓ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؓ کی

☆☆☆

رباعی

سرکار ﷺ کی الفت ہے ایمان کا سودا ہے
محبوب کی صورت تو قرآن کا سودا ہے
پہنچان محمد ﷺ میں رحمان کا سودا ہے
ہر جام کی بستی میں تو جان کا سودا ہے

☆☆☆

آل عبا پور بتول

راکب دوش نبی ﷺ آل عبا پور بتول
یہی شبیرؓ ہیں ظالم کو خبر ہے کہ نہیں؟

آج تک سوگ میں ہے دشت کا ذرہ ذرہ
کربلا ان کے لیے خاک بہ سر ہے کہ نہیں

ختم کب ہو گی یہ آزار و جفا کی ظلمت
یوم عاشور !تری شب کی سحر ہے کہ نہیں؟

حلق معصوم کو کیوں تیر سے چھیدا تو نے
حرملہ ! کچھ تجھے اللہ کا ڈر ہے کہ نہیں؟

کربلا میں شہیدوں کا لہو نور فگن
رخ زمانے کی نگاہوں کا ادھر ہے کہ نہیں؟

میرے دل میں ہیں مکیں سبط نبی کے جلوے
رشک فردوس نصیر !آج یہ گھر ہے کہ نہیں؟

☆☆☆

حسین رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر

حضرات گرامی ! میدانِ کربلا میں حضرت حسینؓ نے وہ تمام سبق دہرائے جو مدینہ یونیورسٹی میں حضرت عثمان غنیؓ سے پڑھے تھے۔

کون سی مدینہ یونیورسٹی؟

جس کا پرنسپل عثمانؓ تھا۔

جس کا شاگرد رشید حضرت حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔

کون عثمانؓ — جس نے زخمی جسم سے مسجد نبویؐ میں خطبہ دیا۔

کون حسینؓ — جس نے زخمی دل سے کربلا میں خطبہ دیا۔

کون عثمانؓ — جو داماد نبی ﷺ تھا۔

کون حسینؓ — جو نواسہ نبی ﷺ تھا۔

کون عثمانؓ — جو پیاسۂ مدینہ تھا۔

کون حسینؓ — جو پیاسۂ کربلا تھا

کون عثمانؓ — جو محسن علیؓ تھا۔

کون حسینؓ — جو محافظ داماد نبی ﷺ تھا۔

کون عثمانؓ — جس نے خون سے غسل کر کے مدینہ میں خطبہ دیا۔

کون حسینؓ — جس نے خون سے غسل کر کے کربلا میں خطبہ دیا۔

کون عثمانؓ — جو چالیس دن پیاسا رہا مگر تلاوت قرآن مجید نہ چھوڑی۔

کون حسینؓ — جو تین دن پیاسا رہا مگر تلاوت قرآن نہ چھوڑی۔

کون عثمانؓ — جو خون میں نہا کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہو۔

کون حسینؓ — جو خون میں نہا کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا۔

Scanned with CamScanner

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ

مسلمانوں

کوئی کسی گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلتا ہے
کوئی فٹ بال کھیلتا ہے
کوئی بیڈمنٹن سے گیم کرتا ہے
مگر حسین مصطفےٰ ﷺ کے کندھوں پر بیٹھ کر والیل کی زلفوں سے کھیلتا ہے
اس کی لگامیں بناتا ہے
اور جب صحابہ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اے حسین مبارک ہو۔

نِعْمَ الْمَرکبُ ھٰذَا ط

یہ سواری جو تجھے ملی ہے بڑی بے مثال ہے
نبی جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نِعْمَ الرَّاکِب ط

سواری کو بے مثال کہنے والو، سوار کو بھی دیکھو یہ بھی تو بے مثال ہے۔

جسدی مثل مثال نہ کوئی اوہ تے اکو ذات شبیر اے
حسبوں نسبوں ارفع اعلیٰ اساں منیاں جگ دا پیر اے

ساعت آہ و بکا و بیقراری آ گئی
سید مظلوم کی رن میں سواری آگئی

ساتھ والے بھائی بیٹے ہو چکے ہیں سب شہید
اب حسین بے کس و تنہا کی باری آگئی
ننھے سے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی وہ تشنہ کام

بتلایئے مجھے کہ یتیمی ہے کس کا نام

بیٹی نہ پوچھ مجھ سے یہ مصیبت عظیم ہے
دنیا سے جائے باپ تو بچہ یتیم ہے

کیوں راہ روکی آن کر کہ مجھ ملول کو
جاتا ہوں بخشوانے میں امت رسول کی

اگے ہوئی دی نہیں، اج کوئی دی نہیں
اگول ہوون دا کوئی امکان دی نہیں

چڑھ کے مہر نبوت تے کھیڈدا اے
ایسی لبھنی کسے نوں تھاں وی نہیں!

☆☆☆

رباعی

ہر سمت ہے رنج و غم و آلام کی بارش
سینے میں ہر اک سانس بھی نیزے کی انی ہے
اب آنکھ کا آئینہ سنبھالوں میں کہاں تک
جو اشک بھی بہتا ہے وہ ہیرے کی کنی ہے

☆☆☆

مدح

بحضورِ

نورِ بتولؓ، وارثِ شانِ رسولﷺ

سیّدُ الشّہداء سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حُسینؓ ، گلشنِ تطہیر کی بہارِ مُراد
حُسینؓ ، غیرتِ اسلام ، آبرو ایجاد

شعارِ مصطفویؐ ، جس کے فکر کی بنیاد
شعورِ دینِ محمدؐ ، حُسینؓ کا ارشاد

ہجومِ لشکرِ باطل ، سپاہِ ابنِ زیاد
حُسینؓ ، حق کے نگہبان ، ہر چہ بادا باد

فزود ز اشکِ اسیراں ، شماتتِ صیّاد
بزادگانِ بہاری درِ قفس نہ گشاد

وزید در چمنِ کربلا ، نسیمِ کرم
خرامِ نگہتش ایزد بہ دُشمناں مرساد

☆☆☆

فیضِ نسبتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

یزید ، قبر کی ظلمت ، حسینؓ نُورِ زمیں
حسینؓ ، علم و عدالت ، یزید ، استبداد

حسینؓ ، وارثِ خیر و یزید ، وارثِ شر
حسینؓ ، عشق و متانت ، یزید ، جہل و فساد

حسینؓ ، فرحتِ اہلِ وفا ، دمِ ایفا
یزید ، ماتمِ اہلِ ریا ، پسِ بیدار

کہیں ہے ظلم و تشدّد ، کہیں ہے صبر و رضا
کوئی نشاط میں غلطاں ، کسی کا گھر برباد

حسنؓ ، حسینؓ کی توصیف ، مختصر یہ ہے
نقیبِ امن و نگہبانِ عظمتِ اجداد

یہ گود وہ ہے کہ جس میں پلی حسینیت
جنابِ سیّدہؓ کو دیجیے مبارک باد

اجل کی دھوپ میں اُس کا وہ سجدۂ آخر
وہ تشنگی ، وہ تمامت ، وہ تیغۂ جلّاد

☆☆☆

Scanned with CamScanner

منقبت

ہر امتحان میں شبّیرؓ کا یہ حال رہا
خدا کا ذکر، خدا سے وفا، خدا کی یاد

بہ حدِ ظرفِ خرد، کم نظر نے مان لیا
سمجھ تو آئی ہے، لیکن بہ قدرِ استعداد

سِکھا گئے ہیں زمانے کو حُریت کا سبق
حسینؓ، عزم و تدبُّر کے بے نظیر اُستاد

نفَس نفَس ہے نگاہوں میں شیوۂ تسلیم
نہ کوئی فکرِ اقارب، نہ کچھ حمِ اولاد

خدا کی راہ میں عزمِ حسینؓ کیا کہنا
اِس اہتمام سے کرتا ہے کون، گھر برباد

وہ جن کی ماں ہیں، محمدؐ کی بنتِ نیک اختر
وہ جن کے باپ ہیں، خیرُالانام کے داماد

لرز لرز کے فنا ہو گئی یزیدیّت
حُسینیت نے ہِلا دی غرور کی بنیاد

☆☆☆

مدح

ہر اک ستم کا ہدف تھے، حُسینؓ ابنِ علیؓ
وہ ظلم و جورِ مسلسل، وہ دم بہ دم افتاد

خلافِ اہلِ . تعدّی، جہاد واجب ہے
یہ دے گیا ہے پیام، ایک بندۂ آزاد

زہے کرم، بن آورد بُوئے خاکِ درش
بود ہمیشہ بشارت گہِ صبا، آباد

ہزار ہا صلٰوات و ہزار تسلیمات
بروحِ سیّدِ کونین و آلہِ الامجاد

نصیر کیوں نہ ہو ایسے امام کا پیرو
کہ سر بداد و بدستِ یزید، دست نداد

☆☆☆

رباعی

اک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اِک ذات ہے جو مُجھ کو بکھرنے نہیں دیتی
کوئی اور بچائے نہ بچائے مُجھے ناصر
اِک نعت یہ سرکار کی مرنے نہیں دیتی

☆☆☆

اِمامؓ عالی مقام

رسمِ شبیرؓ جگانے کے لیے
ہم نے غم سارے زمانے کے "لیے"
منزلیں بن گئیں خود جادۂ شوق
ابنِ زہراؓ ! تجھے پانے کے لیے
کربلا ! تیری صدا کافی ہے
ساری دُنیا کو جگانے کے لیے
کج اداؤں سے نبٹنا سیکھو
حق پرستی کو بچانے کے لیے
پھر محرّم کا مہینہ آیا
حشر سینے میں اُٹھانے کے لیے
اشک کے رُوپ میں ہے ذکرِ حسینؓ
آنکھ کا نُور بڑھانے کے لیے
تیرا کردار و عمل ، آفاقی
تیرا پیغام ، زمانے کے لیے
اک قیامت سے گزرنا ہوگا
درِ شبیرؓ تک آنے کے لیے
تشنگی اپنی گوارا کر لی
پیاس خنجر کی بجھانے کے لیے
جان ، حق کے لیے دینی ہو گی
سلسلہ اُن سے ملانے کے لیے
کربلا تک کا سفر ہے در پیش
بس نصیرؔ اُٹھتے ہیں ، جانے کے لیے

کربلا

کربلا ، اے سرخرو لوگوں کے سجدوں کی زمیں
قبلۂ فکر و نظر اے کعبۂ اربابِ دیں
مرکزِ انوارِ حق ، اے بوسہ گاہِ مرسلیں !
تیرے ذرّوں سے دمکتی ہے دو عالم کی جبیں
ضَو ، ستاروں میں ہے تیری مانگ بھرنے کے لیے
آسمان جھکتا ہے تجھ کو سجدہ کرنے کے لیے !

☆☆☆

قد ہے کہ نبوّت کے خدوخال کا معیار
بازو ہیں کہ توحید کی عظمت کے عَلم ہیں
سینہ ہے کہ رمزِ دل ہستی کا خزینہ
پلکیں ہیں کہ الفاظِ رُخِ لوح و قلم ہیں

☆☆☆

رباعی

سیدی مرشدی ہیں میرے حسینؓ
کانپتے ہیں یہ سُن کر اب بھی یزید
آنے والے ابھی ہیں میرے حسینؓ
جن کے صدقے میں بخشتا ہے خدا
قطب کہہ دو وہی ہیں میرے حسینؓ

درمدحِ

حسینؓ ابنِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسینؓ کا ہو کہیں ذِکر، کوئی بات چلے
ہماری آنکھوں سے اشکوں کی اک برات چلے

فلک پہ کیوں نہ بھلا کربلا کی بات چلے
غمِ حسینؓ میں تارے تمام رات چلے

مجسّم اُسوۂ خیرُ الانام تھے شبیرؓ
رضائے حق کے اشاروں پہ تا حیات چلے

ملی نہ بوند بھی پانی کی تشنہ کاموں کو
ہوائے قہر کے جھونکے سر فرات چلے

حسینؓ حکم الٰہی سے کربلا آئے
بساط اُلٹ دی، ہوئی دُشمنوں کو مات، چلے

☆☆☆

رباعی

اگر نہ صبر مسلسل کی انتہا کرتے
کہاں سے عزم پیمبر ﷺ کی ابتدا کرتے
نبی ﷺ کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی
حسین سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

خونِ حسین رضی اللہ عنہ

اے کربلا کی خاک !تو اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؓ

مظلوم کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسول ﷺ

☆☆☆

قتل حسینؓ اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

☆☆☆

شاہ است حسینؓ پادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دین پناہ است حسینؓ
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسینؓ

☆☆☆

کربلا کا مسافر

مظلوم علیہ السلام کے ہاتھوں پہ جو دم توڑ رہا ہے
کم سن مگر قائد ارباب وفا ہے
شبیرؑ کے مقتل سے گزرتا ہے جو اکثر
وہ ابر نہیں ثانی زہراؑ کی ردا ہے
یہ کون مسافر تھا جو مدفن کو بھی ترسا
یہ کس کا جنازہ تھا جو تیروں پہ رکھا ہے
زینب کی صدا سن کے یہ جبریل نے پوچھا
یہ حیدر کرار کہاں بول رہا ہے؟
اے روح پیمبرؐ تری امت ہے پریشاں
شاید تری بیٹی تری امت سے خفا ہے
ماتم کی صدا تیز کرو سوچتے کیا ہو؟
شبیرؑ ابھی نرغہ اعدا میں گھرا ہے
میں موت سے خائف ہوں نہ محشر سے ہراساں
محسن مری بخشش کی سند خاک شفا ہے

☆☆☆

حسینؑ ایک دلنشیں کہانی
حسینؑ دستور حق کا بانی
حسینؑ عباسؑ کا سراپا
حسین اکبر کی جوانی

حسینؑ کردار اہل ایماں
حسینؑ معیار زندگانی
حسینؑ قاسمؑ کی کم نمائی
حسینؑ اصغرؑ کی بے زبانی
حسینؑ سجاد کی خموشی
حسینؑ دجلہ کا خشک ساحل
حسینؑ صحرا کی بیکرانی
حسینؑ زینب کی کس مپرسی
حسینؑ کلثوم کی ردا ہے
نہ پوچھ میرا حسینؑ کیا ہے

☆☆☆

بکھر رہے تھے یہ سجدے سنور گئے سجدے
نبی ﷺ کے چین سے پہلے نبی ﷺ کے چین کے بعد
یہ دین مر بھی چکا تھا 'نہ مر سکے گا یہ دین
مرے حسینؑ سے پہلے 'مرے حسینؑ کے بعد

☆☆☆

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم
جب تک رہے گا ہاتھ پرچم حسین کا
قصر یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو
تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

☆☆☆

قیام اُن کا ہُوا منزلِ مشیّت پر
وہ جن کے ایک اشارے پہ کائنات چلے

چلا ہے دُھوم سے یُوں قافلہ شہیدوں کا
وفودِ شوق میں جیسے کوئی برات چلے

حسینؓ کی صفِ اعدا میں تھی یہ شانِ خِرام
ہجومِ کفر میں جس طرح نُورِ ذات چلے

وفا کا نام مٹانے سے مٹ نہیں سکتا
ہزار چال یہ دنیائے بے ثبات چلے

یزیدِ عصر کے آگے کھڑے ہیں سب خاموش
حسینؓ ہی جو چلائیں تو کوئی بات چلے

دبا سکا نہ کبھی حق کو ' شورِ باطل کا
نہ کوئی گھات چلی ہے نہ کوئی گھات چلے

نصیرؔ ! گوش بر آواز عرش و فرش ہوئے
اب انجمن میں حسینؓ و حسنؓ کی بات چلے

☆☆☆

اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہ

شانِ اولیاء

حضرات محترم!

اللہ کے ولیوں، اللہ کے دوستوں، اللہ کے مقربین کا مقام و رُتبہ بہت بلند ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے ولیوں کی شان یوں بیان کی ہے

اِلآ اِنَّ اَوْلِیا اللہِ لاَ خَوف"

علَیھِم وَلاَ ھُمْ یَحزَ نُونُ

وَلی تو تقدیر بدل سکتا ہے

وَلی تو مقدر بدل سکتا ہے

وَلی تو نصیب بدل سکتا ہے

بدل دیوے تقدیر تے وَلی ہندا
چلے ہوئے کمانِ تھاء وچوں
وَاپس موڑے جے تیر تے ولی ہندا
لِکھی کٹ کے لوحِ محفوظ اتوں
نُویں لکھے تقدیر تے ولی ہندا
صائمؔ مٹی دا سونا تے اِک پاسے
کرے مٹی اکسیر تے ولی ہندا

ولائت کا درجہ بہت بلند ہے!

☆ درِ ولائت سے بادشاہت مل جاتی ہے

☆ دَرِ ولائت سے شریعت عطا ہوتی ہے

☆ دَرِ ولائت سے مَعرفت عطا ہوتی ہے

☆ دَرِ ولائت سے حقیقت عطا ہوتی ہے

☆ ولی کا احترام کرنے سے ولائت حاصل ہوتی ہے

☆ قُطب الدّین سے فَیض ملا تو بَابا فرید بن گئے

☆ خواجہ اجمیر سے فیض ملا تو قُطب الدین بن گئے

☆ دَاتا ہجویری سے فیض ملا تو خواجہ اجمیری بن گئے

☆ اِمام حسن سے فیض ملا تو حَسن بصری بن گئے

☆ اِمام حسین سے فیض ملا تو حَسن بصری بن گئے

☆ مَولا علی سے فیض ملا تو اِمام حسین بن گئے

☆ اور سب اولیا کو فیض دَرِ ابوتراب مولا علی سے سے ملا نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب اولیاء اللہ ہی فیضان نبوت سے درجہ ولائت حاصل کر کے اصلاح امت کا کام کرتے رہیں گے۔اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

حضرات محترم!

☆ قُرآن مقدس میں بہت سے مقامات پر اللہ نے اپنے اَولیا کا ذکر کیا ہے مثلاً

☆ حضرت سلیمان کے وزیر حضرت آصف بن برخیا کا ذکر قرآن میں میں آیا ہے۔

اصحابِ کہف کا ذکر قرآن میں آیا ہے

ولائت کہاں سے ملتی ہے!

☆ ولائت مدینے کی گلی سے ملتی ہے

☆ ولائت غوثِ جلی سے ملتی ہے

حضرات گرامی! گستاخِ رسول ولی نہیں ہوسکتا۔

☆ صحابہ کرام سے عداوت رکھنے والا ولی نہیں ہوسکتا

☆ اہلِ بیتِ اطہار کی اِہانت کرنے والا ولی نہیں ہوسکتا

☆ کمالاتِ مصطفیٰ کا اِنکار کرنے والا ولی نہیں ہوسکتا

خواہ وہ اپنے آپ کو قُطب دوراں یا مجدد زماں یا غَوث زماں کہلوائے جب تک اس کا عقیدہ پاک نہ ہوگا تو منزل ولائت تو دُور کی بات ہے وہ راہ ولائت پر بھی نہیں ہے

حضرات گرامی!

ہم نماز میں دعا کرتے ہیں یا اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔اور اِنعام یافتہ گروہ میں نبی ہیں۔صدّیق ہیں۔شہدا ہیں اور اولیا اللہ ہیں۔

اَولیاء کرام کی شان میں کیا عرض کروں قرآن پاک میں ولی کے قدموں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا۔

اَولیاء کے تبرکات کا اپنی نشانیاں قرار دیا۔اگر آج کوئی ملاّں اَولیاء کی عظمت کا انکار کرتا ہے تو وہ اپنے انجام کے لئے تیار رہے۔

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولیا کی فضیلت کا ذکر قُرآن پاک میں موجود ہے آئیں اَب اولیاء اللہ کی اس محفل کا ذکر کرتے چلیں

حضرات گرامی!

☆ یہ محفل بڑی ہی بابرکت محفل ہے

☆ یہ محفل اللہ والوں کی محفل ہے

☆ یہ محفل مَولا علی کی محفل ہے

Scanned with CamScanner

☆ یہ محفل غوثِ جلی محفل ہے

☆ یہ محفل علی ہجویری محفل ہے

☆ یہ محفل خواجہ اجمیری محفل ہے

☆ یہ محفل مہرِ علی کی محفل ہے

☆ یہ محفل قُطب الدّین کی محفل ہے

☆ یہ محفل علاؤالدّین محفل ہے

☆ یہ محفل فریدالدین محفل ہے

☆ یہ محفل نظام الدّین محفل ہے

☆ یہ محفل سُلطان باہو محفل ہے

☆ یہ محفل احمد رضا بریلوی محفل ہے

☆ یہ محفل محدث اعظم پاکستان محفل ہے

حضرات گرامی!

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے اولیاء کا ذکر قُرآن پاک میں متعدمُقامات پر کیا ہے۔

ایک آئت مبارکہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے عُلماء کرام اس تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے وَلیوں کو کچھ خوف اور غم نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اَپنے ربّ کو راضی کرلیا۔ اب دیکھیں ولائت ملتی کہاں سے ہے؟

ولائت مَولاعلی کے در سے ملتی ہے؟

حضرات محترم!

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے راضی ہوجاتا ہے پھر اس کو شان عطا فرمادیتا ہے کہ انبیاء کے معجزوں کی طرح ولیوں کو کرامت بھی مل جاتی ہے۔ اللہ والوں کو قُربِ خداوند نصیب ہوجاتا ہے۔

حدیثِ قُدسی شریف میں اللہ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص نوافل سے میری رَضا

حاصل کرلے ولائت کا مقام حاصل کرے پھر وہ میری صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

☆ آنکھیں اس کی ہوتی ہیں۔

☆ دیکھنا میرا ہوتا ہے

☆ کان اس کی ہوتے ہیں۔

☆ سُننا میرا ہوتا ہے

☆ پاؤں اس کے ہوتے ہیں۔

☆ چلنا میرا ہوتا ہے

☆ ہاتھ اس کی ہوتے ہیں۔

☆ طاقت میرا ہوتا ہے

اور پھر تقدیر بھی وَلی کے ہاتھ میں ہوتی ہے وَلی اللہ کی شان میں ایک شاعر کہتا ہے!

تیرے مونہوں جہڑی گل نکلے اوہ تیرے اے

جہڑا توں اِشارہ کریں اور تقدیر اے

وَلی اللہ دا اوہو کہاسکدا جس دے وِچ تقدیر ہووے جہڑی گل آکھے اوہو ہو جاوے ایسی وچ زُبان تاثیر ہووے

☆ مولائے کائنات نے لبِ مبارک لگا کے کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا ولی اللہ دا اوہو کہاسکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے

☆ حضرت جنید بغدادی کا پانی پر تصرف تھا کہ آپ مصلیٰ پر بیٹھ کر دریا پار کیا کرتے تھے۔

ولی اللہ دا اوہو کہاسکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے

☆ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قُم بِاذنی کہہ کر مُردے کو زندہ کردیا۔

ولی اللہ دا اوہو کہاسکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے

حضرت داتا گنج بخش نے لاہور اپنے مُقتدیوں کو کعبے کی زیارت کرادی۔

وَلی اللہ دا اوہو کہاسکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے

☆ حضرت خوجہ اجمیریؒ نے چشمہ سے پانی کالوٹا بھراتو ساراچشمہ اُنا ساگر لوٹے میں آ گیا۔

وَلی اللہ دااو ہو کہا سکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے حضرت عُمر خطبے کے دَوران یاسا ریۃ الجبل کی آواز دی اور مسلمانوں کو ہزاروں میل دُور سے دیکھا اور مدد بھی فرمائی۔

معلوم ہوا!

علی علی کر کے لکھاں ولی ہو گئے ولیاں ساریاں دا پیشوا حیدر
جیکر غماں تو جاہویں نجات صائمؔ دم دم پیاتوں درود پکا حیدر
ولی اللہ دا او ہو کہا سکدا جس دے ہتھ دے وِچ تقدیر ہووے

☆ بابا فرید شکر گنج نے مُرشد کی اطاعت میں آنکھ نکلوادی مُرشد نے پھر عطا کر دی

ولی اللہ دااو ہو کہا سکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے

☆ حضرت اَبُو الحسن خرقانی کے جُبّہ مُبارک نے محمود غزنوی کی شکست کو فتح میں بَدل دیا۔

ولی اللہ دااو ہو کہا سکدا جس دے ہتھ دے وچ تقدیر ہووے

حضرات گرامی!

سرکار کا فرمان ہے جس طرح میں تمام نبیوں سے افضل ہوں ایسے ہی میری امت کے اولیا بھی تمام امتوں کے ولیوں سے افضل ہیں

☆ اللہ پاک کے یار جو پیارے ہوتے ہیں
☆ ہم سب کے وہ دل کے سہارے ہوتے ہیں
☆ حاصل ان سے رَب کے نظارے ہوتے ہیں
☆ چرخِ ولائت کے وہ ستارے ہوتے ہیں
☆ مومن کے وہ رَاج دُلارے ہوتے ہیں

☆ رَبّ کی رحمت کے وہ اشارے ہوتے ہیں ہاں ہاں میرے دوستو؟
☆ اللہ والوں پر ربّ کا فیضان ہوتا ہے
☆ اللہ والوں کی شان ماننے سے کامل ایمان ہوتا ہے
☆ اللہ والوں کے دَر سے حاصِل عرفان ہوتا ہے
☆ جو اللہ والوں پہ قُربان ہوتا ہے
☆ وہ دونوں جہانوں میں ذِیشان ہوتا ہے
☆ اللہ والوں کی عطا کا منکر شیطان ہوتا ہے
☆ اللہ والوں کا خادم کائنات میں ذِیشان ہوتا ہے

حضرات گرامی!

ولائت رسول اللہ کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے ولائت مَولا علیؑ کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے۔ جب کسی سے نبی وولی راضی ہو جائیں تو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے پھر مقام ملتا ہے۔

☆ پھر غوثیت ملتی ہے
☆ پھر قطبیت ملتی ہے
☆ پھر ولائت حاصل ہوتی ہے
☆ پھر اَبدالیت حاصل ہوتی ہے
☆ پھر قُرب خداوندی کا اِنعام ملتا ہے
☆ پھر اُسے فرشتوں کا سلام ملتا ہے
☆ پھر حیاتِ دَوام ملتی ہے
☆ پھر منزلِ مقصود ملتی ہے

Scanned with CamScanner

☆ پھران پراللہ کے انعام کی بارش ہوتی ہے

☆ پھران کودرجہ ملتا ہے اور وہ مقبول بارگاہِ خداوندی بن جاتے ہیں۔

☆ جورسُول کا نقیب بن جائے

☆ وہ نہایت ہی لبیت بن جائے

☆ پھروہ مطیب بن جائے

☆ پھروہ رب کا قریب بن جائے

☆ اوراللہ تعالیٰ اس کا مجیب بن جائے

ولی اللہ دا اوہو کہا سکدا جس دے ہتھ دے وِچ تقدیر ہووے
جہڑی گل آکھے اوہو ہو جاوے ایسی وچ زبان تاثیر ہووے
اوہنوں دوزخ دے کدی فرشتیاں نے ہتھ نہیں قیامت دے روز پونا
جہڑے بخت بلند دے گل اندر اسم پیردی پئی زنجیر ہووے
اوہدی بیڑی نہیں کدی وی آسکدی رنج والم دے کسے طوفان اندر
جس دے دل اندر ڈیرایا ردا اے جہدے لباس اُتے پیر پیر ہووے
غوث پاک بغداد دے شہنشاہ دی شان کیوں تحریر وچ آسکدی
جہید جیبھ رحمانی تلوار ہووے جہدا ابول تقدیر دا تیر ہووے
اپنی عقل تے اپنے شعور موجب اپنا زوق سارے پورا کری جاندے
شان ولیاں دی صائمؔ خدا جانے شان ولیاں دی کیوں تحریر ہووے

☆☆☆

بحضور فخر المشائخ حضرت سید علی ہجویری

المعروف داتا گنج بخش قدس سرہ

دل مایوس کو دیتا ہے سہارا داتاؒ
ایسا داتا ہے حقیقت میں ہمارا داتاؒ
کی مدد حق نے اسے جب بھی پکارا داتاؒ
تیری تعلیم کا صدقہ ہے یہ سارا داتاؒ
عین ممکن ہے کہ اللہ مجھے بخش ہی دے
قبر سے لے کے اٹھوں نام تمہارا داتاؒ
ایک دن منزل توحید پہ پہنچائے گا
آپ کی نسبت عالی کا سہارا داتاؒ
آج انوار محمد ﷺ سے فضا ہے جگمگ
اللہ اللہ یہ پر نور نظارا داتاؒ
غم دنیا کے جھمیلوں سے نکل جاؤں ابھی
مجھ کو کافی ہے ترا ایک اشارا داتاؒ
ہے شب وروز تصور میں زیارت حاصل
سامنے ہے مرے دربار تمہارا داتا
شہر لاہور پہ کیوں بارش انوار نہ ہو
جلوہ گر ہے حسنی راج دلارا داتاؒ
میرے ہونٹوں پہ اگر نام تمہارا آ جائے۔
لینے آئے مجھے طوفاں میں کنارا داتاؒ
غوث اعظم کے حوالے سے نصیر آیا ہے
اک نظر اس پہ بھی ہو جائے خدارا داتاؒ

منقبت حضرت غوث پاک

بعض نے غوث کہا، بعض ولی کہتے ہیں
ہم تمہیں نور نبیؐ، شان علیؓ کہتے ہیں

جن کو محبوب خدا کی ہے غلامی حاصل
وہ تمہیں باغِ رسالت کی کلی کہتے ہیں

جس جگہ جھکتے ہوئے آتے ہیں اقطابِ زماں
عبدِ القادر! اُسے ہم تیری گلی کہتے ہیں

جلوۂ حسن ترا دیکھنے والے تجھ کو
نور کے سانچے میں تصویر ڈھلی کہتے ہیں

مرقدِ پاک پہ جو نور برستا ہے اُسے
پرتو حُسنِ جمال ازلی کہتے ہیں

راست گوئی سے کیا راہ نما رہزن کو
اہلِ عرفاں اسے نقشِ عملی کہتے ہیں

کب یہ ممکن تھا کہ لکھے تیری مدحت نیّرؔ
اسے واللہ تیرا فیض جلی کہتے ہیں

☆☆☆

بحضور محبوب سبحانی

محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہر کس و ناکس کے ہیں حاجت روا غوث جلی
اک نظر ہو صدقۂ مشکل کشا غوث جلی

از طفیل خواجہ ہند الولی اک عرض ہے
بخشوا دیجے مری ہر اک خطا غوث جلی

آپ ہیں محبوبِ سبحانی خدا کے فضل سے
آپ کی محبوب ہے ہر اک ادا غوثِ جلی

بھیک ملتی ہے ولایت کی اسی دہلیز پر
اولیا جب آپ کے ہیں زیرِ پا غوثِ جلی

حاضری مقبول میری ساتھیوں کے ساتھ ہو
ہے فقط اتنا سا دل کا مدعا غوثِ جلی

یاشہِ بغداد سن لو قطبؔ کی بہرِ خدا
دے رہا ہوں آپ کے در پر صدا غوثِ جلی

☆☆☆

Scanned with CamScanner

الشیخ سید بحضور عبدالقادر جیلانی الحسنی قدس سرہ

اللہ رے کیا بارگہ غوث جلی ہے
گردن کو جھکائے ہوئے ایک ایک ولی ہے
وہ ذات گلستان رسالت کی کلی ہے
نورستہ گل گلشن زہرا و علی ہے
اولاد حسن آل حسین ابن علی ہے
بیشک شہ بغداد ولی ابن ولی ہے
سب ان کی عنایت ہے خفی ہے کہ جلی ہے
ہر رسم کرم ان کے گھرانے سے چلی ہے
جس دل پہ نظر ان کی ہو، وہ روشن و بینا
ان کو جو پسند آئے، وہی بات بھلی ہے
ہوں نقش قدم جس پہ نبی اور علیؓ کے
اس در پہ کسی کی نہ چلے گی نہ چلی ہے
اک سلسلہ نور ہے ہر سانس کا رشتہ
ایمان میرا حُب نبی مہر علی ہے
اس ذات سے شاہی کے قرینے کوئی سیکھے
وہ ذات کہ جو فقر کے سانچے میں ڈھلی ہے
مجھ کو بھی محبت ہے بہت باد صبا سے
کیوں کر نہ ہو آخر ترے کوچے سے چلی ہے

مشکل ہوئی آسان لیا نام جو ان کا
یورش غم و آفت کی مرے سر سے ٹلی ہے
محشر میں وہی غازہ انوار بنے گی
مٹی ترے کوچے کی جو چہرے پہ ملی ہے
ہر گام پہ سجدے کی تمنا ہے جبیں کو
یہ کس کا در ناز ہے؟ یہ کس کی گلی ہے؟
جو نور ہے بغداد کی گلیوں کا اجالا
ہر ایک کرن اس کی مدینے سے چلی ہے
میں ان کا ہوں تاحشر نصیر ان کا رہوں گا
صد شکر کہ ان سے مری نسبت ازلی ہے

☆☆☆

شانِ غوثِ اعظم

غوث الاعظم پیر پیراں دا بدل دیوے تقدیراں
غوث دے ناں دا نعرہ لائیاں ٹُٹ جاون زنجیراں
غوث جلی دے دَرتے ہُندیاں معاف سبھے تقصیراں
حضرت باہوؒ وَر گے صائمؔ کردے میراں میراں

☆☆☆

غوث پاک

جو نمک خوار ہو پیر پیران کا 'مرحبا مرحبا
شاہ جیلانیؒ کی چوکھٹ سلامت' تا قیامت رہے
نقش پا کا چمن پر کرامت رہے' تاقیامت رہے
خلعت اجتبا زیب قامت رہے' تاقیامت رہے
سرپہ ولیوں کا تاج امامت رہے 'تا قیامت رہے
سلسلہ غوث اعظمؒ کے فیضان کا ' مرحبا مرحبا
وراث خاتم المرسلین آپ ہیں 'بالقیں آپ ہیں
قصر زہرہؓ کا نقش حسیں آپ ہیں' بالقیں آپ ہیں
دین بر حق کے محی و معیں آپ ہیں 'بالقیں آپ ہیں
بزم عرفاں کے مسند نشیں آپ ہیں 'بالقیں آپ ہیں
ہر ولی طفل ہے اس دبستان کا 'مرحبا مرحبا
مظہر ذات رب قدیر آپ ہیں 'دستگیر آپ ہیں
کاروان کرم کے امیر آپ ہیں 'دستگیر آپ ہیں
شاہ بغداد پیر ان پیر آپ ہیں 'دستگیر آپ ہیں
اس نصیر حزیں کے نصیر آپ ہیں' دستگیر آپ ہیں
کوئی ہمسر نہیں آپ کی شان کا 'مرحبا مرحبا

☆☆☆

سرکار غوث اعظمؓ اور گیارہوں شریف

☆ گیارہویں والے کے حروف گیارہ
☆ سیدی غوث اعظم کے حروف بھی گیارہ
☆ یا پیر دستگیر کے حروف بھی گیارہ
☆ یا غوث شیاء للہ کے حروف بھی گیارہ
☆ تاجدار بغدار کے حروف بھی گیارہ
☆ شہنشاہ جیلان کے حروف بھی گیارہ
☆ محبوب سبحانی کے حروف بھی گیارہ
☆ میراں محی الدین کے حروف بھی گیارہ
☆ سرکار جیلانی کے حروف بھی گیارہ
☆ تاجدار ولائت کے حروف بھی گیارہ
☆ سلطان اولیاء کے حروف بھی گیارہ
☆ ختم گیارہویں کے حروف بھی گیارہ
☆ گیارہویں شریف کے حروف بھی گیارہ
☆ نیاز غوث اعظم کے حروف بھی گیارہ
☆ نذرِ پیران پیر کے حروف بھی گیارہ
☆ عُرسِ شاہ بغداد کے حروف بھی گیارہ
☆ اور جشنِ شاہ جیلان کے حروف بھی گیارہ

دن دسواں رات گیارہویں

مندرجہ ذیل گذارشات پیش خدمت ہیں جن کو ذہن و دل کے لوح پر انمٹ نقوش بنالیں۔

اللہ کے دنوں کو یاد کریں۔ اللہ والوں اولیاء کاملین کے یوم ولادت با سعادت اور یوم وصال شریف ہی حقیت میں ایام اللہ ہیں۔ یہ اہل اللہ نائبین مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اور نفوس مطمئنہ کا لشکر طاہرہ ہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ دائمی طور پر بند ہوگیا۔ اب مشن حبیب خدا ﷺ کے فروغ وترقی کا مقدس فریضہ اولیائے کاملین ہی انجام دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے' اور ان ہی اولیائے کاملین کے سرتاج' سید السادات سید المخدومین' محبوب سبحانی' غوث صمدانی' حضور پر نور سیدنا الشیخ سید عبدالقادر جیلانی' غوث اعظم حسنی حسینی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا یوم وصال دنیائے سنیت گیارہویں شریف کے نام سے منعقد کرتی ہے۔

حضرات گرامی!

حضرت غوث اعظم کی شان وعظمت اور گیارہویں شریف کی فضیلت ایسی نورانی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے کائنات کیلئے اِسی دن کو مخصوص فرمادیا۔

☆ قلمِ قُدرت پَیدا فرمانے کادِن دسواں اور رات گیارہویں

☆ لوحِ محفوظ پیدافَر مانے کادِن دسواں اور رات گیارہویں

☆ قلم کالوحِ محفوظ پر تقدیر لکھنے کادِن دسواں اور رات گیارہویں

☆ ساتوں زمینوں کے پیدافرمانے کادِن دسواں اور رات گیارہویں

☆ اللہ تعالیٰ کا عرش پر غلبہ فَرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ سورج کومنوّر کرنے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ چاند کوتابانی بخشنے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ ستاروں کورَوشن فَرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ آسمانوں کوچاند سُورج ستاروں سے آراستہ فرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ پہاڑوں کوزمین کی میخیں بنانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ سمندروں اور دریاؤں کو پیدافرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ جنّت کو پیدافرمانے کادِن دسواں کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حوضِ کوثر کو پیدافرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حُوریں پیدافرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ آسمان پیدافرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ فرشتے پیدافرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ رِضوان پیدافرمانے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ جنّت کے محلات تعمیر کرنے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت آدم کی توبہ قبول ہونے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت اُویس کومکانِ بلند ملنے کادِن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت نُوح کی کشتی کو کنارہ ملنے کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت اِبراہیم کی وِلادت کادن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت ابراہیم خلعت خلیلی ملنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت ابراہیم کیلئے آگ گلزار ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت داؤد کی توبہ قبول ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت ایوب کی مصیبت دُور ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت موسیٰ کیلئے دریا میں رستہ بننے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ فرعون اور لشکر کے غرق ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت یونس کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت عیسیٰ کا آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت یونس کے شہر والوں کی توبہ قبول ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت حضرت نُوح اور حواریوں کی توبہ کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ کعبہ شریف کا دروازہ کھلنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت آدم کی تخلیق کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت حوا کی پیدائش کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ زندگی کو زندگی ملنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ موت کو پیدا کرنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ شیطان کی ناکامی کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ حضرت جبریل کی تخلیق کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ نواسۂ رسول امام حسینؓ کی شہادت کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ یزیدیوں کی موت کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ بیت اللہ کا حج ادا کرنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ قُربانی دینے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ ارکان حج ادا کرنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ بارگاہ خداوندی میں دُعائیں قبول ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں

☆ اور غوث اعظم کی گیارہویں شریف پکانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں ہے حضرات گرامی!

گیارہویں شریف کا دن رَبّ کا چنا ہوا دن ہے

(ماخوذ از گیارہویں شریف علامہ صائم چشتیؒ)

حضرات گرامی قدر!

میرا پیر ہے یارہویں شریف ولا جوڑنے ہوئے بیڑے تاردا
اوہدے نانے دا کمبل کالا جو ڈبے ہوئے بیڑے تادا
اَسیں یارہویں ہے اس دی پکانی نالے مدح اوہدی ہر تھاں سُنانی
اوہدا بول کیتا رب نے ہے بالا جو ڈبے ہوئے بیڑے تاردا
اوہدا ولیاں دی گردن تے پیر اے سوہنا منگدا مریداں دا خیر اے
ساڈا صائم ہے اوہ رکھوالا جو ڈبے بیڑے تاردا اے

حضرات محترم!

آئیں سرکار غوث اعظمؓ کے القابات کا مشاہدہ کریں تو گیارہویں شریف کی حقیقت واضح ہوگی۔

☆ گیارہویں والا کے حروف گیارہ ہیں

☆ سیدی غوث اعظم کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ یا پیر دستگیر کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ یا غوث شیاءِ لِلّٰہ کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ تاجدارِ بغداد کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ شہنشاہِ جیلان کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ محبوبِ سُبحانی کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ میراں مُحی الدین کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ سرکار جیلانی کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ تاجدارِ ولائت کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ سلطان اُولیا کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ ختم گیارہویں کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ گیارہویں شریف کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ نیاز غوث اعظم کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ نذرِ پیرانِ پیر کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ عُرسِ شاہِ بغداد کے حروف بھی گیارہ ہیں

☆ اور جشن شاہِ جیلان کے حروف بھی گیارہ ہیں

اگر اب بھی کوئی منکر انکار کرے تو خدا اسے پائے

حضراتِ گرامی! غوثِ اعظم کا مقام آپ کی فضیلت چند الفاظ میں کیا بیان کی جاسکتی ہے۔

☆ غوثِ اعظم بہارِ چمنستانِ رسالت ہیں

☆ غوثِ اعظم رسول اللہ کی عنایت ہیں

☆ غوثِ اعظم وجہِ رحمت و برکت ہیں

☆ غوثِ اعظم محبوبِ سُبحانی ہیں

☆ غوثِ اعظم قُطبِ ربانیہیں

☆ غوثِ اعظم مُحی الدّین جیلانی ہیں

☆ غوثِ اعظم تاجدار گیلاں ہیں

☆ غوثِ اعظم بخشش کا سامان ہیں

☆ غوثِ اعظم کا ذکر عاشقوں کی جان ہے

☆ غوثِ اعظم کا ذکر ہمارا ایمان ہے

☆ غوثِ اعظم کا ذکر ہمارا حُسنِ ایقان ہے

☆ غوثِ اعظم کا ذکر ربّ کا فیضان ہے

☆ غوثِ اعظم حضور کا احسان ہے

☆ غوثِ اعظم کا ذکر مومن کی پہچان ہے

☆ غوثِ اعظم کا منکر مردود و شیطان ہے

کیونکہ!

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے

رباعی

ہم اپنے آپ کو جن کا فقیر کہتے ہیں
جہاں والے انہیں پیران پیر کہتے ہیں
تو غلام غوث ہے آزاد کر دیا تجھ کو
قبر میں مجھ سے منکر نکیر کہتے ہیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

حضرت بابا فریدِ گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دوزخ کا خوف مجھ کو نہ کل تھا نہ آج ہے
گنجِ شکر کے ہاتھ غلاموں کی لاج ہے

جنت نثار ہوتی ہے غرقِ گناہ پر
شاہد تری عطاؤں پہ سارا سماج ہے

مانگوں درِ فریدؒ سے دیتا ہوں دُعا
اپنا یہی ہے شغل یہی کام کاج ہے

خوشبو چمن میں ہے تیرے ہی زہد کی
تیری صداقتوں کا زمانہ پہ راج ہے

تجھ سے سجی ہوئی ہے ولایت کی انجمن
تو خاندان چشت کا روشن سراج ہے

سلطان کر رہے ہیں تیرے در کی چاکری
سر پر جو بختیار کی نسبت کا تاج ہے

دیکھا ہے قطبؔ جب سے دیارِ فریدؒ کو
جنت سے بے نیاز ہمارا مزاج ہے

☆☆☆

حضرت سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز کی چادر

جمال مہرؒ سے دل جگمگانے آئے ہیں
مزار پاک پہ چادر چڑھانے آئے ہیں
نظر نظر میں لیے جلوہ شہ جیلاں
چراغ حسن عقیدت جلانے آئے ہیں
نگاہ مہر ہو اے مہر آسمان سلوک
غلام آپ کے چادر چڑھانے آئے ہیں
تمہیں سے چارہ گری کی امید ہے ہم کو
جگر کے زخم تمہیں کو دکھانے آئے ہیں
عطا ہو اذن حضوری کہ آج دیوانے
حریم ناز کا پردہ اٹھانے آئے ہیں
بہ صد خلوص و عقیدت بہ صد نیاز و ادب
ہم آج اشک ندامت بہانے آئے ہیں
حضور مہر علی شاہ آ گئے ہم بھی
نثار ہونے کو آنکھیں بچھانے آئے ہیں
جو روٹھ جائے پیا تو کہاں سکوں دل کو
قریب و دور سے ہم سب منانے آئے ہیں
ملے گا آپ کے در سے شعور ذات و صفات
پتہ خدا کا یہیں سے لگانے آئے ہیں

نصیر! تم بھی ذرا حال دل بیاں کر لو
سب اپنی اپنی حقیقت سنانے آئے ہیں

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کسی سید کو کچھ شیخ مجد سے ارادت تھی
مگر محبوب سبحانی سے بھی پختہ عقیدت تھی
وہ سید اک طرف تھا شمع سرہندی کا پروانہ
تو جان و دل سے تھا وہ غوث اعظم کا بھی دیوانہ
کسی شب شیخ تھے تشریف فرما صحن مسجد میں
وہ سید بھی کہیں سے آکے بیٹھا صحن مسجد میں
تو فرمایا ہمیں احساس ہے تیری عقیدت کا
بہت مشتاق ہے کیا غوث اعظم کی زیارت کا؟
گزارش کی بڑی مدت سے ہے یہ آرزو میری
حیات عشق ہوتی ہی نہیں ہے سرخرو میری
اسی کا سر میں سودا ہے اسی کی آرزو دل میں
خدا شاہد نہیں تاب و تواں اب جان بسمل میں
جو سچ پوچھو خلوص و صدق کو بھی بے اثر پایا
کہ میری شام درد و غم نے کب نور سحر پایا
زہے قسمت اگر آہوں کو مانوس اثر دیکھوں
میں ان کے جلوہ رعنا کو یوں پیش نظر دیکھوں
کریما! اس سے بڑھ کر پھر سخاوت اور کیا ہو گی
یہ حاصل ہو سعادت تو سعادت اور کیا ہو گی؟

ترے الطاف شاہانہ سے نومیدی نہیں مجھ کو
پھلے پھولے گی شاخ آرزو ہے اب یقیں مجھ کو
کمال لطف سے شیخ مجدد نے یہ فرمایا
کہ نظارہ کرو دم بھر ذرا قطبی ستارے کا
ستارہ شق ہوا پھر اک ردائے نور ظاہر تھی
وہاں سے سوئے مسجد کوئی شے اُڑتی ہوئی دیکھی
علی ؓ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در نجف کو چھوڑ دیں اس جنت کے بدلے میں
یہ سو دا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا
اور ہی رنگ ہے نگاہوں میں
اور ہی کیفیت ہے سینے میں
ہیں عبادت میں لذتیں کیا کیا
برکتیں ہیں یہ سب مدینے میں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کے ولی

یہ ایسی کتابیں ہیں جن کا ایک ایک ورق باعث ہدایت

یہ ایسے چہرے ہیں جن کے دیکھنے سے ایمان کی شمعیں فروزاں ہیں۔

یہ ایسی قندیلیں ہیں جن کی روشنی سے دلوں کو روشنی اور نور ملے۔

ان کا اٹھنا باعث ہدایت

ان کا بیٹھنا باعث ہدایت

ان کا چلنا باعث ہدایت

ان کا کھانا باعث ہدایت

ان کا پینا باعث ہدایت

ان کا تجارت باعث ہدایت

ان کا عبادت باعث ہدایت

ان کا ریاضت باعث ہدایت

ان کا تلاوت باعث ہدایت

فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ

پھر یہ چلتے پھرتے ہدایت کے خزانے ہیں۔

رحمان کے نمائندے

چشم فلک نے دیکھا کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے اگرچہ قلیل تھے لیکن عابد رب جلیل تھے۔

یہ ٹھیک ہے کہ صحابہ کے پاس بہت کم ظاہری سامان تھا مگر ہر صحابی پکا مسلمان تھا۔

وہ انسان نہیں درندے تھے۔ یہ انسانی نہیں فرشتے تھے۔

انہیں دیکھ کر نفرت ہوتی تھی۔ انہیں دیکھ کر محبت ہوتی تھی

وہ دولت کے حریص تھے۔ یہ نبی کی اطاعت کے حریص تھے۔

انکے سینوں میں کینے تھے۔ ان کے سینوں میں قرآن کے خزینے تھے۔

وہ پتھروں کو اٹھا کر کہتے تھے۔ یہ پتھروں کو ٹھوکر مارتے تھے۔

وہ پتھروں کو خدا سمجھتے تھے۔ یہ انکے خداؤں کو پتھر سمجھتے تھے۔

وہ پتھروں کو بت بناتے تھے۔ یہ بتوں کو پتھر بناتے تھے۔

وہ پتھروں کو تراش کر مشکل کشا بناتے تھے۔

یہ مشکل کشا کو خراش کر پتھر بنا دیتے تھے۔

وہ بتوں کو ساتھ لے کر بھاگے تھے۔

یہ خدا کو ساتھ لے کر جاگے تھے۔

مشرک بھاگے کہ گھر کا راستہ مل جائے۔

صحابہ جاگے کہ جنت کا راستہ مل جائے

وہ احد میں شیطان کو خوش کرنے آئے تھے۔

یہ احد میں رحمان کو راضی کرنے آئے تھے

وہ شیطان کے نمائندے تھے

یہ سب رحمان کے نمائندے تھے

☆☆☆

آج کا دن ان حریت پسندوں کے نام

جن پر اسلام ناز کرتا ہے جن پر کفر ماتم کرتا ہے۔

جنہوں نے ناموس اسلام کی حفاظت کے لئے آن کو آن نہ سمجھا جان کو جان نہ سمجھا۔

Scanned with CamScanner

جنہوں نے فرنگیوں کے آگے سر نہ جھکایا ایک خدا کو اپنا خدا سمجھا۔

جو نہ فرنگیوں کو چاہتے تھے نہ ان کے چاہنے والوں کو چاہتے تھے۔

جنہوں نے فرنگیوں کے گیت کبھی نہ گائے بلکہ نعت مصطفیٰ ﷺ میں زندگی بسر کی۔

جنہوں نے فرزندان اسلام کو کفار و مشرکین کے نرغہ سے نکالا۔

جنہوں نے ملت اسلامیہ کی آسودگی کی خاطر اپنی عزتیں قربان کی۔

جنہوں نے اپنا خون پسینہ اغیار کیلئے نہیں اسلام کے لئے بہایا۔

جن کے دامن داغ موالات ھنود سے بے داغ رہے۔

جنہوں نے غلامی کی تاریک راتوں میں اجالے کیے۔

جنہوں نے گرتی قوم کو تھاما' ڈوبتی نیا کو پار لگایا۔

جن پر اسلام ناز کرتا ہے جن پر کفر ماتم کرتا ہے۔

جن کی محبتوں میں ساز تھا جن کی نفرتوں میں سوز تھا۔

جو جان اخلاص تھے اور ایسے یک رنگ کر دورنگی کا گذر تک نہیں

جن کی زبانیں یہی کہتی تھیں جو دل پر گذرتی ہے۔

جن کی ہر بات پر دل گواہی دیتا ہے

جو دل دردمند رکھتے ہیں

جو چشم پرنم رکھتے ہیں

ہاں' وہ چمکتے ماہتاب 'راتیں جن کو ترس رہی ہیں

ہاں' وہ دمکتے آفتاب صبحیں جن کا انتظار کر رہی ہیں

☆☆☆

درِّ ولایت

در ولایت سے بادشاہت ملتی ہے

در ولایت سے شریعت عطا ہوتی ہے

در ولایت سے معرفت عطا ہوتی ہے

در ولایت سے حقیقت عطا ہوتی ہے

در ولایت سے فیض ملتا ہے

در ولایت سے برکت ملتی ہے

در ولایت سے ولایت ملتی ہے

در ولایت سے ادب کا قرینہ ملتا ہے

مقام ولایت

آنکھیں اس کی دیکھنا میرا

کان اس کے سننا میرا

پاؤں اس کے چلنا میرا

ہاتھ اس کے طاقت میری

اور پھر تقدیر بھی تو ولی کے ہاتھ میں ہوتی ہے

ولایت

ولایت رسول اللہ کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے

ولایت مولا علی کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے

جب کسی سے نبی وولی راضی ہو جائیں تو پھر اس سے اللہ راضی ہو جاتا ہے

اور پھر اسے

اسے غوثیت ملتی ہے

اسے قطبیت ملتی ہے

اسے ولایت ملتی ہے

ابدالیت ملی ہے

اسے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے

اسے فرشتوں کا سلام ملتا ہے

اسے حیات دوام ملتی ہے

اسے منزل مراد ملتی ہے

اس پر اللہ کے انعامات کی بارش ہوتی ہے

پھر وہ مقبول بارگاہ خداوندی بن جاتا ہے

اور پھر

جو رسول کا نقیب بن جائے

نہایت ہی لہب بن جائے

پھر وہ مطیب بن جائے

پھر وہ رب کا قریب بن جائے

اور اللہ تعالیٰ اس کا مجیب بن جائے

☆☆☆

معراج شریف

نکتہ اظہارِ عظمت

صاحب تفسیر "بحر الدر" رقم طراز ہیں کہ جب کائنات کا وجود عالم شہود میں ہوا تو کائنات کی ہر شئے اپنے وجود پر فخر کرنے لگی۔

زمین نے کہا والارض فرشنها کا فرش اللہ نے مجھ پر بچھایا ہے۔

کرسی نے کہا وسع کرسیه السمٰوٰت والارض کی آیت میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

لوح نے کہا کہ عشق واسرار ومحبت کا گنجینہ میں ہوں علوم غیبی کا مظہر اور حکم الٰہی کا منبع میں ہوا۔

قلم نے کہا کہ میں رازدار "ن والقلم" کے حقائق سے ہوں۔

عرش نے کہا میں رحمت رحمانی کا مظہر ہوں اور "علی العرش استوی" کی شان میرے حق میں ہے۔

تو ان کو رب کائنات کا عرفان ہوا کہ ہمارا ایک محبوب برگزیدہ ہے تمہاری تمام عظمت اس کے سامنے ایسے ہے جیسے آفتاب کے سامنے ایک ذرہ یا دریا کی نسبت ایک قطرہ تب تمام اراکین کائنات نے اللہ کی بارگاہ میں درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ ہماری وجود کو اس محبوب کے مبارک قدموں سے مشرف فرما اللہ پاک نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور سرورکائنات کا اجرام فلکی پر بلند فرمایا۔

Scanned with CamScanner

نہ گفتاری ہے کوئی نہ محو تکلم

نہ گفتار ہے کوئی نہ کوئی محو تکلم
نہ بلبل کا ترنم ہے نہ کلیوں کا تبسم
نہ چاند کی ضو ہے نہ سورج کی کرن
سونا ہے جنگل نہ چیتے ہیں نہ ہرن
کوہسار میں دامن کو سمیٹے ہوئے
نیند کے لمحات ہیں سب ہیں لیٹے ہوئے
راحت میں سمندر کی سبھی موجیں ہیں
آرام میں دریا کی سبھی لہریں ہیں
سب کھیت خالی ہیں کسانوں سے
چپ چاپ ہے جنگل حیوانوں سے
اشجار کی شاخوں پہ نغمے نہیں کوئی
اندھیروں کا سماں ہے پرندے نہیں کوئی
چپ چاپ ہیں نالے خاموش ہیں ندیاں
کوئی بھیڑ نہیں سب صاف ہیں گلیاں
مفقود ہے نظام زندگی کے لئے
فلک منتظر ہے کسی کے لئے
رات کا سماں ہے سب لوگ سو چکے
محبوب آ اور ہم کو دیکھ لے

ہے ایک منبع انوار معراج کی شب

ہے ایک منبع انوار معراج کی شب
محبوب ہے الفت کا اظہار معراج کی شب

دیکھے ہیں کہ جس میں آقا(ﷺ) نے انوار کے لیے
ان کے لئے ٹھہری ہے بہار معراج کی شب

لوگ دیتے ہیں معراج کو نام ایک سفر کا
ولیکن محبت و پیار معراج کی شب

پانی بھی ملا حرکت میں کنڈی بھی ملی ہلتی
جب واپس ہوئے سرکار معراج کی شب

میرا ہے وہی محبوب تجھ سے جو ہوا وابستہ
یہ دونوں نے کیا اقرار معراج کی شب

میری آنکھوں نے محبت سے دیکھا ہارونؔ
مسرور تھے دلدار معراج کی شب

☆☆☆

Scanned with CamScanner

معراج کی شب

بلانے والا خدا جانے والے محمد ﷺ

براق سجا کر

بھیجنے والا خدا بیٹھنے والے محمد ﷺ

السلام علیک ایھا النبیؐ

کہنے والا خدا سننے والے محمد ﷺ

جنت کا نظارا

کرانے والا خدا کرنے والے محمد ﷺ

او ادنــــــی فرما کر

قریب کرنے والا خدا ہونے والا محمد ﷺ

قف یا محمد ﷺ

فرمانے والا خدا رکنے والے محمد ﷺ

انوار و تجلیات سے

چمکانے والا خدا چمکنے والے محمد ﷺ

قـــاب قــوسین پر

جلوہ کرانے والا خدا کرنے والے محمد ﷺ

اپنے نور کا نظارا

کرانے والا خدا کرنے والے محمد ﷺ

معراج کی رات

آسمان کی خوشیوں میں حروف تہجی بھی شریک ہوگئے اور معراج کی رات پکار اٹھے۔

☆ الف نے کہا آسمان پر آفتاب خدا آ گیا

☆ ب نے کہا آسمان پر تمام عالمین کا بادشاہ آ گیا

☆ ج نے کہا آسمان پر جان جہاں آ گیا

☆ ح نے کہا اسمان پر حامل تجلیات الٰہیہ آ گیا

☆ خ نے کہا آسمان پر خاتم النبین آ گیا

☆ د نے کہا آسمان پر درد کا درمان آ گیا

☆ ر نے کہا آسمان پر رحمت للعالمین آ گیا

☆ ز نے کہا آسمان پر زائر لامکان آ گیا

☆ س نے کہا آسمان پر سلطان الخلائق آ گیا

☆ ش نے کہا آسمان پر شافع محشر آ گیا

☆ ص نے کہا آسمان پر صدر کائنات آ گیا

☆ ض نے کہا آسمان پر ضامن جنت آ گیا

☆ ط نے کہا آسمان پر طیب وطاہر آ گیا

☆ ظ نے کہا آسمان پر ظاہر وباطن آ گیا

☆ ع نے کہا آسمان پر عالم ماکان ومایکون آ گیا

☆ غ نے کہا آسمان پر غفور الرحیم آ گیا

☆ ف نے کہا آسمان پر فاتح اعظم آ گیا

Scanned with CamScanner

☆ ق نے کہا آسمان پر قدرت کا شہکار آگیا
☆ ک نے کہا آج آسمان پر کوثر کا مالک آگیا
☆ ل نے کہا آج آسمان پر لطف وکرم کا پیکر گیا
☆ م نے کہا آج آسمان پر مصطفےٰ کریم آگیا
☆ ن نے کہا آج نور ہی نور آگیا
☆ و نے کہا آج والضحیٰ کے چہرے والا آگیا
☆ ہ نے کہا آج ہادی برحق آگیا
☆ ی نے کہا آج یتیموں کے والی آگئے

مچی ہے دھوم سدرہ حبیب کردگار آیا
جناں کی سیر کرنے کو عرب کا شہسوار آیا (صائم چشتی)

☆☆☆

فلک پھر کیوں سجایا جا رہا ہے
کوئی مہماں بلایا جا رہا ہے

سوئے ہیں حضرت جبرئیل حاضر
پیام حق سنایا جا رہا ہے

صرفیں باندھے کھڑے ہیں حور و ملائک
کوئی نغمہ سا گایا جا رہا ہے

☆☆☆

رباعی

معراج میں جبریل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے اے مہ جبیں حق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆☆☆

سرِ عرش

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سرِ عرش گئے آئے محمد ﷺ

مخالف کہتے ہیں کیونکر نبی ﷺ افلاک پر پہنچے
فلک کو ذر نہیں کیسے وہ عرش پاک پر پہنچے

یہ کہہ دو نور کو حائل نہیں دیوار ہوتی ہے
نظر شیشے پہ جب پڑتی ہے نور آباد ہوتی ہے
یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے
پھر نئے سرے سے مسلمان کر دے

وہ پیمبر جسے سر تاج رسل کہتے ہیں
اس کی آمن کو ذرا تابع قرآن کر دے

یا رب مجھ پر کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زبان پہ جو دل پر اثر کرے

☆☆☆

رباعیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادب سے بات کروں گا حدود کے اندر
خدا کا دین ہے سارا دورد کے اندر

نبی ﷺ کا نام جو آئے تو جھوم جاتے ہیں
حلال خون ہے شامل وجود کے اندر

☆☆☆

ادا والو اداؤں کو ادائیں کون دیتا ہے
کسی دشمن کو جینے کی دعائیں کون دیتا ہے

گناہ گارو گناہوں کی گھٹن میں جب نہ چین آئے
چھما چھم برستی رحمت کی گھٹائیں کون دیتا ہے

یہ ان کا ہے کرم ناصر وگرنہ اے جہاں والو
عدو کو حوصلے دے کر قبائیں کون دیتا ہے

☆☆☆

میری آنکھوں میں وہ رہتے ہیں اجالوں کی طرح
میں نے دیکھا ہے انہیں دیکھنے والوں کی طرح
ان کے در سے تہی دامن نہیں آتا کوئی
مانگ کے دیکھ ذرا مانگنے والوں کی طرح

☆☆☆

فکرِ بشر خیال نبوت کی دھول ہے
معیار بندگی میں کوئی ضد فضول ہے
پتھر کو رزق نطق ملے جس کے ہاتھ سے
سمجھو وہ بالیقین خدا کا رسول ﷺ ہے

☆☆☆

ہے امت کی کشتی کا پتوار احمد ﷺ
غریبوں یتیموں کا غمخوار احمد ﷺ
نہیں دو جہاں میں کوئی ان کا ثانی
کہ ہے سارے نبیوں کا سردار احمد ﷺ

☆☆☆

اپنا معیار زمانے سے جدا رکھتے ہیں
ہم تو محبوب بھی محبوب خدا رکھتے ہیں
اس اعتقاد پر ہم اعتماد رکھتے ہیں
کہ حضور ﷺ اپنے مداحوں کو یاد رکھتے ہیں

☆☆☆

وہ دیکھنے والوں سے جدا دیکھ رہا ہے
ارے خالق تو محمد ﷺ کی ادا دیکھ رہا ہے
سرکار ﷺ کی نظریں ہیں گناہ گار پہ ناصر
سرکار ﷺ کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

☆☆☆

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہوگا

☆☆☆

یہ موج تبسم ہے کہ رنگوں کی دھنک ہے
یہ عکسِ متانت ہے کہ ٹھہرا ہُوا موسمِ
یہ شکر کے سجدے ہیں کہ آیات کی تنزیل
یہ آنکھ میں آنسو ہیں کہ الہام کی رِم جھم

☆☆☆

یاد کے سارے دریچے کھول کر رکھنا وہاں
پھول جیسے کنکروں کو بھی اُٹھا کر دیکھنا
دیکھنا غار حرا کو خواب آنکھوں میں لئے
پاس آکر دیکھنا پھر دور جا کر دیکھنا
آنکھ کی پتلی میں اب تک ہے مدینے کی فضا
گنبد سر سبز پر اُڑتے کبوتر دیکھنا
پھر رہا ہے اج تک آنکھوں میں وہ منظر حسن
جالیوں پر ہونٹ رکھ کر آنکھ بھر کر دیکھنا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

رب قادر کریم رحیم ایسا کوئی رحیم نئیں اللہ پاک ورگا
بعد رب دے سارے کائنات اندر دو جا کوئی نئیں شاہ لولاک ورگا
دنیا داری دے سارے رشتیاں وچ کوئی ساک نئیں ماں دے ساک ورگا
پتر بھانویں زمانے داغوث ہووے نئیوں ماں دے پیراں دی خاک ورگا

☆☆☆

دو جگ اندر جے توں سکھ چاہنا ایں دساں عمل میں کرتوں کی لیا کر
جس حال اندر ماں ہووے راضی اوسے حال دے وچ توں جی لیا کر
اچا بول نہ ماں تو بول بیٹھیں ماں سامنے لباں نوں سی لیا کر
جدوں تینوں سکون دی لور ہووے پیر ماں دے دھو کے پی لیا کر
جدوں تینوں سکون دی لور ہووے پیر ماں دے دھو کے پی لیا کر

☆☆☆

عظمت اوس انسان دی بڑی ہوندی راضی جس تے سجنوں ماں ہووے
جیہڑا جھکدا اے ماں دے وچ قدماں اوہو بندہ زمانے تے تاں ہووے
حضرت اویسؓ وانگ جو ماں دی قدر جانے قائم صدا زمانے تے ناں ہووے
حضرت اویسؓ وانگ جو ماں دی قدر جانے قائم صدا زمانے تے ناں ہووے
رب وی کہندا اے موسیٰ سنبھل کے آ جدوں سر تے نہ صبراماں ہووے

☆☆☆

یہ سن کر سخی آپ کا آستانہ
ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہ کرم ہو

تیرے در پہ تیرے گدا آگئے ہیں
نکیرین جب میری مرقد میں آکر
کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بہر تعظیم نورالحسن اب
لحد میں رسول خدا آ گئے ہیں

☆☆☆

شب اسریٰ اے رات اسرار والی
ایتھوں تیک پرواز شعور دی نہیں
دساں کی رفتار تجلیاں دی
گل موسیٰ کلیم تے طور دی نہیں
موسیٰ ہوئے بے ہوش تے طور سڑیا
ایدھر جھپکدی پلک حضور دی نہیں
خاک کی دسے کتھے گئے صائمؔ
چلی واہ جبریل دے نور دی نہیں

☆☆☆

گناہ دھو دے جو ساری زندگی کے
تیری محبت میں وہ نکلا اک آنسو اچھا
اُن کا کرم ہوا تو میری بات بن گئی
اشکوں کو جب زبان ملی تو نعت بن گئی

☆☆☆

Scanned with CamScanner

راہ وفا میں ہر سو کانٹے دھوپ زیادہ سائے کم
لیکن اس پر چلنے والے خوش ہی رہے پچھتائے کم

☆☆☆

دونوں عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

☆☆☆

اغیار کا احسان اٹھایا نہیں جاتا
در در پہ یہ سر جھکایا نہیں جاتا
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
ہر ایک کو محفل میں بلایا نہیں جاتا

☆☆☆

کبھی جو سوئے غریباں خیال ہو جائے
تو بے کسوں کو بھی حاصل کمال ہو جائے
یہ امی کی نظر کا دنی سا اعجا
کہ جس کو پیار سے دیکھیں بلال ؓ ہو جائے

☆☆☆

پہن کر مدحت محبوب آتا ہوں محافل میں
کرم کی داد کی مجھ پر سدا برسات ہوتی ہے
چھما چھم آنکھ سے یونہی مری موتی برستے ہیں
مرے پیش نظر میرے نبی کی ذات ہوتی ہے

☆☆☆

ضعیف پہ اگر نظر پڑے رسول ﷺ کا جمال بن
قوی گر ہو سامنے تو قہر ذوالجلال بن
خدا کے آگے سر جھکا کر سرکشوں کا سر جھکے
جفا ستم گروں کو دے ستم زدوں کی ڈھال بن

☆☆☆

نام لے لے کے محمد ﷺ کا جئے جائیں گے
ہم یہی کام صبح شام کئے جائیں گے
آگ دوزخ کی جلائے گی نہ طالب ان کو
عشق احمد کو جو سینے میں لئے جائیں گے

☆☆☆

جب بھی مشکل میں محمد ﷺ کو صدا دیتے ہیں لوگ
بگڑی تقدیر مدینے سے بنا لیتے ہیں لوگ

☆☆☆

ہے کیا تمازت دھوپ کیسی اور کہاں کی حدتیں
ان کا دامن تھام لو پھر حشر تک سایہ بہت

☆☆☆

رے مدینے کو جانے والے غریب کا بھی پیام لے لو
نبی پیارے کو جا کے دینا میں دے رہا ہوں سلام لے لو
گئی مدینے خدائی ساری کبھی تو آئے گی اپنی باری
میں بہتے اشکوں سے کہہ رہا ہوں ذرا تحمل سے کام لے لو

☆☆☆

Scanned with CamScanner

کرم جب آل نبی کا شریک ہوتا ہے
ہو لاکھ بگڑا ہوا کام ٹھیک ہوتا ہے
درود آل محمد کی یہ فضیلت ہے
کہ لا شریک خود اس میں شریک ہوتا ہے

☆☆☆

ہمارا رسول ﷺ تو عبدالمطلب کا پوتا ہے
ہمارا رسول ﷺ تو عبداللہ کا بیٹا ہے
ہمارا رسول ﷺ تو آمنہ کا لال ہے
ہمارا رسول ﷺ تو ابو طالب کا بھتیجا ہے

☆☆☆

یہ تو محدود ہیں یہ تو نبی ﷺ ہیں یہ تو رسول ہیں یہ تو مکان والے ہیں
لا مکان میں کیسے گئے ؟اسی لا مکان میں مصطفیٰ بھی تو ہیں

☆☆☆

اب جتنی دیر مصطفیٰ لا مکان میں ہیں تو کیا ہیں؟
جب تک رسول اللہ لا مکان میں تھے تو کیا تھے؟

☆☆☆

ہمارا رسول ﷺ تو عبدالمطلب کا پوتا ہے
ہمارا رسول ﷺ تو عبداللہ کا بیٹا ہے
ہمارا رسول ﷺ تو آمنہ کا لال ہے
ہمارا رسول ﷺ تو ابو طالب کا بھتیجا ہے

یہ تو محدود ہیں یہ تو نبی ﷺ ہیں یہ تو رسول ہیں یہ تو مکان والے ہیں
لا مکان میں کیسے گئے ؟اسی لا مکان میں مصطفیٰ بھی تو ہیں

☆☆☆

اب جتنی دیر مصطفیٰ لا مکان میں ہیں تو کیا ہیں؟
جب تک رسول اللہ لا مکان میں تھے تو کیا تھے؟

☆☆☆

حضرت نوح کو بھی موج طوفان میں کنارا مل گیا
حضرت موسیٰ کو بھی لطفِ نظارا مل گیا
الغرض ہر ایک بے چارے کو چارا مل گیا
ہم غریبوں کو محمد کا سہارا مل گیا

☆☆☆

محبوب خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے
اس شان کا رسل کوئی آیا نہیں ہے
بے مثل نے محبوب بھی بے مثل بنایا
واں جسم نہیں ہے تو یہاں سایہ نہیں ہے

☆☆☆

تذکرہ جس کا سبھی اہل صفا کرتے رہے
مژدہ جس کے آنے کا سب انبیاء کرتے رہے
جس کو عیسیٰ ابن مریم لا دوا کرتے رہے
ایک ہی پل میں اسے احمد شفا کرتے رہے

جب خدا پوچھے گا تم دنیا میں کیا کرتے رہے
ہم کہیں گے بس ثناء خیر الوریٰ کرتے رہے

☆☆☆

منزل ملیٰ مراد ملی ' مدعا ملا
گر ملیں حضور تو سمجھو خدا ملا
سکون قلب ملا ' لذت حیات ملی
در حبیب ملا ' ساری کائنات ملی

☆☆☆

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہوگی دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

☆☆☆

پیارے آقا لب پر جو تیرا نام آتا ہے
وہی ایک لمحہ ہے جو میرے کام آتا ہے
تیرے نام کے صدقے ' فرشیوں پر
عرشیوں کا سلام آتا ہے
میرے سامنے جب بھی مشکل مقام آئے
میرے لب پہ محمدؐ کا نام آتا ہے

☆☆☆

دھوم ان کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے
نعرہ یا رسول اللہ کا لگاتے جائیں گے
نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی ہیں
قبر میں بھی مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے جائیں گے

☆☆☆

جب بھی نعت حضور ہوتی ہے
نیند آنکھوں سے دور ہوتی ہے
ان کی محفل جہاں بھی ہو صائم
ان کی آمد ضرور ہوتی ہے

☆☆☆

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
ہر مصیبت کی مات ہوتی ہے
ان کی پڑھتا ہوں نعت جب صائم
ان کی رحمت بھی ساتھ ہوتی ہے

☆☆☆

دل کی آنکھوں سے کام لیتا ہوں
ان کے دامن کو تھام لیتا ہوں
دور ہوتی ہیں مشکلیں صائم
جب محمد ﷺ کا نام لیتا ہوں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بو قبیس ابرِ رحمت
ادا خاک بطحانے کی وہ ودیعت
چلے آئے تھے جس کی دینے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل و نوید مسیحا

☆☆☆

ذرہ ذرہ درود پڑھتا ہے
قطرہ قطرہ درود پڑھتا ہے

☆☆☆

میرے آقا کی ذات پر صائم
میرا اللہ درود پڑھتا ہے

☆☆☆

جب بھی یاد حضور ﷺ ہوتی ہے
ان کی آمد ضرور ہوتی ہے
جس میں باتیں ہوں نور کی صائم
ساری محفل وہ نور ہوتی ہے

☆☆☆

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیادت ٹل جائے
للہ اٹھاؤ رخ روشن سے نقاب
مولیٰ میری آئی ہوئی شامت ٹل جائے
(شاہ احمد رضا بریلوی)

کعبہ سے اگر قربت شہ فاضل ہے
کیوں جائیں طرف اسکے لیے منزل ہے
اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا
سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے
(شاہ احمد رضا بریلوی)

☆☆☆

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان ورفعنا لک ذکرک دیکھے
(علامہ اقبال)

☆☆☆

ان کو عالم پناہ کہتا ہوں
ربّ کا سچا گواہ کہتا ہوں
ان کی صائم سب رعایا ہیں
اُن کو سب ہی کا شاہ کہتا ہوں

☆☆☆

جب بھی آقا کی بات ہوتی ہے
درد و غم سے نجات ہوتی ہے
نعت ان کی بیاں ہو جب صائم
وجد میں کائنات ہوتی ہے

☆☆☆

اگر نبی ﷺ نہ ہوتا دین بنتا نہ
اگر حسینؑ نہ ہوتا دل بچتا نہ
اگر نبی ﷺ نہ ہوتا
ہمیں روزے کی خبر نہ ہوتی
اگر حسینؓ نہ ہوتا ہمیں روزے کی قدر نہ ہوتی
اگر نبی ﷺ نہ ہوتا تو ہمیں قرآن بتاتا نہ
اگر حسینؓ نہ ہوتا کوئی نیزے پر چڑھ کر قرآن سناتا نہ

☆☆☆

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا ﷺ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

☆☆☆

جب سنے تو نام پاک مصطفیٰ ﷺ
چوم انگوٹھے اور آنکھوں سے لگا
پڑھ درود بصیغہ خطاب
آنکھیں نہ ہر گز ہوں گی تیری خراب

☆☆☆

جس کو آقا ﷺ نواز دیتے ہیں
اس کو ذوق نماز دیتے ہیں
ان کی پڑھتا جو نعت ہے صائم
اسکو عمر دراز دیتے ہیں
(صائم چشتی)

زندگی کا سراغ ملتا ہے
ایک روشن دماغ ملتا ہے
نور کہنے سے آپ کو صائم
قبر میں بھی چراغ ملتا ہے
(صائم چشتی)

☆☆☆

ہمارا رسول ﷺ تو عبدالمطلب کا پوتا ہے
ہمارا رسول ﷺ تو عبداللہ کا بیٹا ہے
ہمارا رسول ﷺ تو آمنہ کا لال ہے
ہمارا رسول ﷺ تو ابو طالب کا بھتیجا ہے

☆☆☆

یہ تو محدود ہیں یہ تو نبی ﷺ ہیں یہ تو رسول ہیں یہ تو مکان والے ہیں
لا مکان میں کیسے گئے ؟اسی لا مکان میں مصطفیٰ بھی تو ہیں

☆☆☆

اب جتنی دیر مصطفیٰ لا مکان میں ہیں تو کیا ہیں؟
جب تک رسول اللہ لا مکان میں تھے تو کیا تھے؟

☆☆☆

معبود نے محبوب کے رتبے کو بڑھایا
عالم کے لئے تاج شفاعت کا پہنایا
معراج کی شب عرش معلیٰ پہ بلایا
ثانی تو کجا ان کا بنایا نہیں سایا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

یہ دنیا تھی اک ویرانہ عربی مختار سے پہلے
اور کفر اندھیرا تھا ہر سو ان کے انوار سے پہلے
اللہ نے کیا جنت کا مختار مدینے والے کو
جو جنت میں جانا چاہے پوچھے میرے یار سے پہلے

☆☆☆

یہ بات مجھ پہ میرے عقیدے کا فیض ہے
یہ مسئلہ نہیں فروغ و اصول کا
ہر چودھویں کا چاند ہے نقش کف نبی ﷺ
ہر دوپہر کی دھوپ ہے سایہ رسول ﷺ کا

☆☆☆

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
اترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

☆☆☆

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمیں پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
صدقے میں ترے باغ ت کیا لائے ہیں بن پھول
اس غنچہ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جو بن میں قیامت کی پھبن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

☆☆☆

کہوں میں یا رسول اللہ اور جاؤں نار دوزخ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا
جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حب نبی ﷺ ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
حصار زندگی ہو یا میان عرصہ محشر
غلام مصطفیٰ واللہ رسوا ہو نہیں سکتا

☆☆☆

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمد ﷺ
ہوں آئینہ بردار غلامان محمد ﷺ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایہ دامان محمد ﷺ

☆☆☆

ہے علم و آگہی کا سمندر نبی کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر نبی کا نام
فرط ادب سے میرے فرشتے بھی جھک لئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر نبی کا نام

Scanned with CamScanner

اس لئے

جب بھی میرے سامنے کوئی مشکل مقام آتا ہے
تو لب پہ میرے محمد ﷺ کا نام آتا ہے

کیونکہ

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے سب نام محمد ﷺ

☆☆☆

تیرے دیوانے حاضر ہیں سرکار میں' آج دربار میں
سر جھکانے جناب گہر بار میں' آج دربار میں
بن کے سائل تری بزم انوار میں 'آج دربار میں
یوسف مصر دل تیرے بازار میں 'آج دربار میں

☆☆☆

جشن ہے کیا دل افروز عرفان کا 'مرحبا مرحبا
در بدر مفت کی ٹھوکریں کھائے کیوں' ہاتھ پھیلائے کیوں
مانگنے کوئے اغیار میں جائے 'ہاتھ پھیلائے کیوں
اس کے ناموس غیرت پہ حرف آئے کیوں' ہاتھ پھیلائے کیوں
دل قناعت کی ضو سے نہ چمکائے کیوں' ہاتھ پھیلائے کیوں

☆☆☆

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں

اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں کیا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے
اس مردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں
تاب و توان جان مسیحا کہوں تجھے
تیرے وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

☆☆☆

ہے جنت سے عالی محمد ﷺ کی بستی
چھما چھم جہاں پر ہے رحمت برستی
آپ دیتے ہیں طالب فقیروں کو شاہی
مٹاتے ہیں پل میں سب تنگ دستی

☆☆☆

محمد ﷺ کو جس نے بھی ہر دم پکارا
تو بگڑا ہوا کام اس نے سنوارا
خدارا جدا ہوں نہ مجھ سے محمد ﷺ
کہ خادم کا کوئی نہیں سہارا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ہے عربی عجمی و رومی شامی کے بکھرے دانوں کو یکجا کر کے
بنا دی پیاری سی ایک مالاؒ یہ مالا کتنی سجی ہوئی ہے

☆☆☆

عشق نبی کا جب سے حاصل ہوا قرینہ
اک آنکھ میں ہے مکہ اک آنکھ میں مدینہ
چشم کرم ہے جس پر حبیب کبریا کی
مرنا ہے اس کا مرنا جینا ہے اس کا جینا

☆☆☆

الٰہی حمد تیری صبح و شام کرتے ہیں
ہم اپنے قلب و نظر تیرے نام کرتے ہیں
ثنائے رب اولی یوں مدام کرتے ہیں
بیان نعت رسول انام کرتے ہیں

درود و سلام

تیرے حبیب پر بھیجیں نہ کیوں درود و سلام
شجر حجر بھی تو ان کو سلام کرتے ہیں
انہی کو قرب میسر ہوا اے خدا تیرا
جو عمر ذکر میں تیرے تمام کرتے ہیں
عشق سرکار میں مجھے کھویا ہوا رہنے دو
مجھ سے دنیا ہے خفا تو خفا ہی رہنے دو

در سے دیوانے کو جب دنیا نے ہٹانا چاہا
مسکرا کے کہا آقا ﷺ نے بس اسے رہنے دو

☆☆☆

جب لیا نام نبی ﷺ میں نے صدا سے پہلے
پہنچی میری آواز وہاں صبا سے پہلے
بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب روتا ہوں محمد ﷺ کی ثنا سے پہلے

☆☆☆

ہر صبح مکافات کی شاموں کے لیے ہے
دنیا دل نادار کے کاموں کے لیے ہے
اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم
جنت تو محمد ﷺ کے غلاموں کے لیے ہے

☆☆☆

دل میں چاہت ہے پیمبر ﷺ کی تو دوزخ کیسی ؟
پھر سر حشر یہ رحمت کا لبادہ کیا ہے!
اے فرشتو !میرے اعمال نہ دیکھو ٹھہرو!
پہلے پوچھو کہ محمد ﷺ کا ارادہ کیا ہے

☆☆☆

آمد ہے کس پیمبر عالی مقام کی
آنے لگیں صدائیں درود و سلام کی

ہر چیز ان کے واسطے تخلیق کی گئی
کیاشان ہے رسول علیہ السلام کی

☆☆☆

محمد ﷺ کے روضے کی نورانی جالی
عقیدت سے جس نے گلے سے لگا لی
بنے اس کے بگڑے ہوئے کام سارے
یہ سمجھو کہ اس نے ہے قسمت جگا لی

☆☆☆

اک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اک ذات ہے جو مجھ کو بکھرنے نہیں دیتی
اب کوئی بچائے نہ بچائے مجھے ناصر
اک نعت یہ سرکار ﷺ کی مرنے نہیں دیتی

☆☆☆

اور آئی کہاں سے عشق کی مستی بلالؓ میں
میخانہ حضور ﷺ سے پینے کی بات ہے

☆☆☆

دنیائے اولیاء کا اجمیر آستانہ
شاہوں کے شاہ کی بستی دربار ہے شہانہ
جھکتے ہیں سب فرشتے طالب ہے سب زمانہ
سر کو جھکا رہاہے کعبہ بھی پنجگانہ

☆☆☆

اس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر؟
جس باغ کی پہچان ہی زہرؓا سی کلی ہو
اس شخص کے رتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ
جس شخص کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؓ ہو

☆☆☆

نازاں ہوں سعادت کے گوہر رول رہا ہوں
میزان عقیدت پہ انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریف محمد ﷺ میں زباں کھول رہا ہوں

☆☆☆

ہیں چرچے گھر بہ گھر محبوب ﷺ کی شان رسالت کے
لبوں پر نالے دل پر داغ خادم ان کی فرقت کے
خزانے لٹا رہے ہیں اہل دل ان کی محبت کے
سنا ہے اور کھلے ہیں آج رحمت کے عنایت کے

☆☆☆

مقدر آج کتنے اوج پر ہے
جبیں میری نبی کا سنگ در ہے
نظر جلووں میں ڈوبی جا رہی ہے
مدینہ رات دن پیش نظر ہے

☆☆☆

تجھ سا کوئی بھی سخی دیکھا زمانے میں نہیں
ہر گدا گر نے تیرے جود وکرم سے جھولیاں بھریں
جو بھی مانگو اس کو میری سرکار ﷺ دیتے ہیں
مانگنے والے فقیروں میں کوئی فرق نہیں

☆☆☆

جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پہ ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے
لاکھ احساس تیرا کشتۂ حالات رہے
تیرے ہونٹوں پہ شگفتہ سی کوئی بات رہے
یوں سر بزم کوئی نغمۂ جاوید سنا
تیرے بعد بھی محفل میں تیری بات رہے

☆☆☆

فنا عشقِ احمد میں ہوا ہوں کیا سمجھتے ہو
حیاتِ دائمی لے کر جیا ہوں کیا سمجھتے ہو
فرشتے جب یہ پوچھیں مَن رَبک مَا دِینُکَ یا حافظ
تو کہہ دینا غلامِ مصطفیٰ ہوں کیا سمجھتے ہو

☆☆☆

اللہ کی صورت ہے تصویر محمد ﷺ کی
ہے نور دو عالم تنویر محمد ﷺ کی
دونوں جہاں میں ہے توقیر محمد ﷺ کی
تدبیر خدا کی ہے تدبیر محمد ﷺ کی

☆☆☆

لفظ کے بس میں نہ تھا عرضِ تمنّا کرنا
راس آیا مجھے اشکوں کو وسیلہ کرنا
میرے غم خانے کو ہے اُن کی توجہ درکار
جن کو آتا ہے تبسّم سے اُجالا کرنا
اُن کے دامن بھی مُرادوں سے وُہی بھرتے ہیں
عُمر بھر آیا نہ جن کو تقاضا کرنا
تیرے محبوب سے منسُوب ہے تائب یا رب
سرِ محشر اُسے خلقت میں رُسوا نہ کرنا

☆☆☆

کبھی اس شخص کے عیبوں کا چرچا ہو نہیں سکتا
بھرم جس کا نبی رکھے وہ رسوا ہو نہیں سکتا
حسین و مہ جبین و نازنیں یوں تو بہت سے ہیں
مگر کوئی میری سرکار جیسا ہو نہیں سکتا

☆☆☆

دنیا کے مسئلے ہوں یا عقبیٰ کے مرحلے
سرکار ﷺ کے سپرد ہیں سارے معاملے
اس پہ نہ کیوں نثار کروں سب
جس نام کے طفیل میری ہر بلا ٹلے

☆☆☆

ہے تیرا کرم نام تیرا ورد زبان ہے
ورنہ کہاں میں اور کہاں تیرا بیان ہے
ہے ذات تیری دین کی جان دنیا کی جان بھی
جو دونوں جہانوں کی ہے جان تو وہی جان ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

صحرائے غم و یاس میں پھیلی ہے کڑی دھوپ
کچھ لمسِ کفِ موجِ صبا تک نہیں ملتا
بے اَنت سرابوں میں کہاں جادۂ منزل؟
اپنا ہی نشانِ کفِ پا تک نہیں ملتا

☆☆☆

یہ کامیابیاں یہ عزت یہ نام تم سے ہے
خدا نے جو بھی دیا ہے مقام تم سے ہے
تمہارے دَم سے ہیں کھلتے میرے لہو میں گلاب
میرے وجود کا سارا نظام تم سے ہے
کہاں بساطِ جہاں اور کمسنِ ناداں
میری جیت کا سارا اہتمام تم سے ہے

☆☆☆

آقا ﷺ نے غلاموں کو بھی سینے سے لگایا
پہلو میں شہنشاہوں کے منگتوں کو بٹھایا
انسان کی عظمت کو فرشتوں سے بڑھایا
کعبے کو میرے آقا نے بنایا

☆☆☆

یہ دانت ، یہ شیرازۂ شبنم کے تراشے
یا قوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے
شرمندۂ تابِ لب و دندانِ پیمبر
حرفے بہ ثنا خوانی و خامہ بہ صریرے

☆☆☆

نہ کوئی نقش نہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
بس اُنکے نور کا دریا دکھائی دیتا ہے
جہاں بھی عکس پڑا اُن کی چشم رحمت کا
وہیں سے چاند نکلتا دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

مدینے سارے جاتے ہیں الٰہی ہم بھی جائیں گے
مرادیں دل کی پاتے ہیں الٰہی ہم بھی جائیں گے
مدینے جو گیا یارو وہ جنت میں گیا سیدھا
میرے آقا ﷺ نے گر چاہا الٰہی ہم بھی جائیں گے

☆☆☆

کبھی شمس الدجےٰ بن کر ، کبھی بدرُالدجےٰ بن کر
کبھی خیر الوریٰ بن کر ، کبھی نور الھدیٰ بن کر
ضیاء بن کر ، عطا بن کر ، صبا بن کر ، سخا بن کر
وہ ہر شے میں نظر آئے محمد مصطفےٰ ﷺ بن کر

☆☆☆

گیسُو ہیں کہ ''وَاللَّیل'' کے بکھرے ہوئے سائے
ابرُو ہیں کہ قوسینِ شبِ قدر کھلے ہیں
گردن ہے کہ بر فرقِ زمیں اَوجِ ثریا
لب ' صورتِ یا قوت شعاعوں میں ڈھلے ہیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

جہاں کیا ہے تیرے عکس حسن کی ہے کرن
خلائیں کیا ہیں تیرے روئے انور کی ہے پھبن
جو آنکھیں بچھ گئیں میری راہِ مدینہ میں
مکیں ہیں گنبد خضریٰ میں شاہِ ذوالمنن ﷺ

☆☆☆

باتیں ہیں کہ طوبیٰ کی چٹکتی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزداں کی زباں بول رہی ہے
خطبے ہیں کہ ساون کے اُمنڈتے ہوئے دریا
قرأت ہے کہ اسرارِ جہاں کھول رہی ہے

☆☆☆

مجھے وجدانِ جامی مِل گیا ہے
وہی ذوقِ دوامی مِل گیا ہے
وظیفے کے لئے صائمؔ کو آقا ﷺ
تیرا اسمِ گرامی مِل گیا ہے

☆☆☆

جس نے دیکھا میرا محبوب ﷺ وہ حیران ہوا
دیکھنے والا دل و جہاں سے قربان ہوا
عرش پہ آپ ﷺ کو اللہ کی ہوئی دید سعید
نہ کوئی ایسا پیغمبر کبھی ذیشان ہوا

☆☆☆

چہرہ ہے کہ انوارِ دو عالم کا صحیفہ
آنکھیں ہیں کہ بحرین تقدس کے نگیں ہیں
ماتھا ہے ، کہ وحدت کی تجلّی کا ورق ہے
عارِض ہیں کہ "والفجر" کی آیت کے امیں ہیں

☆☆☆

چاند اُترا فلک سے زمیں پر
ساری دنیا کو مژدہ سنادو
آج میلاد ہے میرے مصطفیٰ کا
سارے گلیاں اور بازار سجادو

☆☆☆

اک نور سا برسنے لگا میرے خواب میں
جلوے میں کس کے دیکھ رہا ہوں حجاب میں
روشن ہیں جس کی کرنوں سے مینار عرش کے
اس نور کی چمک ہے رخ آفتاب میں

☆☆☆

افسانہء حیات کے عُنواں بدل گئے
آیا مدینہ یاد تو آنسو نکل گئے
صائمؔ کمال ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسُو نکل گئے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ارض و سما پہ جس کی سدا حکمرانیاں
وہ جس کے بچپنے پہ ہوں قربان جوانیاں
بکھری ہیں جس کے رُخ پہ خدا کی نشانیاں
جس کے قدم کی گرد بنیں کامرانیاں
جس کا مزاج وجہِ غرورِ صمد بنے
جس کا لکھا بہشتِ بریں کی سند بنے

☆☆☆

اپنی روداد محمد ﷺ کو سناؤں کیسے
پُر خطا ہوں سردربار جاؤں کیسے
درد کی تاب نہیں ہو کا مارا نہ رہا
یانبی ہجر کے صدمات اٹھاؤں کیسے
تم اشارہ نہ کرو گے تو بتاؤ آقا ﷺ
اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگاؤں کیسے

☆☆☆

اعصاب شکستہ ہیں تو چھلنی ہیں نگاہیں
احساسِ بہاراں نہ غمِ فصلِ خزاں ہے
آندھی کی ہتھیلی پہ ہے جگنو کی طرح دل
شعلوں کے تصرُّف میں رگ غنچہ جاں ہے

☆☆☆

سجدے غلام جس کے ، عبادت کنیز ہو
جس کے لیے قضا و قدر گھر کی چیز ہو

ایمان و کفر میں جو نشانِ تمیز ہو
خود اپنی زندگی سے جسے حق عزیز ہو
وہ ، جس کو اہلِ علم ، صداقت کا گھر کہیں
سب لوگ جس کو شہرِ نبوّت کا در کہیں

☆☆☆

اُن کا دَر چُومنے کا صِلہ مل گیا
سر اُٹھایا تو مجھ کو خدا مل گیا
عاصیوں کو بڑا مرتبہ مل گیا
حشر میں دامنِ مصطفیٰ مل گیا
مدحت مصطفیٰ کا یہ احسان ہے
میرا حسّان سے سلسلہ مل گیا
یزداں کی چھوٹ جس کے حسیں خال وخد میں ہو
فتحِ مُبیں کا راز بھی جس کی مدد میں ہو
جو آسرا حیات کا بدر و اُحد میں ہو
عالم کا علم جس کے "سلونی" کی زد میں ہو
رکھتا ہو بہر دیں جو ہتھیلی پہ جان کو
وہ کیوں نہ ٹھو کروں پہ گھمائے جہان کو

☆☆☆

گلشن میں جاجا کے ہر گُل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

دولت ہے بڑی چیز ، نہ ثروت ہے بڑی چیز
عزت ہے بڑی چیز ، نہ شہرت ہے بڑی چیز
کوثر ہے بڑی چیز ، نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمت عالم تیری رحمت ہے بڑی چیز

☆☆☆

وہ ، جس کا عکس ، غزۂ رخسارِ زندگی
جس کا عمل تھا نقطۂ معیار زندگی
جس کا خرام شعلۂ رفتار زندگی
جس کا وجود مخزنِ اسرار زندگی
وہ نازِ آسماں جو رسالت خمیر تھا
جو محفل جہاں میں بشر کا ضمیر تھا

☆☆☆

جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پہ ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے
لاکھ احساس تیرا کشتۂ حالات رہے
تیرے ہونٹوں پہ شگفتہ سی کوئی بات رہے
یوں سر بزم کوئی نغمۂ جاوید سنا
کہ تیرے بعد بھی محفل میں تیری بات رہے

☆☆☆

اپنے تو نیازی اپنے ہیں
غیروں نے بھی ہم سے پیار کیا
سب نعت نبی کا صدقہ ہے
کہ عزت اپنی ہوتی ہے

☆☆☆

بسا دیا ہے کرم نے تیرے جہاں میرا
وگرنہ کون تھا دنیا میں مہرباں میرا
تمہارا نام شب و روز میرے لب پہ ہے
یہی وظیفہ میرا اور یہی جہاں میرا

☆☆☆

جب ہوئے پیدا عرب میں وہ حبیب داور
بدلا کچھ اور ہی اس بزم جہاں کا منظر
نور چھایا ہوا ہر سمت یہی آتا تھا نظر
حوریں کہتی تھی انہیں گود میں صابر لے کر

☆☆☆

تو کائنات حسن بھی ہے اے حسن کائنات
لاریب تیری ذات ہے مجموعۂ صفات
تیرا ذکر ہے باعث تسکین قلب و جاں
ہے تیرا وجود باعث تعمیر کائنات

☆☆☆

یہ آرزو ہے کہ شیشۂ دل چور چور ہو
اور کوئی شے تو قابل نظرِ حضور ﷺ ہو
یارب ! اک التجا ہے کہ محشر میں جو بھی ہو
نعت رسول پاک ﷺ کی محفل ضرور ہو
سرکار کی محفل کا عالم ہی نرالا ہے
جھرمٹ ہے غلاموں کا دیوانوں کا میلہ ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

نذیر ان کی تعریف کو یہ زباں ہے
کہ جن کی بدولت خدا مہرباں ہے
حضور کا شہرہ ہوا لامکاں ہے
ہے پڑھتا درود ان پہ رب جہاں ہے

☆☆☆

حوریں بولیں کہ ہیں تشریف محمد لاتے
انبیاء کہنے لگے نور خدا ہیں آتے
دیکھ کر شان نبی نوری بھی ہیں جھک جاتے
خلد سے رضواں چلے صابر خستہ گاتے

☆☆☆

جو ہر شے دلربا ہی دلربا ہے
جمال یار ہے پردہ ہوا ہے
تجھے گر وہ نظر آتا نہیں ہے
تبا پھر جو نظر آتا ہے کیا ہے

☆☆☆

نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا
نظر ڈالی جو فہرست غلامانِ محمد ﷺ پر
کوئی خواجہ نظر آیا کوئی داتا نظر آیا
کل رات کیا عجیب سماں میرے۔ گھر میں تھا
آنکھیں تھیں محو خواب مدینہ نظر آیا

☆☆☆

مقدس جہاں میں عرب کی زمیں ہے
جسے چومتا آکے عرش بریں ہے
خدا نے کہا آج محبوب آئیں
جہاں آج تک کوئی آیا نہیں ہے

☆☆☆

زمانے توں ونج کے سکول ڈِٹھا اے
محبت دا عجب اک اصول ڈِٹھا اے
علیؑ دے بچڑاں توں قربان ونجاں
جہاں کوں چمدا رسول ڈِٹھا اے

☆☆☆

عین فرمان خدا ہے جب کہ فرمان حضور
نور حق سمجھے ہوئی جن کو کہ پہچان حضور
سامنے یہ بیٹھ کر کہتے تھے یاران حضور
پھر نہ کیوں مل کر کہیں ہم سب غلامان حضور

☆☆☆

یہ کرم اُنؐ کا ہے احساں اُنؐ کا
کہ ہے نیرؔ بھی ثناء خواں اُنؐ کا
حشر میں ہو نہ ہراساں یاربؐ
سر پہ ہو سایۂ داماں اُنؐ کا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

کرو ثنائے محمدؐ پڑھو درود و سلام
مگر یہ شرط ہے لے کر خُدا کا پہلے نام
خُدا گواہ کہ دُنیا میں اور عُقبیٰ میں
یہی درود و سلام آئے گا ہمارے کام

☆☆☆

چھایا تمہارا نور ہے اے شاہ بیکساں
تو ہی چراغ طور ہے اے شفیع عاصیاں
آنکھوں کے عین سامنے کوئے حبیب ہو
دل میں تمہارا نور اے شاہ بیکساں

☆☆☆

نگاہ جس پہ پڑی اُنؐ کی لا جواب ہُوا
حقیر ذرّہ خاشاک آفتاب ہُوا
بلندیوں نے کیا اُس کا بڑھ کے استقبال
جو بارگاہِ رسالتؐ میں باریاب ہُوا

☆☆☆

مکان و لامکاں میں نہ مکیں ہوں
کہیں بے پردہ نہ محمل نشیں ہوں
نشان اپنا کہیں ملتا نہیں ہے
نہیں ہوں میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں

☆☆☆

ہم ہاتھ منافق سے ملایا نہیں کرتے
بے فیض کے در پر کبھی جایا نہیں کرتے
دیتا ہے خدا لیتے ہیں اولاد علیؑ سے
بے پیر کا رزق ہم کھایا نہیں کرتے

☆☆☆

یہ ہے تفسیر آیہ لن ترانی
پیام وصل ہے ساری کہانی
بھلا کیوں متصل دیدار ہوتا
منزہ ذات ہے از جہت مکانی

☆☆☆

سکوں کی چمک گرچہ میرے پاس نہیں ہے
چاندی نہیں سونا نہیں الماس نہیں ہے
سلطان مدینہ کا کرم اتنا ہے ناصرؔ
افلاس کی یلغار کا احساس نہیں ہے

☆☆☆

دونوں عالم میں محمدﷺ کا سہارا ہے
ہم ہیں ان کے اور وہ غمخوار ہمارا ہے
نام محمدﷺ ہی خدا کا عین نظارا ہے
کہتا یہ قرآن کا ہر ایک پارہ ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

خزاں میں بھی چمن میں اس لئے جشن بہاراں ہے
کہ شہر مصطفیٰ سے مہرباں سی گرد آتی ہے
بگولے آگ کے رقصاں تو ہیں صحرائے ہستی میں
مدینے سے مگر پھر بھی ہوائے سرد آتی ہے

☆☆☆

آپ ہیں آقا نور خدا
ہے پسینہ بھی خوشبو بھرا
جب اشارہ ہوا حضور کا
چاند کا سینہ ہے چر گیا

☆☆☆

کبھی طیبہ کی گلیوں میں تمہارا ٹہلنا دیکھے
کبھی غاروں کے آنگن میں دعائیں مانگنا دیکھے
بدلتا دیکھ کر کعبہ ہوا مجھ کو یقین ناصر
خدائے لم یزل آقا تمہارا دیکھنا دیکھے

☆☆☆

بلبلیں ورد تیرا کرتی ہیں گلزاروں میں
حق ثنا خواں ہے قرآن کے سی پاروں میں
تیرے ہی نور سے ہے قائم ضیاء تاروں میں
تیرا جلوہ ہے عیاں برق کے شراروں میں

☆☆☆

مہیب سورج اُگے ہوئے ہیں میرے وطن کی گلی گلی میں
عجیب خوب و ہراس پایا چمن چمن میں کلی کلی میں
سکون کی دولت بھی ایک نایاب جنس لگتی ہے اس جہاں میں
قرار پایا تو صرف پایا نبی نبی میں علی علی میں

☆☆☆

اک دھوم زمانے میں تیرے جود و سخا کی ہے
حق نے تجھے سرداری نبیوں کی عطا کی ہے
چہرے پہ ضیاء تیرے والشمس و الضحیٰ کی ہے
خادم تیرے نوری و ہر بندۂ خاکی ہے

☆☆☆

عالم پہ سدا کا راج رکھنے والے
عزّت کا سروں پہ تاج رکھنے والے
بے لاج ہوں ، میری لاج ہے تیرے ہاتھ
رکھ لے میری لاج ، لاج رکھنے والے

☆☆☆

مسجد اقصیٰ میں پہنچے جو رسول مدنی
مرحبا صل علیٰ کہنے لگے سارے نبی
سب رسولوں کی امامت شہ لولاک نے کی
صابر خستہ ندا غیب سے آنے لگی

☆☆☆

Scanned with CamScanner

انوارِ سرمدی کے خزینے میں لے چلو
امواج دل کے بہتے سفینے میں لے چلو
بیمار عشق سرور کونین ہے ریاضؔ
اُنگلی پکڑ کے اِس کو مدینے میں لے چلو

☆☆☆

ہر گل میں تبسم ہے نمایاں ان کا
ہر چیز میں جلوہ ہے فروزاں ان کا
کیا لکھے کوئی وصف محمد ﷺ صائم
جب آپؐ ثنا خواں ہے یزداں ان کا

☆☆☆

عزت ہے میری تیرے حوالے مولیٰ
ذِلت کی صات سے بچالے مولیٰ
محتاج بنا کے دے نہ بشر کی سزا
چلتے چلتے مجھے اٹھا لے مولیٰ

☆☆☆

خاتم الانبیا ، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ
مالک دوسرا ، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

آپؐ نے دی ہمیں اک نئی روشنی
رہبر و رہنما ، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

سب کے دل میں فقط آپؐ کا نام ہے
اے حبیبؐ خدا ، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

☆☆☆

خوشنودی ، نہ غم پہ جی رہا ہوں اب تک
بیشی پہ ، نہ کم پہ جی رہا ہو اب تک
اے میرے کریم ! تیری عزت کی قسم
اک تیرے کرم پہ جی رہا ہوں اب تک

☆☆☆

ہے افضل و اعلیٰ محمد ﷺ کا روضہ
ہے عرش سے بالا محمد ﷺ کا روضہ
جھکے رہتے سجدے میں دل عاشقوں کے
ہے کعبے کا کعبہ محمد ﷺ کا روضہ

☆☆☆

درد دل ہو تو یوں دوا کیجئے
ہر گھڑی ذکر مصطفیٰ کیجئے
ہم غلاموں کو حاضری ہو نصیب
سب مدینے چلیں دعا کیجئے

☆☆☆

کیوں بابِ کرم اثر سے خالی جاؤں
کیوں آکے سخی کے گھر سے خالی جاؤں
جب تو نہیں پھیرتا کسی کو خالی
پھر میں کیوں تیرے در سے خالی جاؤں

☆☆☆

غمِ فراقِ نبی ﷺ میں جو اشک بہتے ہیں
ان آنسوؤں کو متاع حیات کہتے ہیں

نہ پوچھ ٹوٹے ہوئے دل کی آبرو کیا ہے
سنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دِلوں میں رہتے ہیں

☆☆☆

مدینے کو پیشِ نظر دیکھتے ہیں
یہ معراج شام و سحر دیکھتے ہیں
گنہگار کا بھی عجب مرتبہ ہے
کہ سمت اُس کی خیرالبشر دیکھتے ہیں

☆☆☆

خدا نے جن کا بنایا نہ ثانی و سایا
زمیں سے عرشِ معلّٰی پہ جن کو بلایا
ثنا انہیں کی سکندر ہے میرا سرمایہ
قرآن نے جن کو سراج منیر فرمایا

☆☆☆

وہی خوشحال ہوتے ہیں جو ان کے غم میں روتے ہیں
جو ان کو بھول جاتے ہیں مقدر ان کے سوتے ہیں
نیازی مانگ جو بھی مانگنا ہے اللہ والوں سے
یہ ہیں اللہ والے بڑے لج پال ہوتے ہیں

☆☆☆

شرمندہ ہیں افلاک بھی طیبہ کی زمیں سے
خورشید نکلتا ہے ہر ایک صبح یہیں سے
مدت سے ہے ارماں کہ میں صحنِ حرم کو
پلکوں سے کروں صاف کبھی اپنی جبیں سے

☆☆☆

اے رحمت عالم ﷺ مجھے قدموں میں بلالو
اصحاب کا صدقہ مجھے دامن میں چھپا لو
افکار کے طوفان میں ہے عاصی کا سفینہ
حسنینؓ کے صدقے میں گراہوں مجھے اٹھا لو

☆☆☆

دل میں نہ سوائے دینوی راہ کرے
ناچیز کو باریاب درگاہ کرے
لے دے کے یہی تو ہے سہارا اپنا
تجھ سے مری نسبت رہے اللہ کرے

☆☆☆

سراپا میں خطا ہوں تو عطا ہے
نگاہ لطف ہو یہ التجا ہے
خدا کے نور ہو تم فیض عالم
مجھے یہ میرے خواجہ نے کہا ہے

☆☆☆

دل مضطر وطن میں اب تجھے کیونکر قرار آئے
جو لمحے تھے سکوں کے وہ مدینے میں گزار آئے
اور خزاں کو حکم ہے داخل نہ ہو طیبہ کی گلیوں میں
اجازت ہے نسیم آئے صبا آئے بہار آئے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

مینار ہیں یہ عظمت انسانی کے
حامل ہیں تجلیات قرآنی کے
ابوبکرؓ و عمرؓ ، حضرت عثمانؓ و علیؓ
یہ چار عناصر ہیں مسلمانی کے

☆☆☆

حسن حسین کا صدقہ لینے آئے ہیں ہم دور سے
صدقہ پنجتن پاک کا کچھ مل جائے حضور سے
صدقہ نبی کا مانگ رہی ہے ساری دنیا نور سے
کائنات نذیر چمک اٹھی ہے ان کے ظہور سے

☆☆☆

قمر فلک پہ ہے رشکِ قمر مدینے میں
بشر جہاں میں ہے خیرالبشر مدینے میں
مدینہ کیا ہے زمین پر ریاض جنت ہے
وہ خوش نصیب ہے کس کا ہے گھر مدینے میں

☆☆☆

کچھ لے کے اُٹھو اہل صفا کے در سے
یہ درس قریب مصطفیٰ کے در سے
ایمان ، یقین ، سکون ، رسالت ، توحید
یہ کچھ ملتا ہے اولیا کے در سے

☆☆☆

ارمان میرے دل میں آقا بڑے بڑے
یونہی نہ بیت جائے عمریا پڑے پڑے
آنے کی ہے خوشی تو نیازی یہ ڈر بھی ہے
میرے حضور لوٹ نہ جائیں کھڑے کھڑے

☆☆☆

بتاؤں کیا میں محمد ﷺ کو کیا سمجھتا ہوں
نظام کون و مکان کی بنا سمجھتا ہوں
جبین جھکا کے تیرے در پر دوسرے کی ثنا
اسے خلاف اصول وفا سمجھتا ہوں

☆☆☆

غم میں کشتی اتار دی ہم نے
جیسی گزری گزار دی ہم نے
ہر تمنا کو کر دیا رخصت
ہر خوشی تم پہ وار دی ہم نے

☆☆☆

مجھے یہ پیر کامل نے کہا ہے
کہیں بھی تو نہیں ہے بس خدا ہے
سیاہی کا الف کو غیر سمجھے
ارے ناداں تجھے دھوکا ہوا ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

در اقدس پہ دیوانوں کو جینا راس آتا ہے
اترتا ہے دلوں پر جو سکینہ راس آتا ہے
مریض عشق محبوب خدا ہیں ہم تو اے ناصر
فقط اپنی طبیعت کو مدینہ راس آتا ہے

☆☆☆

دونوں میم محمد والے جنت میں لے جائیں گے
جنت کے باسی بھی لینے قدم ہمارے آئیں گے
حوض کوثر کے پانی سے وضو خوب بنائیں گے
سامنے آ جائے گا کعبہ اپنا سر جھکائیں گے

☆☆☆

بارش ہوئی جو لطف رسول کریم کی
اک پل میں فرد جرم دھلی ہر شیم کی
اپنے نیازی کتنے مقدر ہیں اوج پر
محفل سجائے بیٹھے ہیں در یتیم کی

☆☆☆

ذکر تیرا جانفزاء ہے کھولتے ماحول میں
نعت ہی ٹھنڈی ہوا ہے کھولتے ماحول میں
یہ طمانیت ہے تیرے عشق ہی کا معجزہ
ورنہ دل بھی کھولتا ہے کھولتے ماحول میں

☆☆☆

دامن مصطفیٰ تھام لو عاصیو
آئیں گی رحمتیں جوش پر آج بھی
لوٹ سکتے ہو گر لوٹ لو بے خطر
ان کا جاری ہے فیض نظر آج بھی

☆☆☆

لے کر دلوں میں آرزو سارے جہاں میں کُوبکُو
کرکے یہ عزمِ جُستجو دیکھیں گے ہم بھی خُوبرو
دیوانے اُس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں نیّرؔ چار سُو

☆☆☆

نظر کا تیر سینہ و جگر سے پار ہوتا ہے
نظر کے سامنے جس وقت روئے یار ہوتا ہے
وفا کے شہر میں آہوں کا کاروبار ہوتا ہے
مٹا دیتا ہے جو خود کو اسے دیدار ہوتا ہے
کہا اقبال نے کیا خوب اس بارے میں اے ناصر
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

☆☆☆

جوشہ دیں کی طرف اپنا دھیان رکھتے ہیں
اپنی امید کا آباد جہان رکھتے ہیں
کھا کے کہتا ہوں نیازی در والا کی قسم
شہر محبوب کے ذرے بھی زباں رکھتے ہیں

☆☆☆

اللہ میریا پوری مُراد کر دے
مینوں لوڑ نہ تخت شاہی دی اے
اکو آرزو رکھنا دل اندر
مینوں تاہنگ اس عربی ماہی دی اے
موت کولوں نئیں ذرا وی ڈر مینوں
فرقت مار دی عرش دے راہی دی اے
ناصرشاہ میں کجھ نئیں ہور منگدا
صرف قبر مدینے وچ چاہی دی اے

☆☆☆

خدائی ان پہ مرتی ہے جو ہوتے ہیں خدا والے
خدا والے محمد مصطفیٰ خیرالوریٰ ﷺ والے
نیازی میرا تو اس بات پر ایمان کامل اے
انہیں کیا مشکلیں ہوں گی جو ہیں مشکل کشا والے

☆☆☆

ثابت ہویا جبرائیل غلام ہے سی
ویکھن آوندا سی طیبہ دیاں گلیاں نوں
جے استاد ہوندا ناصر شب اسریٰ
چمدا کاہنوں حضور دیاں تلیاں نوں

☆☆☆

زمانے کے سکندر ہیں نبی دربار کے منگتے
نرالی شان رکھتے ہیں نبی مختار کے منگتے
گدائے مصطفیٰ کی عظمتیں اللہ سے پوچھو
شہنشاہوں سے اچھے ہیں میرے سرکار کے منگتے

☆☆☆

امت میں تو ہوں آپ کی بھی میرے سرور ﷺ
اللہ کرم کیجئے اے ساقئ کوثر ﷺ
اک جام عطا کیجئے سائل کو بھی بھر کر
حسنینؓ کے صدقے میں شہ دین شہ انور

☆☆☆

عشق جب بھی مقام کرتا ہے
مقتدی کو امام کرتا ہے
ان کے ہر ایک فقیر کو ناصر
ہر سکندر سلام کرتا ہے

☆☆☆

عشق محبوب کے دامن میں گھر رکھتے ہیں
پل میں پہنچے جو مدینے وہ نظر رکھتے ہیں
تجربہ ہے میرا ایماں ہے نیازی اس پر
ان کے دیوانے دو عالم کی خبر رکھتے ہیں

☆☆☆

اتری ہوئی ہے فرش پہ بارات نور کی
یہ میکدہ ہے یا کوئی وادی سرور کی
وادی سرور کی ہے نیازی نہ میکدہ
محفل سجی ہوئی ہے یہ میرے حضور کی

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ہیں ارض و سماوات کی زینت احمد ﷺ
ہیں مبلغ برکات و کرامت احمد ﷺ
مانگا جو کسی نے ملا صائم اس کو
ہیں کانِ عنایات و سخاوت احمد ﷺ

☆☆☆

پچھلی رات میں دل دے کھوہ اتے
کلّا بیٹھ کے رولنا وانگ تسبیح
کھلا چھوڑ دیناں بوہا دِل والا
ناصر جدوں حضور دی یاد آوے

☆☆☆

روز محشر ہوگی پرسش یہ یقیں رکھتے ہیں ہم
چشم خوف کبریا سے آبگیں رکھتے ہیں ہم
دل میں ہے میرے خزینہ الفت محبوب کا
کیا نہیں ہے پاس میرے کیا نہیں رکھتے ہیں ہم

☆☆☆

رحمت حضور کی ہے کرم ہے قدیر کا
لوگو میں باکا ہوں نبی کے فقیر کا
دامن نہ چھوٹے ہاتھ سے پیران پیر کا
یہ ہے نیازی فیصلہ میرے ضمیر کا

☆☆☆

میں اک شاعر گمنام ہوں میرے آقا
تیری ثناء کی میرے ہاتھ میں بھی مالا ہے
اور مجھے خود اپنے تشخص کی کیا ضرورت ہے
تیرا حوالہ ہی سب سے بڑا حوالا ہے

☆☆☆

لا الہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا
لا الہ کی تہہ کے نیچے خون ہے شبیرؓ کا
لا الہ کے پڑھنے والو لا الہ سے پوچھ لو
لا الہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؓ کا

☆☆☆

پار طوفان سے کبھی اپنے سفینے ہوں گے
میری پلکوں پہ محبت کے نگینے ہوں گے
اپنی دولت پہ نہ اترائے نیازی کوئی
ایک دن دیکھنا ہم لوگ مدینے ہوں گے

☆☆☆

آیا لبوں پہ تذکرہ جس وقت نور کا
سیلاب آ گیا سر محفل سرور کا
کوئی نیازی لائے گا ان کی مثال کیا
ثانی نہیں ہے کوئی بھی میرے حضور کا

☆☆☆

تیرے نام سے ہوا ہوں میں جہاں جہاں سوالی
تیری رحمتوں نے بڑھ کر میری آبرو بچالی

کبھی آ کے میں بھی دیکھوں کبھی آ کے میں بھی چوموں
تیرے آستاں کے جلوے تیرے آستاں کی جالی
میرے بھاگ جاگ جائیں جو قبول آپ کر لیں
میری دھڑکنوں کے نغمے میرے آنسوؤں کی ڈالی

☆☆☆

جس جگہ آقا تیرا نقش قدم ہوتا ہے
سر بصد سوق و محبت وہیں خم ہوتا ہے
ہو جہاں ذکرِ رسالت کی نیازی محفل
اس جگہ سرور عالم ﷺ کا کرم ہوتا ہے

☆☆☆

زمین و آسماں پہ لامکاں پر
ہے ذکر فیض تیرا ہر زباں پر
گداؤں میں چھپے سلطان کھڑے ہیں
سخی داتا تمہارے آستاں پر

☆☆☆

سرکار دو جہاں کی ہیں شاناں نرالیاں
اللہ بھی بھیجتا ہے درودوں کی ڈالیاں
ہوگا نیازی ہم پہ بھی انعام مصطفیٰ
چومیں گے ہم بھی ایک دن روضے کی جالیاں

☆☆☆

آقا تیرے کرم کا اب تو ملے سہارا
کوئی نہیں جہاں میں تیرے سوا ہمارا
دیوانہ تیرے در پہ جب آ گیا بے چارا
مانا برا ہے لیکن آخر تو ہے تمہارا

☆☆☆

نہ ادب ہے، نہ قرینہ، نہ بصیرت، نہ شعور
دل لرزتا ہے محمد ﷺ کی ثناء سے پہلے

☆☆☆

جس سمت قیامت کو نظر میں نے اٹھائی
لہراتا ہوا آپ کا جھنڈا نظر آیا
کہتے ہیں جہنم جسے جب آپ نے دیکھا
گلزار ہوا برف سے ٹھنڈا نظر آیا
جن کا ثانی نہیں آج آئے ہیں وہ میرے قلب ونظر میں سمائے ہیں وہ
خود خدا جن کا ناصر ثناء خواں ہے آج دنیا میں تشریف لائے ہیں وہ

☆☆☆

ان کا کرم ہوا تو میری بات بن گئی
اشکوں کو جب زباں ملی تو نعت بن گئی

☆☆☆

کوئی ملک دا حاکم ملت نوں خوشحال بنا کے خوش ہوندائے
صدیق پیارا آقا توں گھر بار لٹا کے خوش ہوندا اے
غم خودامت دا اے ناصر امت بخشا کے خوش ہوندااے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

پار طوفان سے اپنے سفینے ہو نگے
تیری پلکوں پہ محبت کے نگینے ہو نگے
اپنی دولت پہ نہ اترائے نیازی کوئی
ایک دن دیکھنا ہم بھی مدینے ہو نگے

☆☆☆

سرکار دے سادے روضے نوں اکھیں تک تک مول نہ رجیاں
جہدے قدم مبارک تھیں عرشاں دے وانگوں غاراں سجیاں
اس درتے بن دیاں ہن ناصر تقدیراں ٹٹیاں بھجیاں!
سرو جنت دے قربان ہوندے اہدے شہر دیاں تک کھجیاں

☆☆☆

بتاؤ کیا کہ دیار نبی میں کیا دیکھا
نبی ﷺ کی شان کریمی کا معجزہ دیکھا
نزول رحمت پروردگار کا جلوہ
دیار پاک کی گلیوں میں جا بجا دیکھا

☆☆☆

بے مثل و بے مثال کہوں کچھ بجا نہیں
اک غنچۂ جمال کہوں کچھ بجا نہیں
انجم میرے حضور ﷺ کے ابرو کمال تھے
اس عالم حسیں میں جلال و جمال تھے

☆☆☆

الٰہی نبی دے سفینے چ ہوواں!
پرواہنا اُہدا اس مہینے چ ہوواں!
جے میٹاں میں اکھاں تے گھر ہووے ناصر
جے کھولاں تے بیٹھا مدینے چ ہوواں

☆☆☆

میں عظمت ایماں کی قسم کھاتا ہوں
حتیٰ کہ میں یزداں کی قسم کھاتا ہوں
ممکن ہی نہیں کوئی محمد ﷺ جینا
صائم رخ تاباں کی قسم کھاتا ہوں

☆☆☆

یا خدا جب تک بدن مین جاں دہن میں زباں رہے
لب پر ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے

☆☆☆

چہرۂ پاک سے چلمن کو ہٹاتے جاتے
میرے ویرانے کو گلزار بناتے جاتے
کاش اپنا بھی مدینے میں کوئی گھر ہوتا
دیکھتے روضۂ سرکار کو آتے جاتے

☆☆☆

یہ ارض و سما نور سے جب ان کے بنا ہے
سورج میں چمک چاند ستاروں میں ضیا ہے
روحوں نے سر عرش انہیں سجدہ کیا ہے
کعبہ بھی سلامی کے لئے ان کی جھکا ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

بات بگڑی ہوئی اسی در پہ بنی دیکھی ہے
جھولی منگتوں کی اسی در پہ بھری دیکھی ہے
میری نظروں میں نیازی کوئی جچتا ہی نہیں
جب سے سرکار مدینہ کی گلی دیکھی ہے

☆☆☆

رخصت اے وادی سکون و قرار
الوداع اے دیار کیف و سرور
دل دھڑکتا ہے آنکھ پرنم ہے
چھوڑ کر جا رہا ہوں شہر حضورؐ

☆☆☆

جب بھی جو دیتا ہے وہ لاریب جلی دیتا ہے
خود کبھی اور وسیلے سے کبھی دیتا ہے
مان لیتا ہوں کہ لے آتا ہے خدا سے مگر
دنیا میں میرا رزق مجھے علیؑ دیتا ہے

☆☆☆

حمد کب آدمی کے بس میں ہے
ایک حسرت نفس نفس میں ہے
سمجھے تو کوئی ان کی محبت کے مراتب
محبوب خدا اُن کے سوا کوئی نہیں ہے

☆☆☆

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر
ہر چیز کو تخلیق کیا سرکار ﷺ کی خاطر
بھرم روز قیامت کھل گیا تیرا تو کیا ہوگا
تجھے نار جہنم نے اگر گھیرا تو کیا ہوگا

☆☆☆

تو جو چاہے سمجھ صائم کے آقا کملی والے کو
محمد ﷺ نے کہا گر تو نہیں میرا تو کیا ہو گا

☆☆☆

زیست کرنے کا قرینہ چاہیے
ہر طرف شہر مدینہ چاہیے
بحر عصیاں پار کرنا ہے تو پھر
کملی والے کا سفینہ چاہیے

☆☆☆

مولا خلد کے بدلے ہمیں خاک مدینہ دے دے
لے لے کونین محمد ﷺ کا پسینہ دے دے
کچھ ہمیں دے یا نہ دے دونوں جہاں میں یارب
اک محمد ﷺ کی محبت کا خزینہ دے دے

☆☆☆

مولا پیارے حبیب دا واسطہ ای درد پیارے حبیب دا گفٹ کردے
کمدا رہاں نعلین حضور دے میں میرے دل نوں سوہنے لئی لفٹ کردے
میرے بخت دا کھردرا پن مولا نظر کرم دے نال سوفٹ کردے
ناصر شاہ دا ایتھے نہیں دل لگدا مینوں در رسول تے شفٹ کردے

☆☆☆

زاہد تیرے مجرم سے کہیں کہ ہوش میں آجا
اے رحمت محبوب خدا جوش میں آجا
عالم یہ گنہگار کا ہو گا سر محشر
وہ خود ہی کہیں گے کہ میری آغوش میں آجا

☆☆☆

ہے دعوت چمن تے تاریاں نوں آؤ نور خزینہ دیکھو
اے عرشیوں عرش توں آ کے تے رحمت دا زینہ دیکھو
ذرا دل دیاں اکھیاں تھیں ناصر محبوب نگینہ دیکھو
اے حورو جنت جاسوہک دار مدینہ دیکھو

☆☆☆

محمد ﷺ کی جس کو محبت نہیں ہے
میسر اسے قرب جنت نہیں ہے
نہیں ہے ضیاء نزد حق وہ مسلماں
جسے مصطفیٰ ﷺ کی محبت نہیں ہے

☆☆☆

مختار حشر جنت و دوزخ کا فیصلہ
کس کی زباں پر ہے تمہاری زباں پر
ایسے سیاہ نامے سے میری بلا ڈرے
میری نجات رکھی ہے شہ کی زباں پر

☆☆☆

جیویں رب کیندا اے عرش اُتے مطلوب ہووے اک میں ہواں
سرکار دے ناں نال ناں میرا منسوب ہووے اک میں ہوواں
میں بناں تماشہ عشق اندر گل خوب ہووے اک میں ہوواں
کدی ناصر شہر مدینے وچ محبوب ہووے اک میں ہوواں

☆☆☆

زباں پہ صرف ہیں دعوے مثال کوئی نہیں
دیار عشق میں بلالؓ کوئی نہیں
ہر ایک لمحہ ہمیں وہ تو یاد رکھتے ہیں
ہمیں حضور ﷺ کا لیکن خیال کوئی نہیں

☆☆☆

یا نبی ﷺ میرا جو طیبہ میں ٹھکانا نہ ہوا
میں یہ سمجھوں گا میرا خلد میں جانا نہ ہوا
قدسیوں میں شب اسریٰ یہی غل تھا کہ کبھی
ایسا آنا نہ ہوا ایسا بلانا نہ ہوا

☆☆☆

رب سوہنے دے دربار اندر ساڈا مدنی خاص وکیل اے
قرآن مّن اللہ لہندا جو اہدے نور دی پاک دلیل اے
ضلع خاص مدینہ دکھاندا بغدا اہدی تحصیل اے
ہر کارا اس دروازے دا اے ناصر جبرائیل اے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

کبھی اس شخص کے عیبوں کا چرچا ہو نہیں سکتا
بھرم جس کا نبی رکھے وہ رسوا ہو نہیں سکتا
حسین و مہ جبیں و نازنیں یوں تو بہت سے ہیں
مگر کوئی میری سرکار جیسا ہو نہیں سکتا

☆☆☆

فنا عشق احمد میں ہوا ہوں کیا سمجھتے ہو
حیات دائمی لے کر جیا ہوں کیا سمجھتے ہو
فرشتے جب یہ پوچھیں من ربک ما دینک یا حافظ
تو کہہ دینا غلام مصطفیٰ ہوں کیا سمجھتے ہو

☆☆☆

کسے غیر دا واقف ناں ہوواں میری جگ تے توں اک سونہہ ہوویں
اے ناں سرکار دے میں صدقے ہر ویلے توں وچ مونہہ ہوویں
بس میرا ظالم تن ہووے توں چپیا وچ لوں لوں ہوویں
کجھ ہور طلب نہیں ناصر دی بس توں ہوویں بس توں ہوویں

☆☆☆

چار ہیں حرف تیرے نام کے ظاہر ہے یہی
چار سوہے تیرا فرمان رسول اکرم ﷺ
چار مذہب ہیں تو ہیں چار طریق عالی
چار ہیں نائب ذی شان رسول اکرم ﷺ

☆☆☆

مقدر میں شاہوں سے اونچا بہت ہے
جسے تیرے در کا گدا دیکھتا ہوں
ہیں آنکھیں جو روشن تو دل بھی منور
یہ نعت نبی کا صلہ دیکھتا ہوں

☆☆☆

محبوب دا در سبحان اللہ کئی بدوی جنت لے گئے
اوہ بن گئے در جیہڑے سوہنے لئی ہر سخت مصیبت سہہ گئے
جد نظر پئی سرکاراں دی کل محل انا دے ڈھیہ گئے
کئی شاہ ہو منگتیاں وچ شامل اہدے در تے ناصر بہہ گئے

☆☆☆

ہاں آتشِ عشق نبی اور کرم ہو
ہاں اور بھڑک جائے یہ شعلہ میرے دل کا
جب لب پہ کبھی آتا ہے ذکر شہ بطحا
کچھ اور ہی ہو جاتا ہے نقشہ میرے دل کا

☆☆☆

صحیفہ جو بھی ہو مثل قرآں ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساس ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکار دو عالم کی
عبادت لاکھ وہ کر لے مسلماں ہو نہیں سکتا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ماں باپ بھرانواں بھیناں تو محبوب دی اُلفت ودھ اے
لو لو مر جان توں ہے جے ہووے ایمان دی دولت ودھ اے
ایہہ میناں آتش دوزخ دی حدت تے شدت ودھ اے
لکھ ہون عیب خاں سوہنے دی بخشش دی عادت ودھ اے

☆☆☆

لاواں خاک مدینے دی گلیاں دی میرے دل دا ٹھیک پھپھولا ہووے
اللہ کرے تے عشق رسول اندر دل جگر تے جان دی کولا ہووے
جاواں روز مدینے دی سیر دے لئی میرے کول جے اڈن کٹولا ہووے
ناصر شاہ دی جدوں وی نظر اٹھے اکھیں سامنے مدنی ڈھولا ہووے

☆☆☆

یا نبی ﷺ پھر میرے دل میں نہ ہو کوئی ارماں
کر کے حج دیکھوں اگر روضہ والا تیرا
ہم سیاہ کاروں کو طیبہ میں بلا لیں مولا
جیتے جی خلد ملے ہم سے گنہگاروں کو

☆☆☆

آئینہ نواز ذات آئے
وہ صبح تجلیات آئے
طے ہو گئے لطف مصطفیٰ سے
در پیش جو واقعات آئے

☆☆☆

بھکا ہے جو شرف میں رسالتمآب کے
پردے پڑے ہیں فہم پر اس بے حجاب کے

صرف اک بشر نبی کو جو کہتا ہے بتلائے
آتے ہیں کیا بشر کو پسینے گلاب کے

☆☆☆

ہ طور ہے کعبہ ہے یا عرش معلیٰ کیا ہے
راز کھلتا نہیں یہ گنبد خضریٰ کیا ہے
شب معراج میں جبرائیل بھی حیراں تھے ضیاء
کون ہے قصر دنا میں پس پردہ کیا ہے

☆☆☆

نہیں ہے ہے کوئی بھی ایسا نہ ہو جو مصطفیٰ ﷺ تیرا
زمیں تیری فلک تیرا ملک تیرے خدا تیرا
بتایا تو نے یہ ہم کو خدا کی شان اعلیٰ ہے
بتایا یہ خدا نے بڑا ہی مرتبہ تیرا

☆☆☆

لوگ نازاں ہیں کہ وہ حد یقیں تک پہنچے
یعنی ارباب خرد ماہ مبیں تک پہنچے
مگر اس دور کرامات سے صدیوں پہلے
میرے آقا ﷺ کے قدم عرش بریں تک پہنچے

☆☆☆

امی لقب وہ صاحب ام الکتاب ہے
ممکن کہاں مثال رسالت مآب ہے

Scanned with CamScanner

محشر میں کس کو فکر حساب و کتاب ہے
ذات حضور ﷺ شافع روز حساب ہے

☆☆☆

وہ آئے جن کے خود عیسیٰ مبشر بن کے آئے
وہ آئے جن کے استقبال کو سب انبیاء آئے
ضیا عید ولادت کے تصدق میں یہ ارماں ہے
کہ پھر اسلام میں دور بہار جانفزا آئے

☆☆☆

اپنے تو نیازی اپنے ہیں
غیروں نے ہم سے پیار کیا
سب نعت نبی کا صدقہ ہے
کہ عزت اپنی ہوتی ہے

☆☆☆

مہرباں اس پر نہ کیوں حشر میں رحمان ہو گا
نام لیوا جو تیرا شافع عصیاں ہو گا
ہم گنہگاروں کی بخشش کا یہ ساماں ہو گا
ساتھ امت کے دو عالم کا نگہبان ہو گا

☆☆☆

خدا کہتا ہے وہ ہمارا نہیں ہے
وہ بندہ نبی ﷺ جس کو پیارا نہیں ہے

تمہارا تو پیارا خدا کا ہے پیارا
خدا کا نہیں جو تمہارا نہیں ہے

☆☆☆

مار ہی ڈال مجھے اپنی ادا سے پہلے
اپنی منزل پہ پہنچ جاؤں قضا سے پہلے
جب وسیلہ بھی بڑی چیز ہے دنیا میں نعیم
میں پکاروں گا محمد ﷺ کو خدا سے پہلے

☆☆☆

کھلے جنت کے در رحمت کے دن صلی علی آئے
مبارک مرحبا اہلا و سہلا مصطفیٰ ﷺ آئے
خوشی کے زازو ساماں ہیں رسولوں میں نبیوں میں
امام المرسلین آئے نبی الاولیاء آئے

☆☆☆

تیری تخلیق میں وہ جلوہ یکتائی ہے
تیرے خالق نے تیری جاں کی قسم کھائی ہے
حشر میں آپ ہیں سلطان مقام محمود
آپ کے دم سے یہ سب انجمن آرائی ہے

☆☆☆

آو تسکین دل زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سید ابرار کی باتیں کریں
بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو

Scanned with CamScanner

ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں

☆☆☆

رہنمایان قوم کیا کہیے
تن کے اجلے ہیں من کے گندے ہیں
یہ غریبوں کا درد بانٹیں گے
جو نہیں اس کے جس کے بندے ہیں

☆☆☆

مدینے کے جانے کو جی چاہتا ہے
وہیں جاں گنوانے کو جی چاہتا ہے
درِ مصطفیٰ پہ بہ ارمان سجدہ
نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے

☆☆☆

صورت یار دی تکدایاں رہنا
ایہو سب عملاں دی جان اے
اعظم ساڈا دین کی پچھناں ایں
ساڈا ایہو دین ایمان اے

☆☆☆

دین و عرفاں کی طرف اے دوست
آج کل کون دھیان دیتا ہے
اس ترقی پسند دنیا میں
کون اللہ کا نام لیتا ہے

☆☆☆

موت کیا چیز ہے پیام حیات
زندگی موت کا بہانہ ہے
اب رہا یہ جہان آہ و بکا
یہ حقیقت نہیں فسانہ ہے

☆☆☆

افسانہء حیات کے عنواں بدل گئے
آیا مدینہ یاد تو آنسو نکل گئے
صائم کمال ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

☆☆☆

اپنی روداد محمد ﷺ کو سناؤں کیسے
پُر خطا ہوں سردربار جاؤں کیسے
درد کی تاب نہیں ہو کا یارا نہ رہا
یا نبی ہجر کے صدمات اٹھاؤں کیسے

☆☆☆

تم اشارہ نہ کرو گے تو بتاؤ آقا ﷺ
اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگاؤں کیسے
یاران نبی کا وصف کس سے ہو ادا
ایک ایک ہے ان میں ناظم نظم ہدی
پائے کوئی کیوں کر اس رباعی کا جواب
اہل سخن جس کا مصنف ہو خود خدا

☆☆☆

جان گلزار مصطفائی تم ہو
مختار ہو مالک خدائی تم ہو
جلوے سے تمہارے ہے عیاں شان خدا
آئینہ ذات کبریائی تم ہو

☆☆☆

کبھی شمس الضحیٰ بن کر، کبھی بدرالدجیٰ بن کر
کبھی خیر الوریٰ بن کر، کبھی نور الھدیٰ بن کر
ضیاء بن کر، عطا بن کر، صبا بن کر، سخا بن کر
وہ ہر شے میں نظر آئے محمد مصطفیٰ ﷺ بن کر

☆☆☆

نہ پوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں
مجھے رونے دو کہ میں جنت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں
مبارک دے رہے ہو تم مجھے حج و زیارت کی
میرے غم بھی تو دیکھو میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

☆☆☆

تیری آنکھوں کو دیکھ کر ساقی
پھر شراب طہور کیا معنی
ہم نے دیکھی ہے جلوہ گاہ تیری
جلوہ کوہ طور کیا معنی

☆☆☆

رونقیں دیکھ کر گل تر کی
کون تعریف خار کرتا ہے
راحتیں چھوڑ کر محبت کی
درد سے کون پیار کرتا ہے

☆☆☆

کون آیا شراب خانے میں
خود بخود مے چھلک گئی خم سے
کون زلفیں سنوارتا آیا
ماہ و انجم بھی ہو گئے گم سے

☆☆☆

غم حبیب ﷺ کو سینے میں پال رکھا ہے
خدا کا شکر ہے گدڑی میں لعل رکھا ہے
ہر برے وقت میں امداد آ کے فرمائی
حضور ﷺ نے میرا کتنا خیال رکھا ہے

☆☆☆

یوں نخل تمنا کا ثمر کیسا لگے گا
سجدے تیرے در پر ہوں تو سر کیسا لگے گا
جس ہاتھ سے لکھوں گا محمد ﷺ کا قصیدہ
اس ہاتھ پہ جبرائیل کا پر کیسا لگے گا
جب لوٹ کے آؤں گا مدینے کے سفر سے
میں کیسا لگوں گا میرا گھر کیسا لگے گا

☆☆☆

Scanned with CamScanner

میرا رسول ہمیشہ کمال کرتا ہے
جو کرے فیصلہ لازوال کرتا ہے
ادنیٰ آئے تو اسے باکمال کرتا ہے
کالا آئے تو اسے باجمال کرتا ہے

☆☆☆

میرے حبیب کو شمس و قمر سے مت پہچان
یہ چھوٹے کام تو اس کا بلالؓ کرتا ہے
عرش حق کی طرف جب چلے مجتبیٰ
جلوہ آرا تھا ہر سمت نور خدا

☆☆☆

کہکشاں سے بنا ایک نیا راستہ
فرش خاکی سے تا سدرۃ المنتہیٰ
احتراماً تھے ایستادہ جن و ملک
نغمہ گر حور و غلماں تھے صلی علیٰ
عرش اعظم سے آنے لگی یہ صدا
مرحبا مرحبا مصطفیٰ مرحبا مرحبا مصطفیٰ

☆☆☆

جس دل میں محمد ﷺ کی محبت نہیں ہوتی
اس پر کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی
اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اس نام کے ساتھ
یہ نام نہ ہو شامل تو عقیدت نہیں ہوتی

☆☆☆

کتنی ناساز گاہ ہے دنیا
کتنا بدلا ہوا زمانہ ہے
اپنی ہر بات ہے محبت خیز
ان کی ہر بات تاجرانہ ہے

☆☆☆

کھلا ہے سبھی کے لئے باب رحمت
وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی
مرادوں سے دامن نہیں کوئی خالی
قطاریں بنائے کھڑے سب سوالی

☆☆☆

میں اک ہاتھ سے دل سنبھالے ہوئے تھا
تو تھی دوسرے ہاتھ میں ان کی جالی
دعا کے لئے ہاتھ اٹھتے تو کیسے
نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی

☆☆☆

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

☆☆☆

یاں شبہ شبیہ کا گزرنا کیسا
بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا
ان کا متعلق ہے ترقی پہ مدام
تصویر کا پھر کہیے اترنا کیسا

☆☆☆

مت پوچھئے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں
آنے کو آگئے ہیں گھر اپنے لیکن
دل اپنا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں
کس کس کو میں بتاؤں خوذ جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں

☆☆☆

بدکار ہیں عاصی ہیں زیاں کار ہیں ہم
تعزیر کے بے شبہ سزا وار ہیں ہم
یہ سب سہی پر دل کو ہے اس سے قوت
اللہ کریم ہے گنہگار ہیں ہم

☆☆☆

خاطی ہوں سیہ رو ہوں خطا کار ہوں میں
جو کچھ ہو حسن کا سزا وار ہوں میں
پر اس کے کرم پر ہے بھروسہ بھاری
اللہ ہے شاہد کہ گنہگار ہوں میں

☆☆☆

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کردوں بسر طیبہ کی گلیوں میں

☆☆☆

درود ان پہ سلام ان پر، سلام ان پر دورود ان پر
وظیفہ ہو یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

☆☆☆

زِندگی کا سُراغ مِلتا ہے
ایک روشن د ماغ مِلتا ہے
نُور کہنے سے آپ کو صائمؔ
قبر میں بھی چراغ ملتا ہے

☆☆☆

اُن کو عالم پناہ کہتا ہُوں
ربّ کا سچّا گواہ کہتا ہُوں
ان کو صائم سبھی رِعایا ہیں
اُن کو سب ہی کا شاہ کہتا ہُوں

☆☆☆

جَب بھی نَعت حضُور ہوتی ہے
نیند آنکھوں سے دُور ہوتی ہے
اُن کی محفل جہاں بھی ہو صائمؔ
اُن کی آمد ضرور ہوتی ہے
اُن کی آمد ضرور ہوتی ہے

☆☆☆

جب بھی آقا کی بات ہوتی ہے
دَرد و غم سے نجات ہوتی ہے
نعت اُن کی بیاں ہو جب صائمؔ
وَجد میں کائنات ہوتی ہے

☆☆☆

نُور اُن کو جو مان لیتے ہیں
وہ حقیقت کو جان لیتے ہیں
خاک کہتے ہیں اُن جو کو صائم
خاک دُنیا کی چھان لیتے ہیں

☆☆☆

اُن کو طیبہ کا چاند کہتا ہُوں
بطنِ مکّہ کا چاند کہتا ہُوں
پھر مدینہ کا چاند کہتا ہُوں
پھر بھی صائم اگر نہ دِل مانے
اُن کو اللہ کا چاند کہتا ہُوں

☆☆☆

اُن سے دل کا قرار لیتے ہیں
دِل میں طیبہ اُتار لیتے ہیں
اُن کی محفل سجا کے ہم صائمؔ
اپنی قسمت سنوار لیتے ہیں

☆☆☆

عظمتوں کا جہان کہتا ہُوں
اُن کو حق کا نِشان کہتا ہُوں
آپ مَظہر خدا کا ہیں صائمؔ
جب ہی خالقِ کی شان کہتا ہُوں

☆☆☆

آج میرے حُضور آئیں گے
بنکے آنکھوں کا نُور آئیں گے
دِل کے دامن کو کھول لو صائمؔ
میرے آقا ضُرور آئیں گے

☆☆☆

جَب مدینے کی بات ہوتی ہے
ہر مصیبت کو مات ہوتی ہے !
اُن کی پڑھتا ہوں نعت جَب صائمؔ
اُن کی رحمت بھی ساتھ ہوتی ہے

☆☆☆

فخرِ مُوسیٰ کی بات کرتا ہوں
نازِ عیسیٰ کی بات کرتا ہوں
جِس سے عیسیٰ بھی لیں شِفا صائمؔ
اُس مسیحا کی بات کرتا ہوں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

اَپنے سینے کی بات کرتے ہیں
ہر قرینے کی بات کرتے ہیں
دِل میں صائمؔ مدینہ آجائے
یُوں مدینے کی بات کرتے ہیں

☆☆☆

دِل کی آنکھوں سے کام لیتا ہوں
اُن کے دامن کو تھام لیتا ہوں
دُور ہوتی ہیں مشکلیں صائمؔ
جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتا ہوں

☆☆☆

بات سچی ضرور کہتا ہُوں
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مَیں نُور کہتا ہُوں
اُن کے دَر سے جو دُور ہے صائمؔ
اُس کو خالق سے دُور کہتا ہوں

☆☆☆

اُن کی باتیں شعُور بنتی ہیں
وَجہِ کیف و سُرور بنتی ہیں
چھو دیں شاخوں کو وہ اگر صائمؔ
تیغ بنتی ہیں نُور بنتی ہیں

☆☆☆

ذرّہ ذرّہ درود پڑھتا ہے

قطرہ قطرہ دُرود پڑھتا ہے
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر صائمؔ
میرا اللہ دُرود پڑھتا ہے

☆☆☆

جب بھی یاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتی ہے
اُن کی آمد ضرور ہوتی ہے
جس میں باتیں ہوں نُور کی صائمؔ
ساری محفل وہ نُور ہوتی ہے

☆☆☆

جس کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نواز دیتے ہیں
اُس کو ذوقِ نماز دیتے ہیں
اُن کی پڑھتا جو نعت ہے صائمؔ
اُس کو عمر دراز دیتے ہیں

☆☆☆

اُن پہ جلوے دُرود پڑھتے ہیں
سب فرشتے دُرود پڑھتے ہیں
اُن پہ ہوتا ہے خُوش خُدا صائمؔ
جو بھی دِل سے دُورد پڑھتے ہیں

☆☆☆

کل بھی دیتے تھے آج دیتے ہیں
اپنے بَردوں کو تاج دیتے ہیں
سَب پیَمبر حضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صائمؔ
حسبِ رُتبہ خراج دیتے ہیں

☆☆☆

Scanned with CamScanner

اُن کے روضے کو نُور کہتا ہُوں
اُن کی گلیوں کو طُور کہتا ہُوں
نخلِ طیبہ کی شاخ کو صائمؔ
باغِ جنّت کی حُور کہتا ہوں

☆☆☆

جب بھی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہوتی ہے
موت میں بھی حیات ہوتی ہے
ذِکر سن کر حُضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صائمؔ
وجد میں کائنات ہوتی ہے

☆☆☆

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور دیتے ہیں
جو بھی مانگو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں
جلوے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نُور کے صائمؔ
چاند سورج کو نُور دیتے ہیں

☆☆☆

اُن کے در سے قرار ملتا ہے
ایک مانگو ہزار ملتا ہے
جھک کے در پہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دِل کو صائمؔ وقار ملتا ہے

☆☆☆

نعت کہتا ہوں دِل سجاتا ہُوں
نُور دیتا ہوں نُور پاتا ہوں
اپنے آقا کے در سے مَیں صائمؔ
روز لیتا ہُوں روز کھاتا ہُوں

☆☆☆

دِل سے مُسلم درود پڑھتے ہیں
نُوحؑ و آدمؑ درُود پڑھتے ہیں
جانِ عالم کریم پر صائمؔ
سارے عالم درُود پڑھتے ہیں

☆☆☆

لفظ اُن کے اُصول بنتے ہیں
اُن کے شاہد رسول بنتے ہیں
اُن کے قدموں کی دُھول سے صائمؔ
چاند بنتے ہیں پھول بنتے ہیں

☆☆☆

اُن کو نبیوں کا تاج کہتا ہُوں
اُن کا دُنیا پہ راج کہتا ہوں
کل تو ہوتی ہے غیر سے صائمؔ
جو بھی کہنا ہو آج کہتا ہُوں

☆☆☆

جب مُحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہوتی ہے
خُوش خُدا کی بھی ذات ہوتی ہے
اُن کی زُلفوں کے فیض سے صائمؔ
دِن نکلتا ہے رات ہوتی ہے

☆☆☆

اپنے مقصد کی بات کرتا ہُوں
حُسنِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتا ہُوں
طُور پر جو ہُوا ! ہُوا صائمؔ
مَیں مُحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتا ہُوں

Scanned with CamScanner

جانِ راحت کی بات کرتا ہوں
شانِ رحمت کی بات کرتا ہوں
جس پہ صائمؔ نثار ہے یوسفؑ
اُس صباحت کی بات کرتا ہوں

☆☆☆

ذِکرِ محبوبِ ذات سُنتے ہیں
اَپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سُنتے ہیں
اپنی صائمؔ یہی عِبادت ہے
نعت کہتے ہیں نَعت سُنتے ہیں

☆☆☆

یُوں بھی لُطف بہار لیتے ہیں
زَخم دِل کے نِکھار لیتے ہیں
جب بھی صائمؔ نصیب سوتا ہے
اُن کی محفل سنوار لیتے ہیں

☆☆☆

متفرقات

اسلام

اسلام اختلافات مٹانے کے لئے آیا۔
اسلام ہمیں بارگاہ الٰہی میں جھکانے کے لئے آیا۔
اسلام ہمیں ایک دوسرے سے ملانے کے لئے آیا۔
اسلام سوتوں کو جگانے کے لئے آیا۔
اسلام روتوں کو ہنسانے کے لئے آیا۔
اسلام بھولے بھٹکوں کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے آیا۔
اسلام ہمیں نار جہنم سے بچانے کے لئے آیا۔

کیا شان ہے ہمارے دین کی۔ کیا شان ہے ہمارے اسلام کی!

اسلام ہمیں امن کا درس دیتا ہے۔
اسلام ہمیں صلح کا درس دیتا ہے۔
اسلام ہمیں اخوت کا درس دیتا ہے۔
اسلام ہمیں یک جہتی کا درس دیتا ہے۔
اسلام ہمیں یگانگت کا درس دیتا ہے
اسلام ہمیں محبت وایثار کا درس دیتا ہے۔

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)

لا الہ الا اللہ کے حروف ہیں بارہ۔
محمد رسول اللہ کے حروف بھی بارہ۔
ادھر لفظ الا اللہ پر شد ہے۔
ادھر لفظ رسول اللہ پر شد ہے۔

Scanned with CamScanner

ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پیشرو دبی زبان میں اعتراف گناہ کرتے ہوئے بھی پریس کو موردالزام ٹھہرا گئے۔ یہ لوگ کتنے عجیب ہیں۔ بلکہ عجوبہ روزگار ہیں کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ کہ گناہگار ہونا اتنا برا نہیں جتنا گناہ کر کے اپنی گندگی دوسروں کے سر تھوپ دینا ہے۔

صدرِ ذی شان!

پہلے یہ رواج تھا اور ہر شخص کی زبان پر ہوتا کہ اجی کیا کریں معاشرہ بگڑ گیا ہے دودھ میں پانی ملانے والا۔ مرچوں میں اینٹیں پیس پیس کر ملانے والا غرض ہر شخص معاشرے پر تنقید کرتا اور اب یہ فیشن چل نکلا ہے کہ معاشرے کی کسی خاص صنف کے پیچھے پڑ جاؤ اگر مجرم بھی نہ ہو تو بھی اسے بنا کر ہی چھوڑا جائے۔

حضرات محترم!

آیئے ذرا عنوان کے الفاظ کا تجزیہ کریں لفظ معاشرہ کی میم سے مراد غالباً ماں تھی جس نے کبھی محبت کی لوریاں سنا سنا کر الطاف حسین حالیؒ، جوہرؒ، حسرت موہانی، قائد اعظمؒ، علامہ اقبالؒ، جیسے عظیم سپوت پیدا کئے لیکن آج قوم اور معاشرہ اس کی محبت سے محروم ہوتا جا رہا ہے اور یہ اصول مسلمہ ہے کہ محبت سے محرومی جرائم کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

معاشرے کے لفظ کا دوسرا حرف ''ع'' سے مراد غالباً علم ہے جس کی بناء پر حضرت انسان مسجود ملائک ہوئے لیکن آج کا طالب علم علم کے حصول کے بعد علامہ نہیں بنتا بلکہ سراسر الاہمہ بنتا ہے اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ جہالت برائیوں کی جڑ ہے۔

اے اربابِ عقل و دانش!

معاشرے کی ''شین'' غالباً شرفا کی تھی لیکن جب شرافت کا معیار وہ دروازے قرار دیئے جائیں۔ جن کے سامنے سے عزت و عصمت بھی اپنا دامن بچا کر نکلے ایسے میں بھی آپ پریس کو ہی موردالزام ٹھہرائیں تو کتنی حیرت کی بات ہے۔

گاہے گاہے اسے پڑھا کیجئے
دل سے بہتر کوئی کتاب نہیں
وہ کرم انگلیوں پہ گنتے ہیں
ظلم کا جن کے کوئی حساب نہیں

الغرض معاشرے کے ہر حرف کی چیخ و پکار کے مجموعی ضمیر کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہی ہے کہ اے پریس کو برائیوں کا سبب قرار دینے والو۔ مجھے تو تمہارے دامن پر بھی خون کے دھبے نظر آ رہے ہیں۔

جہاں دیگر ہزارہا مسائل و مصائب اور آلام نے ہمیں خوش آمدید کہا ہے وہاں سب سے زیادہ تکلیف دہ یہ امر بھی ہمارے پلے پڑا ہے کہ چمن کے مالی باغ میں پھول نہیں کانٹے کاشت کر رہے ہیں۔

مدرسہ میں اہل مدرسہ نے علم کی روشنی دینے، خود آگاہی، خودشناسی کا سبق دینے کرگس و شاہین کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحتیں بخشنے کی بجائے اپنا علم دیا ہے جس سے خود آشنائی و خودنمائی، احساس برتری، تجاہل عارفانہ، خلق و مروت سے عاری ہونے کے ایسے اندھیرے دیئے ہیں کہ انسانیت بھٹک کر رہ گئی ہے۔ اس اندھیرے میں جسے اپنی خبر نہیں اسے اپنے رب ذوالجلال کی کیا خبر ہوگی اور خالق کائنات تک پہنچانے کا علم کہاں سے دے سکے گا کبھی سویا ہوا بھی جا سکتا ہے۔ کبھی ڈوبنے والا بھی کسی کا سہارا بن سکتا ہے۔ اندھا تو خود اندھا ہے۔ وہ بینائی کی دولت کہاں سے تقسیم کرے گا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

صدر والا شان!

وہ کیا سہانا دور ہوگا جب آپ کے اور ہمارے بزرگ بڑ کے درخت کے نیچے ٹاٹ پر بیٹھ کر بڑھتے تھے اور اہل مدرسہ کی خوئے دلنوازی کے ساتھ ساتھ خوف خدا اور یاد رسول اللہ ﷺ کے جذبات موجزن تھے وہ بچوں میں اپنی دولتِ علم و فن اور جذبہ خداشناسی

ودیعت کرتے تھے جن کے پاکیزہ اثرات آج بھی پائے جاتے ہیں آج ہمیں فریاد کرنے کا حق دیجئے ہمیں پھر اسی مقام پر لے جایئے۔ جہاں بلند و بالا عمارات نہ تھیں اتنے نظم وضبط کے دکھاوے نہ تھے فیسوں کا دباؤ نہ تھا کتابوں اور بستوں کے اتنے بوجھ نہ تھے لیکن علم ایسا دیا جاتا تھا کہ بچہ حصول علم کے بعد خودشناس بھی ہوتا اور خداشناس بھی ہوتا تھا۔

جس قدر تسخیر خورشید و قمر ہوتی گئی
زندگی تاریک سے تاریک تر ہوتی گئی

حضرات محترم!

اب آخر میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آج ہم جس ڈگر پر چل نکلے ہیں جس انداز سے ہمارے مدارس نسل نو کی تخلیق کر رہے ہیں اور اہل مدرسہ جس طرح حرص وآز کی دلدل میں گرتے جارہے ہیں۔ ذرا سوچیے اس انداز سے مستقبل میں طلوع ہونے والا سورج کیسا طلوع ہوگا۔

دیکھنا یہ حبس کا عالم رہا تو ایک دن
ایک بگولا آئیگا سب کچھ اڑا لے جائے گا
مدعی رہ جائیں گے فریاد کرتے قتل پر
اور قاتل مسکراتا خوں بہا لے جائے گا

اعمال صالح

حضرات گرامی! ایمان کی دولت نصیب ہونے کے بعد انسان پر دو بنیادی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایک ذمہ داری تو یہ ہے کہ انسان کا تعلق اپنے خالق حقیقی کے ساتھ اتنا گہرا اتنا پیارا اور اتنا مخلصانہ ہونا چاہیے کہ اس کے رگ وریشے میں خدا کی عبادت کی خوشبو سرایت کر جائے گویا کہ یہ انسان کا تعلق مع اللہ کہلائے گا!

تعلق مع اللہ میں سب سے بڑی مشکل نماز کی سامنے آئے گی اس لئے اس میں صالح کی وہ تمام روح آجانی چاہیے جو تعلق مع اللہ کو اور گہرے سے گہرا کر دے! اسی طرح

تمام عبادات میں مثلاً صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے عبادت کرنا۔

نماز پڑھے تو رضائے الٰہی کے لئے
روزہ رکھے تو رضائے الٰہی کے لئے
حج کرے تو رضائے الٰہی کے لئے
زکوٰۃ دے تو رضائے الٰہی کے لئے
نوافل پڑھے تو رضائے الٰہی کے لئے
خیرات کرے تو رضائے الٰہی کے لئے

گویا کہ یہ رضائے الٰہی جو ہے وہ عمل صالح ہو گیا اس عبادت نماز کا اور دیگر عبادات کا اگر رضائے الٰہی کا ارادہ اس عمل میں شامل نہ کیا جاتا تو یہ تمام عمل عبادت نہیں ہوگا بلکہ ریا کاری ہوگا اور عمل غیر صالح ہوگا اس لئے یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ عمل غیر صالح ہر اس نظریہ اور ارادہ کو کہتے ہیں جو سنت رسول اللہ سے ہٹا ہوا ہو! اور پیغمبرانہ طریقہ سے الگ تھلگ ہو اسی لئے سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

مپندار سعدہ کہ راہ صفا
تواں رفت جز بر پئے مصطفٰے

میرے دوستو!

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جب ہمیں نبی کریم ﷺ تعلیم دیتے تھے۔ تو ہم آپ کے سامنے اس طرح خاموش بیٹھے ہوتے تھے۔ جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں گویا ہم ان کی بات کو انتہائی غور سے سنتے۔ گویا ہمیں یہ سبق ہے کہ جب ہمارے استاد ہمیں تعلیم دیتے ہیں تو ان کے ارشادات غور سے سنیں۔ انہیں سمجھنے کی کوشش کریں اور یاد کرنے کا عزم لے کر چھٹی ہونے پر رخصت ہوں۔ استاد صاحبان کا احترام کریں دل سے عزت کریں۔ ان کا حکم مانیں۔ جو شخص تعلیم سے محروم ہے۔ اس سے تعلیم کی قدر پوچھو سارا سارا دن گرمی وسردی میں محنت و مزدوری کرتا ہے نہ گفتگو کا سلیقہ ہے نہ پہننے کا اور اوڑھنے کا۔ نہ آداب محفل جانتا ہے اور نہ حسن معاشرت۔ یہ سب نعمتیں استاد

Scanned with CamScanner

کے صدقے میں ملتی ہیں۔ اس لئے ان نعمتوں کے شکریئے میں بھی اور ویسے اپنے مقدس پیشے کے اعتبار سے بھی استاد ایک عظیم ہستی ہے میرے دل کی دھڑکنیں عقیدت و احترام سے حضرات استاد کو سلام کرتی ہیں۔

اے صدر محترم اور ارباب ذیشان!

فارسی کا مقولہ ہے ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ یعنی جو خدمت کرتا ہے اسی کی خدمت کی جاتی ہے اگر قوم چاہتی ہے اور مستقبل کے روشن ستارے اپنی چمک و دمک میں مزید رعنائیاں دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک راستہ ہے کہ اس عقل و ہوش دینے والوں کی عزت و تکریم کا سہرا سجا لیں کل طلوع ہونے والا سورج اگر استاد کی تکریم کرنے والوں سے اجازت لے کر طلوع نہ ہو تو پھر کہنا۔

تم اپنے خیالوں کو مجھے سونپ کے دیکھو
ہر شخص امانت میں خیانت نہیں کرتا

ابوجہل

ابوجہل سے زیادہ متکبر کوئی نہیں۔ میرے پیغمبر سے زیادہ مدبر کوئی نہیں۔
ابوجہل سے زیادہ معتوب کوئی نہیں۔ میرے نبی سے زیادہ مدبر کوئی نہیں۔
ابوجہل سے زیادہ مغرور کوئی نہیں۔ کالی کملی والے سے زیادہ مغفور کوئی نہیں۔
ابوجہل سے زیادہ مفسد کوئی نہیں۔ میرے رسول سے زیادہ مخلص کوئی نہیں۔
ابوجہل سے زیادہ مغضوب کوئی نہیں۔ سرکار مدینہ سے زیادہ مطلوب کوئی نہیں۔
سبحان اللہ۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسن بیان

بیان کی اقسام

اللہ رب العزت نے اپنی کتاب قرآن کریم میں انسان کی بابت ارشاد فرمایا

"علمہ البیان" یعنی انسان کو بیان اور قوت گویائی کا سلیقہ بخشا۔ قرآن کریم کی مذکورہ آیت کریمہ میں مطلقاً بیان کا ذکر ہے جبکہ تمام بیان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بعض بیان بڑے پُر کشش اور اثر انگیز ہوتے ہیں۔ جن کی بابت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" ان من البیان لسحرا" یعنی بعض بیان بالکل جادو ہوتے ہیں، مراد یہ ہے کہ ان کا اثر فوری ہوتا ہے جبکہ بعض بیان تاثیر سے خالی، بالکل خشک، اور ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔

قرآن کی درج بالا آیت میں جس قوت گویائی کا ذکر ہے یہی اپنے کمال کو پہنچے تو بہترین تقریر کا رنگ دھار لیتی ہے۔ تقریر کیا ہے اپنے احساسات، جذبات، خیالات اور افکار کو بطریق احسن سامعین کے روبرو پیش کرنا، گویا ایک اچھی تقریر مہکتے پھولوں کی طرح ہے جو تتلیوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے، یا پھر اچھی تقریر کی مثال مقناطیس کی طرح ہے جیسے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ ویسے ہی ایک بہترین مقرر اپنے حُسن انداز، اور حُسن تقریر سے سامعین کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے تمام بیان ایک جیسے نہیں ہوتے لہذا بیان کی درج ذیل تین قسمیں ہیں۔

۱ - سادہ بیان۔
۲ حسن لفاظی کے ساتھ بیان۔
۳ حسن انداز کے ساتھ بیان۔

ذیل میں ان کا مثالوں کے ذریعہ سے ذکر کیا جاتا ہے۔

سادہ بیان

"سادہ بیان سے مراد وہ بیان ہے جس کا انداز بھی سادہ ہو جس کے الفاظ بھی مختصر اور سادہ ہوں الفاظ میں تکلف نہ ہو، جس میں بات فقط سمجھانے کی حد تک جوں کی توں بیان کی جائے۔"

جیسا کہ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں۔

"میں نے چاند دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Scanned with CamScanner

اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔''

مندرجہ بالا بیان بالکل سادہ ہے اس میں الفاظ کے پھول نہیں چڑھائے گئے اور نہ ہی حسن لفاظی کا رنگ اس پر بکھیرا گیا ہے۔

حسن لفاظی کے ساتھ بیان

''اس سے مراد وہ بیان ہے جسے حسن الفاظ کے ساتھ مرقع کیا گیا ہو اور سننے والے کے لئے باعث لذت ٹھہرے یعنی سادہ بیان میں جب خوبصورتی اور حسن سے معمور الفاظ کو ملایا جائے تو وہ بیان حسن لفاظی میں بدل جاتا ہے۔''

جیسے اوپر ذکر کئے گئے سادہ بیان کو ہم یوں حسن لفاظی میں بدل سکتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے چودھویں کا چاند اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا میں اپنے گھر سے نکلا، کوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حویلی کے اندر تشریف فرما ہیں اور سرخ دھاری چادر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیب تن کر رکھی ہے۔ میں آپ کے سامنے ایسے بیٹھا کہ چودھویں کا چاند بھی میرے سامنے تھا اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا چاند بھی میرے سامنے تھا میں موازنہ کر رہا تھا کہ دونوں میں جمال کس کا اعلیٰ ہے۔ دونوں میں حسن کس کا بالا ہے۔

میری نظر کبھی زمین کے چاند پہ پڑتی۔
کبھی عالمین کے چاند پہ پڑتی۔
بالآخر میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جابر!

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کیا انصاف ہے
اس کے منہ پہ چھائیاں ان کا چہرہ صاف ہے

حسن انداز کے ساتھ بیان

''حسن انداز سے مراد یہ ہے کہ مقررہ اشارات، الفاظ کے اتار چڑھاؤ، جوش و

جذبہ کا برمحل استعمال کرے۔ مثال

اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآن جیسی عظیم کتاب کو عرش کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں کی طرف ہدایت انسانی کے لئے نازل فرمایا ''عرش کی بلندیوں'' کے الفاظ ادا کرتے ہوئے مقرر اوپر کی طرف اشارہ کرے جب کہ زمین کی پستیوں کے الفاظ کہتے ہوئے نیچے کی طرف اشارہ کرے۔

حسن انداز کے ساتھ بیان یا تقریر کو مقید کرنے سے وہ تمام قسم کی تقاریر خارج ہو جاتی ہیں۔ جن میں حسن لفاظی ہو مگر بے جان اور بے مقصد توقف اور بلاضرورت جوش کا اظہار کیا جائے۔

سادہ بیان کی تشریح کے طریقے

سادہ بیان کو تشریح کے ذریعہ سے حسن لفاظی کا جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ سادہ بیان کو خوبصورت اور حسن بیان سے مرقع کرنا ''سادہ بیان کی تشریح'' کرنا کہلاتا ہے۔

۱ طرز ابہام یا مبہم طریقہ
۲ طرز توضیح
۳ طرز بین لابہام والتوضیح

۱۔ طرز ابہام یا مبہم طریقہ

کلام میں حسن لفاظی کو مقصد سے پہلے ذکر کرنا ''تشریح بطرز ابہام کہلاتا ہے'' یعنی تشریح کا مبہم طریقہ وہ طریقہ ہے جس میں متکلم الفاظ کو سامعین کے سامنے تسلسل کے ساتھ کہنا شروع کر دیتا ہے اور سامعین فکر Suspense میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ متکلم کیا چاہتا ہے۔ بالآخر متکلم آخر کلام میں اپنے مقصود کو واضح کرتا ہے تو متکلم کا یہ طرز عمل سامعین کے لئے خاصی دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔

طرز ابہام کی مثال۔
گرجتے بادل

Scanned with CamScanner

گھنے جنگل
بلبل کا ترنم
کلیوں کا تبسم
چمکتی بجلیاں
لہلہاتی کھیتیاں
سمندر کی موجیں
دریا کی لہریں
فلک کی نیلاہٹ
کہکشاؤں کی جھلملاہٹ
ستاروں کی دمک سورج کی کرن
حنا کی رنگت چنبیلی کے دہن
پتوں کی حسینی شاخوں کی نزاکت
خار کی دھاریں تنے کی طاقت
قمر کی قمری سورج کی ضیائیں
بہار کا موسم اور چلتی سی صبائیں
رمق، دمق، چمک اور یہ چمکارے
چہک، مہک، سسک اور یہ سیارے
حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں
آقا تیرے نور کا مظہر سارے ہیں

درج بالا انداز تکلم سے واضح ہے کہ متکلم کے ابتدائی کلمات حیرت زدہ کرنے والے ہیں اور ابتدائی کلمات سنتے وقت سامعین سوچ میں پڑ جائیں گے کہ متکلم کیا کہنا چاہتا ہے مگر آخری کلمات ”حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں' آقا تیرے نور کا مظہر سارے ہیں“ سے پہلے تمام تر کلام کی وضاحت ہوگئی۔

۲۔ طرز توضیح

”کلام میں حسن لفاظی کو مقصود کے بعد ذکر کرنا تشریح بطرز توضیح کہلاتا ہے“ یعنی طرز توضیح میں پہلے ایک چیز بیان کر کے پھر حسین اور بہتر انداز سے اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔

طرز توضیح کی مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ شعر

لنا شمس وللافاق شمس
و شمسنا تطلع بعد العشاء

سامعین گرامی قدر دراصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتانا یہ چاہتی ہیں کہ اے لوگو! ایک سورج کائنات کا سورج ہے اور ایک ہمارا سورج ہے مگر فرق یہ ہے کہ

یہ زمین کا سورج ہے	وہ عالمین کا سورج ہے۔
یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے	اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے	یہ سورج عروج پہ رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آتا ہے	وہ سورج چلتا ہے تو عرش اعلیٰ سے بھی اوپر چلا جاتا ہے۔
یہ سورج جان کو زندہ رکھتا ہے	وہ سورج ایمان کو زندہ رکھتا ہے
یہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے	وہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے
یہ سورج اشارے سے واپس آنے والا ہے	وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے
یہ سورج منبع اجزا ہے	وہ سورج پیکر مصطفیٰ ﷺ ہے

۳۔ طرز بیان الابہام والتوضیح

”کلام میں حسن لفاظی کو مقصود کے ساتھ ساتھ ذکر کرنا تشریح بطرز بین الابہام والتوضیح کہلاتا ہے۔“

طرز بین الابہام والتوضیح کی مثال

حضرات گرامی قدر جو کچھ بھی ملا ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ملا ہے۔

یعنی

ستاروں کی دمک ملی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

سیاروں کی چمک ملی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

آفتاب کی روشنی ملی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

ماہتاب کی چاندنی ملی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

دریا کی لہریں ملیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

سمندر کی موجیں ملیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

فلک کی چھتری ملی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

زمین کی طشتری ملی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

مکین و مکاں ملے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

دین و ایماں ملا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

ارے قرآں ملا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

بلکہ خدا کی قسم رحمان ملا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے سے۔

☆☆☆

عناصر تقریر

تقریر کے لئے کچھ بنیادی چیزیں ہیں جنہیں مد نظر رکھنا مقرر کے لئے ضروری ہے اگر ان عناصر کو مد نظر نہ رکھا جائے تو تقریر کا حسن ماند پڑ جائے گا اور جس قدر یہ اشیاء مقرر کے پیش نظر ہوں گی اس قدر تقریر میں حسن اور نکھار پیدا ہوگا دوران تقریر مد نظر رکھی جانے والی ضروری اشیاء کو ہم ''تقریر کے عناصر'' سے موسوم کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

ا۔ موضوعات

موضوع تقریر کا اہم ترین اور بنیادی عنصر ہے۔ ہر تقریر کا کوئی نہ کوئی موضوع ہوتا

ہے جس کے لئے تقریر وضع کی جاتی ہے موضوع کو پہچاننا اور موضوع کے مختلف پہلوؤں کی شناسائی حاصل کرنا انتہائی لازمی امر ہے۔ چونکہ دوران تقریر دلائل موضوع ہی کے پیش نظر دیے جاتے ہیں لہذا جو مقرر موضوع کی صحیح معرفت حاصل کرنے میں ناکام رہے اس کے دلائل خواہ کتنے ہی قوی (strong) کیوں نہ ہوں موضوع سے مناسبت نہ رکھنے کی وجہ سے وہ ناقابل تسلیم تصور کیے جائیں گے۔

• موضوع پر دسترس حاصل کرنے کے لئے پہلے چاہیئے کہ انسان مختلف پیروں اور بیانات سے موضوع اخذ کرنا سیکھے اس تجربے سے اس موضوع پر دلائل دینے کی صلاحیت میسر آئے گی۔

موضوع کو وسعت دینے کے لئے ''تخصیص العام فی الموضوع'' کا طریق کار اپنایا جا سکتا ہے۔ اس مقام پر مناسب ہے کہ ہم ''تخصیص العام فی الموضوع'' کی اصلاحی وضاحت کریں۔

تخصیص العام فی الموضوعات

تخصیص العام فی الموضوعات سے مراد یہ ہے کہ موضوع میں سے کسی عام چیز کو خاص کر کے اس پر مختلف پہلوؤں (ospects) اور حوالوں سے گفتگو کر کے اسے موضوع کی طرف لوٹا دینا۔ سمجھنے کے لئے ہم درج ذیل آیت کریمہ کا سہارا لیتے ہیں:

سورہ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولٰئک الذین متحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ و اجر کریم

''بے شک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے چن لیا ہے ان کے لئے مغفرت اور اجر کریم ہے''

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا موضوع ادب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اس

آیت کریمہ میں حضور کا ادب کرنے والوں کے لئے تین انعامات کا ذکر ہے پہلا انعام تقویٰ دوسرا مغفرت اور تیرا انعام اجر کریم ہے۔ ان تینوں میں سے اگر مقرر دوران تقریر تقوے کو خاص کرلے تقویٰ جو پہلا انعام ہے حضور کے ادب کرنے والوں کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ چیز کیا ہے؟ مثلاً کہا جائے کہ جسے تقویٰ عطا ہوا وہ متقی بن گیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وعلموا ان اللہ مع المتقین کہ جان لو بے شک اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے تو پتہ چلا حضور کا ادب کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہے۔

اور قرآن کی بابت اللہ پاک نے فرمایا **ھدی للمتقین** یہ قرآن متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور متقی کی ایک علامت یہ ہے کہ حضور کا مؤدب ہو تو معلوم ہوا کہ قرآن کا نور اس کو ملتا ہے جو سرور کائنات کا احترام و اکرام کرتا ہے جس کے دل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب نہ ہو وہ ہزار بار قرآن کو پڑھے مگر قرآن کا نور اسے کبھی بھی میسر نہیں آسکتا۔ اسی طرح تقویٰ پر مزید دلائل لائے جائیں تو ہم اس ٹرم Term ''تخصیص العام فی الموضوعات'' کہیں گے۔

۲۔ مواد

تقریر کا دوسرا اہم عنصر مواد (Materil) ہے مواد سے مراد وہ دلائل (Arguments) ہیں جو موضوع کی مناسبت سے پیش کئے جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر جس علمی گفتگو و بیانات پر تقریر مشتمل ہوتی ہے۔ اسے مواد کہتے ہیں جس قدر مواد کا تعلق مواد کا تعلق موضوع سے زیادہ ہوگا اس قدر بہتر سے بہتر تصور کی جائے گی۔ مواد کے جاندار ہونے کا تعلق بالخصوص دلائل پر رہتا ہے لہذا اہم دلائل کا مختصر ذکرہ کرتے ہیں۔

اقسام دلائل

دلائل کی درج ذیل دو اقسام ہیں جن کا ذکر حسب ذیل ہے۔

نقلی

ان سے مراد وہ دلائل ہیں جن کا تعلق قرآن وحدیث سے ہو ان کی درج ذیل تین اقسام ہیں۔

ا۔ قطعی نقلی

وہ نقلی دلائل جو سو فیصد یقینی ہوں یعنی کسی مضمون کے متعلق ان کے الفاظ بھی بالکل واضح، صریح اور صاف ہوں اور سند و ثبوت بھی بالکل درست اور قطعی ہو۔

ب۔ ظنی نقلی

ان سے مراد وہ نقلی دلائل ہیں جو قطعی تو نہیں ہوتے مگر ان سے جو بات ثابت ہوتی ہے اس کے صحیح ہونے کا غالب گمان ہوتا ہے۔

ج۔ وہمی نقلی

ان سے مراد وہ دلائل ہیں جن کی صحت کا گمان بھی قائم نہ کیا جاسکتا ہو۔ یعنی وہ مخصوص وہم اور اندازہ یا تخمینہ پر مشتمل ہوں۔

عقلی دلائل

ان سے مراد وہ دلائل ہیں جن کی بنیاد عقل پر ہو ان کی بھی درج ذیل اقسام ہیں

ا۔ قطعی عقلی

ان سے مراد ایسے عقلی دلائل ہیں جو سو فیصد یقینی ہوں اور انہیں ہر انسان بلا چوں و چرا تسلیم کر لیتا ہو۔

Scanned with CamScanner

ب۔ ظنی عقلی

"وہ عقلی دلائل جو سو فیصد یقینی تو نہ ہوں مگر تجربے اور عقل کی بناء پر ان کے صحیح ہونے کے غالب گمان کا پہلو نہ پایا جاتا ہو۔
وہمی عقلی دلائل وہ دلائل ہوتے ہیں جن کی بنیاد فقط وہم اور محض قیاس ہو اور جن میں گمان غالب کا پہلو نہ پایا جائے۔

ج۔ وہمی عقلی

وہمی عقلی دلائل وہ دلائل ہوتے ہیں جن کی بنیاد فقط وہم اور محض قیاس اور جن میں گمان غالب کا پہلو نہ پایا جائے۔

۳۔ پیرائیہ یا انداز

پیرائیہ انداز میں اشارات وغیرہ شامل ہیں۔ اچھے اور مناسب اشارات تقریر کے حُسن کو بڑھا دیتے ہیں۔ تقریر میں موقعے اور محل کے مطابق انداز کو اپنانا چاہیئے۔ یعنی کہاں جوشیلا انداز اپنایا جائے؟ اور کہاں عام انداز میں گفتگو کی جائے؟ ان مقامات کی شناسائی کا انحصار مقرر کی ذہنی سطح پر ہوتا ہے۔ چونکہ ہاتھ باندھ کر تو کبھی تقریر صحیح نہیں ہوا کرتی لہٰذا انداز کو تقریر کا عنصر قرار دیا گیا ہے۔ البرٹ ہیرب نے کیا خوب کہا ہے "تقریر کو کامیاب بنانے میں الفاظ سے زیادہ ہاتھ ہوتا ہے۔"

۴۔ نفسیات

کس مجلس، کیسے اور کس ذہنی سطح کے لوگوں سے خطاب کیا جارہا ہے اس سے آشنا ہونا مقرر کے لئے بہت ضروری ہے۔ کم فہم اور کم عقل لوگوں کے سامنے علمی قسم کی باتیں کرنا اور اعلیٰ علمی قسم کے دلائل پیش کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے اس لئے کہا جاتا ہے "کلموا الناس علیٰ قدر عقولھم" کہ لوگوں سے ان کی ذہنی سطح کے مطابق بات کرو۔

۵۔ کیفیت

کیفیت سے مراد ہے کہ جو کچھ مقرر کہہ رہا ہے اس کے اثرات مقرر کی اپنی ذات پر وارد ہوں۔ تب وہ مجمع میں مطلوبہ ماحول پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔

اقسامِ تقاریر

۱۔ معلوماتی تقریر

ایسی تقریر جس میں سامعین کو محض معلومات فراہم کرنا ہوں یا انہیں کچھ چیزوں سے آشنا کرنا مقصود ہو مثال کے طور پر قومی یا بین الاقوامی حالات سے آگاہ کرانا یا کسی قسم کی سازشوں سے واقف کروانا وغیرہ ایسی تقریر میں عام فہم لہجہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ گرم جوشی سے اجتناب کیا جائے۔

۲۔ جذباتی تقریر

وہ تقریر جس میں سامعین یا مخالفین کے جذبات کو ابھارا جائے خواہ یہ جذبات کسی کے حق میں ہوں یا کسی کے خلاف ایسی تقریر میں خوب جوش و جذبہ سے کام لیا جائے۔

۳۔ رسمی یا وقتی تقریر

اس سے مراد وہ تقریر ہے جو رسماً کی جائے مثال کے طور پر کسی تقریب وغیرہ میں مہمان خصوصی کو جس تقریر کے لئے بلایا جاتا ہے اسے ہم رسمی یا وقتی تقریر کرسکتے ہیں۔ یوم پاکستان، یوم آزادی، یوم قائد وغیرہ پر کی جانے والی تقاریر کو ہم وقتی یا رسمی تقاریر کہیں گے۔

۴۔ مذہبی تقریر

ایسی تقاریر جن کی بنیاد مذہب ہو انہیں مذہبی تقاریر کہا جاتا ہے۔ عام تقاریر اور

Scanned with CamScanner

مذہبی تقاریر میں تقریری رنگ الگ الگ ہوتا ہے۔ جمعہ کے خطبات، عیدین کے خطبات اور دیگر مذہبی تہوار پر کی جانے والی تقاریر مذہبی تقاریر کہلاتی ہیں ایسی تقاریر کا مقصد سامعین کو مذہب سے قریب کرنا ہوتا ہے۔

۵۔ احساساتی تقریر

جو کچھ مقرر سامعین میں محض احساس پیدا کرنے کی خاطر کہے اگر چہ وہ چیزیں پہلے ہی سامعین جانتے ہوں انہیں فقط احساس دلانا مقصود ہو تو ایسی تقریر کو ہم احساساتی تقریر کہیں گے۔

تربیتی تقریر

تربیتی تقریر وہ تقریر ہے جس میں سامعین کی تربیت کرنا مقصود ہو اس تقریر میں عامیانہ انداز اپنایا جاتا ہے اور سامعین کی تربیت پر توجہ دی جاتی ہے۔

۷۔ فکری تقریر

وہ تقریر جو سامعین میں کسی قسم کی فکر اجاگر کرنے کے لئے کی جائے اسے فکری تقریر کہا جائے گا۔ اس میں فکری قسم کے کلمات اور انداز کو اپنایا جائے گا۔

تقریر کی تقسیم

ابتدائیہ

تقریر کے ابتدائی الفاظ کو ''ابتدائیہ'' سے موسوم کیا جاتا ہے اس میں تمہیدی کلمات شامل ہوتے ہیں الغرض تقریر کے شروع کے الفاظ کو ہم تقریر کا ابتدائیہ کہتے ہیں۔ ''ابتدائیہ'' کے عناصر درج ذیل ہیں۔

ا۔ ذکر موضوع

اولاً یعنی تقریر کے شروع میں سامعین کے سامنے موضوع کا ذکر کیا جائے گا کہ آج اس تقریر کا موضوع کیا ہے۔

۲۔ تعارف موضوع

مقرر موضوع کا تعارف کروائے گا۔ یعنی اگر موضوع کچھ پیچیدہ ہے تو اس کی وضاحت کر دی جائے تا کہ سامعین کو موضوع کی مکمل طور پر سمجھ آ جائے۔

۳۔ ضرورت موضوع

اس سے مراد ہے کہ مقرر سامعین کے سامنے موضوع کی ضرورت و اہمیت بھی آگاہ کر دے کہ اس موضوع پر گفتگو کرنے کے ضرورت کیونکر پیش آئی۔

۴۔ اہمیت موضوع

مقرر نے تقریر کیلئے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے اس کی اہمیت کیا ہے؟ موضوع کی اہمیت سے سامعین کو شناسا کرانا مقرر کیلئے ضروری ہے تا کہ وہ سامعین کی توجہ کا مرکز بن سکے۔

میانیہ

''میانیہ'' سے مراد تقریر کا درمیانہ حصہ ہے۔ یعنی تقریر کا وہ حصہ وہ ابتدائیہ ختم ہونے سے لے کر اختتامیہ سے پہلے ہو اسے ہم تقریر کا میانیہ یا تقریر میانیہ یا درمیانہ حصہ کہتے ہیں اس کے عناصر درج ذیل ہیں۔

ا۔ تفصیل موضوع

موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی یعنی موضوع پر مختلف حوالوں اور

Scanned with CamScanner

پہلوؤں سے گفتگو کی جائے گی۔

۲۔ دلائل علی الموضوع

اس حصے میں موضوع کی مناسبت سے دلائل پیش کیے جائیں گے۔

اختتامیہ

تقریر کے آخری حصے کو اختتامیہ کہتے ہیں۔ یہ وہ حصہ ہے جو ابتدائیہ اور میانیہ کے بعد ہوتا ہے اس کے عناصر درج ذیل ہیں۔

۱۔ تکرار موضوع

تقریر کے آخر میں موضوع کو بار دگر دہرایا جائے گا تاکہ بعد میں آنے والے اور پہلے سے غافل سامعین موضوع سے آشنا ہو جائیں۔

۲۔ تلخیص موضوع

آخر میں مقرر کو چاہیئے کہ اپنے سامعین کے سامنے اگر وقت کی گنجائش ہو تو موضوع کا خلاصہ بیان کردے تاکہ وہ موضوع سے اچھی طرح آشنائی حاصل کرسکیں۔

۳۔ درس موضوع

موضوع کا پیام کیا ہے اس سے سامعین کی واقفیت لازمی ہے۔ یعنی ہمیں موضوع سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے۔

اچھی تقریر کی خوبیاں

بعض چیزیں تقریر کے حسن کو چار چاند لگا دیتی ہیں انہیں تقریر کی خوبیاں کہتے ہیں ان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ اچھا مواد

مواد اگر اچھا ہو اور موضوع سے زیادہ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہو اور بہترین دلائل پر مشتمل ہو تو تقریر کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ تقریر کے ہر پہلو کے حقائق بچے تلے بغور مطالعہ کا نتیجہ اور کسی نظم وضبط کے تحت ہونے چاہیں۔

۲۔ تلفظ کی درستگی

تقریر میں تلفظ کی درستگی ضروری ہے ذی علم لوگوں میں بالخصوص تلفظ کی غلط ادائیگی تقریر کے حسن پر اثر انداز ہوتی ہے لہذا مقرر کے لئے ضروری ہے کہ وہ تلفظ کو درست ادا کرے۔

۳۔ توقف

کلام میں وقف کا خاصا اثر ہوتا ہے یعنی مناسب جگہوں پر ٹھہراؤ مناسب معنی پیدا کرتا ہے اور نامناسب جگہوں پر ٹھہراؤ غلط معنی پیدا کرتا ہے اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی آدمی درج ذیل جملے ''آٹھو مت بیٹھو'' میں اٹھو پر توقف کرے تو معنی ہوگا اٹھو اور اگر اٹھو مت پر وقفہ کرتو معنی ہوگا بیٹھے رہو۔

۴۔ تسلسل

تقریر میں تسلسل یا ربط میں ضروری ہے۔ بعض مقامات بالخصوص مترادف الفاظ کی یکے بعد دیگرے ادائیگی تقریر میں نکھار کا باعث بنتی ہے۔ تقریر میں اٹک اٹک کر بولنا معیوب ہوتا ہے۔

۵۔ حسن انداز

حسن انداز سے مراد یہ ہے کہ مقرر تقریر میں سامعین کے پیش نظر مناسب انداز کا اختیار کرے بہترین انداز تقریر کو خوشگوار بنا دیتا ہے

۶۔ جامعیت

بہترین تقریر وہ ہے جو مختصر مگر جامع ہو۔ تقریر کو زیادہ طول دینا صحیح نہیں ہے۔ سامعین کے وقت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تاکہ بوریت پیدا نہ ہو سیدنا صدیق اکبر ؓ کا فرمان ہے کہ کلام میں اختصار سے کام لو۔

۷۔ اچھی مثالوں کا انتخاب

مثال سمجھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مشکل بات کو سمجھانے کے لئے مثالوں کا سہارا لیا جا سکتا ہے، بہترین مثالوں سے سمجھانا بذات خود ایک فن ہے مثال تین طرح سے دی جا سکتی ہے، جس کا ذکر حسب ذیل ہے۔

۱۔ مثال قبل المقصود

یعنی مثال کو مقصود سے پہلے ذکر کرنا اور مقصود کو مثال کے بعد ذکر کرنا جیسے مثال کے طور پر اگر کوئی شخص آسمان سے گرے تو اس کا کچھ بچتا ہے؟ ظاہر ہے اس سوال کا جواب نہیں میں ہوگا تو پھر کہا جائے گا کہ ایسے ہی آدمی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے وہ برباد و تباہ ہوگا کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔

مثال مع المقصود

اس سے مراد ہے کہ مثال کو مقصود کے ساتھ بیان کیا جائے جیسے مقرر سامعین سے کہے۔

گلاب کے پودے کے تنے سے سب سے پہلے پتے نکلتے ہیں اور پتے پھول کے آنے کی خبر دیتے ہیں ایسے ہی تمام انبیاء رسالت و نبوت کے پتے تھے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے پھول کے آنے کی خبر دیتے رہے اور پھر پھول آتا سب سے آخر میں ہے مگر سب پتوں سے بلند ہوتا ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء

کے آخر میں آئے لیکن سب سے بلند ہیں۔

۳۔ مثال بعد المقصود

بعض اوقات مقصود کو پہلے بیان کر دیا جاتا ہے اور مثال بعد میں دی جاتی ہے اسے مثال بعد المقصود کہتے ہیں جیسے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل کے بغیر انسان اللہ رب العزت کی توحید کے سمندر سے سیراب نہیں ہو سکتا ہے اس کی مثال بلاتشبیہ ایسے ہے کہ جیسے سمندر سے بخارات اٹھتے ہیں اور وہ بادل بن کر ویران زمینوں پر برستے ہیں تو ان میں جان آجاتی ہے۔ بادل سمندر نہیں مگر سمندر سے جدا بھی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نہیں مگر خدا سے جدا بھی نہیں۔ جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دامن رحمت کو تھامنا ہوگا۔

۸۔ نکتہ بیانی

ایک اہم ترین اور قابل ستائش چیز جو تقریر میں جان ڈال دیتی ہے وہ نکتہ بیانی ہے۔ موجودہ دور میں نکتہ بیانی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے نکتہ بیانی سے مقرر ایک جملے میں بہت بڑا مسئلہ حل کر دیتا ہے مثلاً ''الم'' قرآن پاک کے حروف مقطعات میں سے ہیں۔ ان کی بابت تمام مفسرین یہی کہتے ہیں کہ ان حروف کی حقیقت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا قابل توجہ بات یہ ہے کہ الم کی حقیقت اگر کوئی نہیں پا سکتا تو جس پر یہ حروف اترے اس کی حقیقت کون پا سکتا ہے؟

۹۔ حسن لفاظی

تقریر کے حسن میں نکھار پیدا کرنے کے لئے ایک اہم فن حسن لفاظی ہے۔ خوبصورت الفاظ اور ان کا برمحل استعمال تقریر کے حسن کو بڑھا دیتا ہے۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

ایمان اور منافق

عبداللہ بن ابی جب لشکرِ اسلام سے علیحدہ ہوتا ہے تو ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ:۔

خدا نے نفاق کو ایمان سے دور کر دیا۔
خباثت کو طہارت سے دور کر دیا۔
نفرت کو محبت سے دور کر دیا۔
جہالت کو علم سے دور کر دیا۔
کمینگی کو شائستگی سے دور کر دیا۔
گناہوں کو نیکیوں سے دور کر دیا۔
منافقین کو مومنین سے دور کر دیا۔
شیطانوں کو صحابہ سے دور کر دیا۔ سبحان اللہ۔
فقیر کو کہنے دیجئے کہ۔
جو کانٹے تھے وہ دور ہو گئے
جو خوشبو تھے وہ پھول کے ساتھ رہے
جو شرارے تھے وہ دور ہو گئے
جو ستارے تھے وہ چاند کے ساتھ رہے
جو بد اخلاق تھے وہ دور ہو گئے
جو خوش اخلاق تھے وہ نبی کے ساتھ رہے
جو قبیح تھے وہ دور ہو گئے
جو حسین تھے وہ نبی ے ساتھ رہے
جو رذیل تھے وہ دور ہو گئے

جو شریف تھے وہ نبی کے ساتھ رہے

ساتھ ہیں اور قیامت تک ساتھ رہیں گے اور پھر انہیں جنت میں بھی پیغمبر کی رفاقت نصیب ہو گی۔

ان بد بخت منافقین کو نہ دنیا میں نبی کی رفاقت ملی اور نہ آخرت میں انہیں رفاقت ملے گی۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ۔
جو منافق ہوں وہ نبی کو چھوڑ جایا کرتے ہیں اور
جو مومن ہوں وہ پیغمبر کے خادم بن کر موت کو گلے سے لگایا کرتے ہیں۔
سبحان اللہ

روایات میں آتا ہے کہ منافقین کے علیحدہ ہونے کے بعد مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو رہ جاتی ہے ان سات سو میں سے صرف سو آدمی زرہ پوش تھے اور پورے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے۔ (طبری)

اگرچہ لوگ ظاہری ساز و سامان سے انتہائی کمزور تھے لیکن ایمان کے لحاظ سے ایک مضبوط ترین چٹان تھے جنہیں دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی تھی۔

☆☆☆

عقل اور عشق !

☆ عقل ظلمت کی طرف گامزن شام ہے۔ مگر جب
☆ عقل سے دامن چھڑا کر بندہ عشق کی راہ پر چل نکلتا ہے تو عقل سر پیٹنے لگتی ہے
☆ جب صرف عقل تھی تو جنید محض پہلوان تھا لیکن
☆ عشق ملا تو ولیوں کا سلطان بن گیا۔

Scanned with CamScanner

☆ جب صرف عقل تھی تو کافر اعظم تھے لیکن جب

☆ عشق ملا تو فاروق اعظم بن گئے

☆ جب صرف عقل تھی تو بشر حافی شرابیوں کا امام تھا

☆ جب عشق ملا تو مومنوں کا امام بن گیا

☆ جب صرف عقل تھی تو بادشوہوں کا قصیدہ گو تھا

☆ عشق ملا تو فرزدق شاعر دربار اہلبیت بن گیا

☆ جب صرف عقل تھی تو بیمار دُنیا تھا

☆ جب عشق کا بیمار ہوا رِدایاب ہو گیا

☆ جب صرف عقل تھی تو مقیدِ یزیدیت تھا

☆ جب امام کے قدموں میں آیا تو حُر بن گیا

☆ عقل و عشق کی داستان عجیب ہے، عشق غالب آئے تو حقیقت منکشف ہو جاتی ہے اور جو عقل غالب آجائے تو بندہ اپنی پہچان بھی نہیں کر سکتا۔ دیکھیں تو معلوم ہوگا۔

☆ عشق شعور ہے

☆ عقل فتور ہے

☆ عقل اندھیرا ہے

☆ عشق سویرا ہے

☆ عقل طوفان ہے

☆ عشق اَمان ہے

☆ عقل سُنسان ہے

☆ عشق گلستان ہے

☆ عقل صحرا ہے

☆ عشق دریا ہے

☆ عقل پُر خار ہے

☆ عشق پُر بہار ہے

☆ عقل نِہاں ہے

☆ عشق عیاں ہے

حضراتِ محترم! حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے عشق و محبت میں حقیقت بھی ہے اور مجاز بھی ہے۔ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں۔

صائم میرے حضور کی ذات کریم ہے فقط
اعلیٰ حقیقتوں کی جاں سب سے عظیم سب سے عظیم تر مجاز

☆ عقل صیاد ہے

☆ عشق آزاد ہے

☆ عقل زحمت ہے

☆ عشق رحمت ہے

☆ عقل فرعون و قارون ہے

☆ عشق موسیٰ ہارون ہے

☆ عقل دون اللہ ہے

☆ عشق مع اللہ ہے

☆ عقل نفرت ہے

☆ عشق محبت ہے

☆ عقل جہالت ہے

☆ عشق سعادت ہے

☆ عقل دُور ہے

☆ عشق حضور ہے

☆ عقل عجیب ہے

☆ عشق حبیب ہے

☆ عقل آسائش ہے

☆ عِشق آزمائش ہے

☆ عقل اَنجان ہے

☆ عِشق اِیقان ہے

☆ عقل اور عشق ایک دُوسرے کی ضِد ہیں حضور سے عِشق و محبت ہی ایمان کی اوّلین شرط ہے اگر سرکار سے محبت نہیں تو اِیمان مکمل نہیں اِسی لئے صائم چشتیؒ نے فرمایا !

عِشقِ مصطفےٰ جان ایمان دی اے
عِشقِ مصطفےٰ باہجھ ایمان ہے نہیں
جس دے پلّے نہیں عشقِ رسول صائمؔ
اوہدی بخشش دا کِتے سامان ہے نہیں

اگر سرکار سے محبت ہے تو سب کچھ ہے کیونکہ اگر

☆ اگر سرکار سے محبت ہو تو صحابیت مِلتی ہے

☆ سرکار سے عِشق ہو تو اَبدالیت مِلتی ہے

☆ سرکار سے عِشق ہو تو مقامات ملتے ہیں

☆ سرکار سے عِشق ہو تو دَرجات ملتے ہیں

اگر حضور سے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں نہ دین نہ ایمان۔

بناں عِشقِ رسول نماز کاہدی مُقتدی کاہدے تے اِمام کاہدا
اہلِسنّت دا نال گستاخ صائمؔ میل جول دُعا سلام کاہدا

☆ عقل تکبر اور غرور کو کہتے ہیں

☆ عِشق دَار پر چڑھے منصور کو کہتے ہیں

☆ عقل یزید کو کہتے ہے

☆ عِشق حُسین شہید کو کہتے ہے

☆ عقل نمرود کو کہتے ہے

☆ عِشق صدائے حضرت خلیل کو کہتے ہے

☆ عقل حجاب ہے

☆ عِشق شباب ہے

☆ عقل قال ہے

☆ عِشق حال ہے

☆ عقل ڈر ہے

☆ عِشق نڈر ہے

☆ عقل حد ہے

☆ عِشق وَاحد ہے

☆ عقل زوال ہے

☆ عِشق لازوال ہے

☆ عقل بہانہ ہے

☆ عِشق دِیوانہ ہے

☆ عقل پستی ہے

☆ عِشق بلندی ہے

☆ عقل غُرور ہے

☆ عِشق نیاز مندی ہے

☆ عقل بھاگتی ہے

☆ عِشق ڈٹ جاتا ہے

☆ عقل روکتی ہے

☆ عِشق آگے جاتا ہے

☆ عقل مار ہے

☆ عِشق یارِ غار ہے

Scanned with CamScanner

☆ عقل اُمیّہ ہے

☆ عِشق سُمیّہ ہے

☆ عقل کمال ہے

☆ عِشق بلال ہے

☆ عقل ابُولہب ہے

☆ عِشق ابوطالب ؓ ہے

☆ عقل مغرور ہے

☆ عِشق سرور ہے۔

عقل عیّار ہے سَو بھیس بنا لیتی ہے

☆ عقل خطاؔ ہے

☆ عِشق عطاؔ ہے

☆ عقل عذاب ہے

☆ عِشق صوَاب ہے

☆ عقل فتُور ہے

☆ عِشق نُور علیٰ نور ہے

☆ عقل آزاد ہے

☆ عِشق غمخوار ہے

☆ عقل صُبحِ کاذب ہے

☆ عِشق صُبح صادق ہے

فِکر سوچ دے مُلک دی عقل رانی
عِشق سوز گداز اثر وردَاناں
عقل سُورج دی کرن دے عکس دانَاں
عِشق سُورجاں دے غالب نُوردانَاں

عقل علم دا عشق پہچان داناں
عقل غیب دا عشق حضور ناں
عقل فتوئی نویسی دا نام صائمؔ
عشق دَار تے چڑھے منصور داناں

عقل و عشق کی داستاں بھی عجیب ہے ابتدائے آفرینش سے قیامت تک اس کے مظاہر انسان کیلئے نشانِ راہ اور منزل تک رسائی کا موجب بنتے رہیں گے۔

یہ تضاد و اختلاف تخلیقِ آدم میں ہی رکھ دیا گیا تھا یہ ہے اور اَبد تک رہے گا۔

مُڈھی دُشمنی عقل نے عِشق دی اے
آوے عِشق دے عقل نُوں جانا پیندا
بھلے شاہ جہے عالماں فاضلاں نُوں
نچ نچ کے یار منانا پیندا
عزّت بیگ نُوں عزت قُربان کر کے
حُکمِ عِشق دا ہر اک بجانا پیندا
صائمؔ لیلےٰ دی زُلف دی چھاں تھلّے
قیس جیہاں نُوں مجنوں کہاندا پیندا

مکتبِ عشق !

اَرے عِشق کو تم کھلونا نہ سمجھو کہ شمشیر ہے کھلونا نہیں ہے
یہاں سر کٹانے کی ہے شرطِ اوّل تماشہ نہ سمجھو تماشہ نہیں ہے
تمہیں زحمتِ باری سے مطلب ہے واعظ تجھے کیا خبر لذّتِ دار کیا ہے
کہا ہے انَا الحق تو حق ہی کہا ہے یہ منصورؒ کا یونہی دعویٰ نہیں ہے
بڑی پُر خطر ہے محبّت کی منزل نہیں گر یقیں دشتِ کربل سے پُوچھو
بتا دیگا وہ مدفن عاشقاں ہے وہ جنّت کا نقشہ ہے صحرا نہیں ہے
جسے تو حدودِ تعین میں لائے ہیں اَرض وسمٰوات اُس کیلئے کم

ہے علم ایک پردہ پڑا جو خرد پر یہ محمل ہے وہ جس میں لیلیٰ نہیں ہے
نہ سورج سے کرنوں کو سمجھو علیحدہ تمازت بھی ہے دُھوپ کی اَصل سُورج
فنا ہو سمندر میں قطرہ اگر تو سمندر ہے واللہ وہ قطرہ نہیں ہے
سکھاتے ہو تم ایک سجدے کے بدلے ہزاروں دُعائیں ہزاروں تقاضے
مریضِ محبت پہ سب بے اَثر ہیں دوائیں یہ واعظ کی اکسیر صائمؔ
خُدارا یہ نسخہ نہ اب آزمانا مَرض بڑھ رہا ہے افاقہ نہیں ہے

☆☆☆

یقین

بے حسی چھائی ہے ساری قوم پر کچھ اس طرح
پیش خیمہ ہے شفق یہ ایک بڑے طوفان کا

اہل وطن میں دھوم تھی روز سعید کی
ان رہبروں نے اس کی بھی مٹی پلید کی

یادش بخیر آج بھی جیتا ہوں یوں شفق
ہلکی سی ایک کرن تو ہے باقی امید کی

☆☆☆

تو جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

☆☆☆

Scanned with CamScanner